

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ائمہ اہل بیت رضی اللہ عنہم

سے

امامِ اعظم رضی اللہ عنہ کا اخذِ فیض



www.MinhajBooks.com

منہاج القرآن پبلیکیشنز

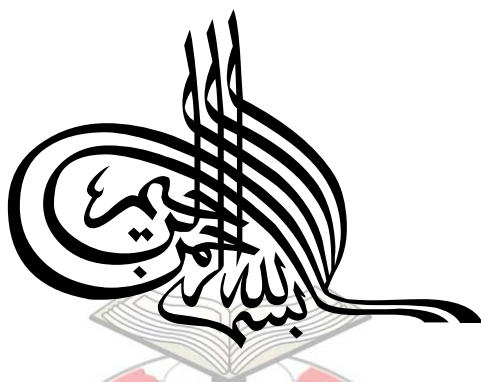
365- ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 5168514، 042-111-140-140

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور، فون: 042-7237695

www.Minhaj.org - sales@Minhaj.org

www.MinhajBooks.com

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش



مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلَىٰ حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ
مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالْثَّقَلَيْنِ
وَالْفَرِيقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَمِنْ عَجَمٍ

جملہ حقوق بحق تحریک منہاج القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب	:	صحابہ کرام اور ائمہ اہل بیت رضی اللہ عنہم سے
	:	امام اعظم رضی اللہ عنہ کا اخذ فیض
تصنیف	:	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
ترتیب و تخریج	:	حافظ فرحان ثنائی
نظر ثانی	:	ڈاکٹر علی اکبر الازہری
زیر اہتمام	:	فرید ملت ریسرچ انسٹی ٹیوٹ
مطبع	:	منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور
اشاعت اول	:	ستمبر 2008ء
تعداد	:	1,100
قیمت	:	110/- روپے

ISBN 978-969-32-0829-0

www.MinhajBooks.com

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور ریکارڈڈ خطبات و لیکچرز کی کیسٹس اور CDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے تحریک منہاج القرآن کے لیے وقف ہے۔
(ڈائریکٹر منہاج القرآن پبلی کیشنز)

fmri@research.com.pk

www.MinhajBooks.com

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

حکومت پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔اے) ۱-۴ / ۸۰ پی آئی
وی، مؤرخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومت بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل
وایم ۴ / ۷۰-۷۳، مؤرخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومت شمال مغربی سرحدی صوبہ
کی چٹھی نمبر ۲۳۴۱۱-۶۷-این ۱ / ۱ / اے ڈی (لائبریری)، مؤرخہ ۲۰ اگست
۱۹۸۶ء؛ اور حکومت آزاد ریاست جموں و کشمیر کی چٹھی نمبر س ت / انتظامیہ
۶۳-۸۰۶۱ / ۹۲، مؤرخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی
تصنیف کردہ کتب تمام سکولز اور کالجز کی لائبریریوں کے لئے منظور شدہ ہیں۔

www.MinhajBooks.com

فہرست

صفحہ	عنوانات
۹	پیش لفظ
۱۱	باب اوّل
	امام اعظم رضی اللہ عنہ ، اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے علم الحدیث کے وارث ہیں
۱۴	۱۔ امام اعظم کی خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم تک اُسانید حدیث
۳۱	۲۔ امام اعظم کی امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن تک آٹھ اُسانید حدیث
۴۰	۳۔ امام اعظم کی عبادلہ ثلاثہ تک اُسانید حدیث
۴۰	(۱) امام اعظم کی حضرت عبد اللہ بن مسعود تک علم الحدیث کی سات اُسانید
۵۶	(۲) امام اعظم کی حضرت عبد اللہ بن عباس تک علم الحدیث کی سات اُسانید
۶۲	(۳) امام اعظم کی حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ تک علم الحدیث کی چھ اُسانید

صفحہ	عنوانات
۶۸	۴۔ امام اعظم کی دیگر اکابر صحابہ کرام ﷺ تک اُسانیدِ حدیث
۶۸	(۱) امام اعظم کی بطریق امام شعبی بیالیس (۲۲) صحابہ ﷺ تک متصل اُسانید
۷۲	(۲) امام اعظم کی بطریق امام حسن البصری نو (۹) صحابہ ﷺ تک متصل اُسانید
۷۴	(۳) امام اعظم کی بطریق امام محمد بن المنکدر گیارہ (۱۱) صحابہ ﷺ تک متصل اُسانید
۷۷	باب دوم امام اعظم رضی اللہ عنہ، نو (۹) ائمہ اہل بیت نبوی کے علم الحدیث کے وارث ہیں
۸۰	۱۔ امام اعظم کا امام محمد الباقر ﷺ سے اخذِ علم الحدیث
۹۱	۲۔ امام اعظم کا امام زید بن علی رضی اللہ عنہ سے اخذِ علم الحدیث
۹۶	۳۔ امام اعظم کا امام عبداللہ بن علی رضی اللہ عنہ سے اخذِ علم الحدیث
۹۸	۴۔ امام اعظم کا امام جعفر الصادق رضی اللہ عنہ سے اخذِ علم الحدیث

صفحہ	عنوانات
۱۰۴	۵۔ امام اعظم کا امام عبد اللہ بن حسن المثنیٰ رحمہ اللہ سے اخذِ علم الحدیث
۱۰۸	۶۔ امام اعظم کا امام حسن المثلث بن حسن المثنیٰ رحمہ اللہ سے اخذِ علم الحدیث
۱۱۱	۷۔ امام اعظم کا امام حسن بن زید رحمہ اللہ سے اخذِ علم الحدیث
۱۱۵	۸۔ امام اعظم کا امام حسن بن محمد ابن حنفیہ رحمہ اللہ سے اخذِ علم الحدیث
۱۲۱	۹۔ امام اعظم کا امام جعفر بن تمام رحمہ اللہ سے اخذِ علم الحدیث
۱۲۳	ائمہ اہل بیت کے طریق سے بیان کردہ سند بھی باعثِ برکت ہے
۱۲۵	سندِ حدیث پر اعتراض کے جوابات
۱۲۹	✽ مآخذ و مراجع

www.MinhajBooks.com

پیش لفظ

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا شمار تاریخ انسانیت کے ان عظیم لوگوں میں ہوتا ہے جنہوں نے اپنے فکر و تدبیر اور علم و تحقیق سے ربی دنیا تک گہرے اثرات مرتب کیے۔ بالخصوص اسلامی تاریخ کے آسمانِ علم پر جتنے ستارے جگمگاتے نظر آتے ہیں ان میں بھی آپ کو اللہ رب العزت نے بے پناہ عزت، شہرت اور مقبولیت عطا فرمائی۔ دوسری صدی ہجری کے آغاز سے لے کر آج تک کم و بیش چودہ سو سال کا دورانیہ گواہ ہے کہ ہر دور کے علماء، ہر مسلک کے مجتہدین اور ہر علاقے کے فقہاء نے بلا تمیز مسلک و مذہب، زبان و رنگ آپ کے اصولی اجتہادات اور قوانین و ضوابط سے روشنی کشید کرتے ہوئے زندگی کا سفر آگے بڑھایا۔ آپ نے ہم عصر علماء کی طرح قرآن و حدیث کے متن کو صرف یاد ہی نہیں کیا بلکہ اس میں کار فرما حکمت و بصیرت تک گہری رسائی کے حصول کو اپنے علم و تدبر کا حصہ بنایا۔ آپ کا عہد جہاں اسلامی فتوحات کا سنہری دور تھا وہاں اسلامی علوم بالخصوص حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور تفسیر کی تدوین بھی ہو رہی تھی۔ ایک طرف نئے نئے علاقے اسلامی قلمرو میں شامل ہو رہے تھے اور دوسری طرف نئے نئے مسائلِ حیات جنم لے رہے تھے۔ اسلامی تہذیب و ثقافت کے اثرات حجازِ مقدس سے نکل کر بلادِ شام، عراق، مصر، الجزائر، ایران اور بلادِ ہند سے ہوتے ہوئے یورپ، چین، افریقہ اور بلادِ مشرقِ بعید کی سرحدوں پر دستک دے رہے تھے۔ وہ انقلابِ اسلامی جس کی بنیاد تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے خود رکھی تھی اور جس کی آب یاری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین نے اپنے مقدس خون سے فرمائی تھی آج تین براعظموں کو اپنے دامنِ رحمت میں سمیٹ چکا تھا۔

اسلامی ریاست کی سرحدوں میں اس برق رفتار وسعت کا تقاضا تھا کہ مسلم اسکالرز ہر علاقے اور ہر محل وقوع کے لیے وہاں کے حسبِ حال روزمرہ زندگی میں پیش آنے والے معاملات کا مناسب اور قابلِ عمل حل بھی پیش کریں۔ چنانچہ اس علمی و اجتہادی ضرورت کی تکمیل کے لیے قدرت نے امام اعظم ابو حنیفہ اور ان کے رفقاء کا انتخاب کیا۔ امام صاحب نے خداداد ذہانت، فقہی بصیرت اور دینی حکمت کو بروئے کار لاتے ہوئے تاریخِ اسلام میں پہلی بار باقاعدہ شرعی قانون

سازی کے لیے اپنی نگرانی میں اپنے تلامذہ پر مشتمل اعلیٰ سطحی تحقیقی ادارہ قائم کیا جس میں امام ابو یوسف، امام محمد اور امام زفر جیسے بالغ ہاے روزگار موجود تھے۔ امام صاحب کی یہ اجتہادی اور فقہی خدمات اس قدر شاندار اور بے مثل تھیں کہ پوری اسلامی دنیا کے علماء، فقہاء اور محدثین اطراف و اکناف سے چل کر آپ کے پاس حاضر ہوتے۔ چنانچہ بعد میں آنے والے صحاح ستہ کے مؤلفین ہوں یا امام شافعی ؑ جیسے جلیل القدر مجتہد، سب اسی چشمہ صافی کے فیض یافتہ نظر آتے ہیں۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آپ کو اتنی بڑی علمی خدمت سرانجام دینے کی صلاحیت سے کیسے نوازا گیا؟ یقیناً اس سعادت میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی توفیق اور حضور ختمی مرتبت علیہ الصلاۃ والسلام کی نظرِ کرم حاصل تھی۔ مگر آپ نے طویل اور مسلسل محنت و ریاضت سے خلفائے راشدین، اُمہات المؤمنین اور بالخصوص ائمہ اہل بیت نبوی ﷺ کا خصوصی علمی فیض بھی حاصل کیا۔ ان سے روایات لیں اور ان مشائخ کے سامنے زانوئے تلمذ طے کیے جن کے پاس تفسیر، حدیث اور فقہ سے متعلق کوئی بھی معرفت موجود تھی۔ امام صاحب چونکہ خود تابعی ہیں اس لیے خوش قسمتی سے انہیں حضور نبی اکرم ﷺ کے قریب کا صاف ستھرا اور خالص دینی روحانی جذبوں سے معمور زمانہ نصیب ہوا۔

زیر نظر کتابچہ اپنی نوعیت کے اعتبار سے ایک منفرد علمی اور تحقیقی کاوش ہے جس کا سہرا شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی کے تحقیقی ذوق کے سر ہے۔ جنہوں نے امام صاحب کی نسبت و عقیدت کا حق کماحقہ ادا کیا اور دو جلدوں پر مشتمل حدیث میں آپ کے مقام و مرتبے کو اجاگر کرنے کے لیے عظیم علمی و تحقیقی شاہکار کتاب ”امام ابو حنیفہ ؑ: امام الائمہ فی الحدیث“ مرتب فرمائی۔ یہ کتابچہ اس ضخیم کتاب کا ایک حصہ ہے جسے افادہ عام کے لئے علیحدہ بھی طبع کیا جا رہا ہے۔ اس کی ترتیب و تدوین میں محترم حافظ فرحان ثنائی نے آپ کی معاونت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس تصنیف لطیف کو عوام و خواص کے لیے مستفیض فرمائے۔

ڈاکٹر علی اکبر الازہری

ڈائریکٹر ریسرچ

فریڈملٹ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ

۱۴ رمضان المبارک، ۱۴۲۹ھ

باب اول



www.MinhajBooks.com



www.MinhajBooks.com

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے جن طرق کے ذریعے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے علم حدیث حاصل کیا اسے خطیب بغدادی، صیمری اور دیگر ائمہ نے آپ ہی کی زبانی روایت کیا ہے۔
امام اعظم نے فرمایا:

دخلت على أبي جعفر أمير المؤمنين، فقال لي: يا أبا حنيفة! عمّن أخذت العلم؟ قال: قلت: عن حماد عن إبراهيم عن عمر بن الخطاب، و علي بن أبي طالب، وعبد الله بن مسعود، وعبد الله بن عباس. قال: فقال أبو جعفر: بخ بخ استوثقت ما شئت يا أبا حنيفة! الطيبين الطاهرين المباركين صلوات الله عليهم. ^(۱)

”میں امیر المؤمنین ابو جعفر منصور کے پاس گیا تو انہوں نے مجھ سے کہا: ابو حنیفہ! آپ نے علم الحدیث کس سے حاصل کیا؟ میں نے کہا: میں نے بواسطہ حماد (بن ابی سلیمان)، ابراہیم (بن یزید نخعی) کے طریق سے حضرت عمر بن الخطاب، حضرت علی بن ابی طالب، حضرت عبد اللہ بن مسعود اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے علم الحدیث حاصل کیا ہے۔ یہ سن کر خلیفہ ابو جعفر منصور نے کہا: بہت خوب! بہت خوب! ابو حنیفہ! آپ نے ان طیب، پاکیزہ اور مبارک ہستیوں صلوات اللہ علیہم سے حسبِ خواہش علمی ثقاہت اور پختگی و مضبوطی

(۱) ۱۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۱۳: ۳۳۴

۲۔ صیمری، أخبار أبي حنيفة وأصحابه: ۵۷

۳۔ نووی، تہذیب الأسماء واللغات، ۲: ۲۱۸

حاصل کر لی ہے۔“

اس روایت میں امام اعظم نے اکابر تابعین اور جلیل القدر صحابہ کرام ﷺ تک علم الحدیث میں اپنی متصل سند بیان فرمائی ہے۔ زیر نظر باب میں ہم اسی اسلوب پر عمل پیرا ہوتے ہوئے امام اعظم کا اپنے شیوخ سے نسبت تلمذ معتبر ائمہ حدیث کی کتب کے حوالوں سے بیان کریں گے۔ آپ کا علمی تعلق خلفائے راشدین حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی اور مولا علی المرتضیٰ ﷺ سمیت دیگر اکابر صحابہ کرام سے کیا ہے؟ اس کی بھی وضاحت کریں گے۔

۱۔ امام اعظم کی خلفائے راشدین ﷺ تک آسانید حدیث

امام اعظم ابو حنیفہ ﷺ کو براہ راست بعض صحابہ کرام ﷺ کی زیارت سے مستفید ہونے اور ان سے روایت حدیث کرنے کی بناء پر تابعیت کا شرف حاصل ہے جس کو ہم امام ابو حنیفہ ﷺ: امام الائمۃ فی الحدیث (جلد اول) میں مبسوط دلائل کے ساتھ بیان کر چکے ہیں، اس بحث کو اسی کتاب میں دیکھا جائے۔ علاوہ ازیں آپ نے اپنے اکابر شیوخ تابعین کے توسط سے بھی خلفائے راشدین اور دیگر صحابہ کرام ﷺ سے اخذ حدیث اور اکتساب علم کیا ہے۔ سطور ذیل میں سب سے پہلے خلفائے راشدین سے ترتیب وار آپ کے اخذ حدیث کے طرق کو بیان کیا جائے گا۔

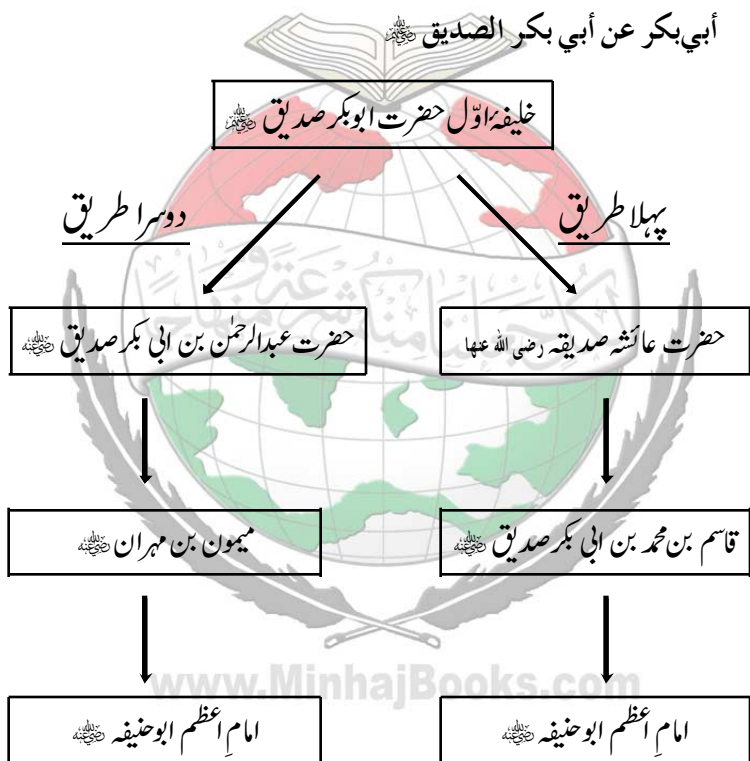
(۱) امام اعظم کی سیدنا ابوبکر صدیقؓ تک علم الحدیث کی دو مختلف اسناد

امام اعظم ابو حنیفہ علم الحدیث میں سیدنا ابوبکر صدیق ﷺ کے وارث ہیں۔ وہ یوں کہ امام صاحب علم الحدیث میں سیدنا حضرت ابوبکر صدیق ﷺ کے پوتے حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر اور امام میمون بن مہران کے شاگرد ہیں، انہی کے طرق سے آپ علم الحدیث میں حضرت ابوبکر صدیق ﷺ کے وارث بنتے ہیں۔ دونوں حضرات کے ذریعے خلیفہ اول تک سند حدیث ذیل کے نقشے میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے:

خلیفہ اول تک امام اعظم کے طرق حدیث کا نقشہ

۱۔ الإمام أبو حنيفة عن قاسم بن محمد بن أبي بكر عن أم المؤمنين عائشة الصديقة عن أبي بكر الصديق ؓ

۲۔ الإمام أبو حنيفة عن ميمون بن مهران عن عبد الرحمن بن أبي بكر عن أبي بكر الصديق ؓ



۱۔ پہلے طریق کی تحقیق

حضرت قاسم بن محمد (متوفی ۱۰۸ھ) نے براہِ راست اپنی پھوپھی ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا اور امام اعظم نے اُن سے روایت کیا اس طرح امام اعظم بیک وقت بیتِ رسول ﷺ اور بیتِ صدیق اکبر ﷺ کے علمی وارث ٹھہرے۔^(۱) امام عبداللہ بن داؤد کہتے ہیں کہ میں نے امام ابوحنیفہ سے دریافت کیا:

من أدرکت من الکبراء؟

”آپ کو کن اکابر ائمہ سے شرفِ تلمذ حاصل ہے؟“

انہوں نے فرمایا:

القاسم وسالما وطاؤسا وغیرہ۔^(۲)

”قاسم، سالم، طاؤس اور دیگر ائمہ سے۔“

۲۔ دوسرے طریق کی تحقیق

امام ابوایوب میمون بن مہران (۱۱۷ھ) کا شمار جزیرہ کے معتبر ترین حفاظِ حدیث میں ہوتا ہے۔ انہوں نے براہِ راست حضرت ابوبکر صدیق ﷺ کے بیٹے حضرت عبدالرحمن ﷺ سے روایت کیا اور امام اعظم نے ان سے اخذِ حدیث کیا لہذا اس طریق سے بھی امام اعظم، حضرت ابوبکر صدیق ﷺ کے علمِ الحدیث کے وارث قرار پائے۔

۱۔ امام ابنِ منجیہ اور مزنی نے اپنی کتابوں میں بیان کیا ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر نے اپنے والد حضرت ابوبکر صدیق ﷺ سے روایتِ حدیث کی ہے۔^(۳)

(۱) ۱۔ بخاری، التاريخ الكبير، ۴: ۱۵۷

۲۔ ذہبی، تذکرۃ الحفاظ، ۱: ۹۶

(۲) حصکفی، مسند الإمام الأعظم، ۱۸۹، رقم: ۳۸۷

(۳) ۱۔ ابنِ منجیہ، رجال مسلم، ۱: ۴۰۱

۲۔ امام میمون بن مہران نے حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر ؓ کے علاوہ درج ذیل صحابہ کرام سے بھی حدیث روایت کی ہے:

۱۔ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ ۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ

۳۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ ۴۔ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا^(۱)

۳۔ امام موفق بن احمد المکی اور ابن بزاز الکوردی نے حدیث میں امام اعظم کے شیوخ کی فہرست میں امام میمون بن مہران کا نام بطور خاص درج کیا ہے۔^(۲)



www.MinhajBooks.com

..... ۲۔ مزی، تہذیب الکمال، ۱۶: ۵۵۶

(۱) ۱۔ ابن ابی حاتم، الجرح والتعديل، ۸: ۲۳۳

۲۔ مزی، تہذیب الکمال، ۱۶: ۵۵۷

۳۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۵: ۷۱

(۲) ۱۔ موفق، مناقب الإمام الأعظم أبي حنيفة، ۱: ۵۰

۲۔ کردری، مناقب الإمام الأعظم أبي حنيفة، ۱: ۸۶

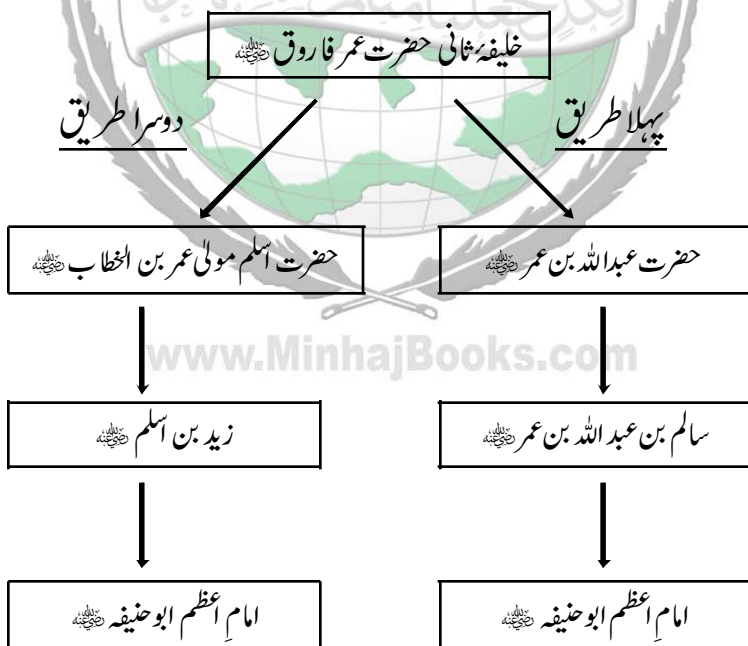
(۲) امام اعظم کی سیدنا عمر فاروق ﷺ تک علم الحدیث کی دو مختلف اسناد

امام اعظم ابوحنیفہ علم الحدیث میں سیدنا عمر فاروق ﷺ کے بھی وارث ہیں۔ امام صاحب علم الحدیث میں حضرت سالم بن عبد اللہ اور حضرت زید بن اسلم کے شاگرد ہیں، انہی کے طرق سے آپ علم الحدیث میں حضرت عمر فاروق ﷺ کے وارث قرار پاتے ہیں۔

خلیفہ دوم تک امام اعظم کے طرق حدیث کا نقشہ

۱۔ الإمام أبو حنيفة عن سالم بن عبد الله عن عبد الله بن عمر عن عمر بن الخطاب

۲۔ الإمام أبو حنيفة عن زيد بن أسلم عن أسلم مولى عمر عن عمر بن الخطاب



۱۔ پہلے طریق کی تحقیق

امام ابو حنیفہ، حضرت فاروق اعظم کے پوتے حضرت سالم بن عبد اللہ ؑ (۱۰۶ھ) کے براہ راست شاگرد ہیں انہی کے ذریعے سے آپ نے حضرت عمر ؓ کا علم الحدیث حاصل کیا۔ حضرت سالم نے اپنے والد حضرت عبد اللہ بن عمر ؓ کے علاوہ درج ذیل اکابر صحابہ کرام ؑ سے بھی علم الحدیث حاصل کیا ہے:

۱۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ ۲۔ حضرت ابو ایوب انصاری ؓ

۳۔ حضرت ابولبابہ بن عبد المذر ؓ ۴۔ حضرت رافع بن خدیج ؓ

۵۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا^(۱)

لہذا امام اعظم، حضرت سالم کے ذریعے درج بالا ان صحابہ کرام کے علم الحدیث سے بھی مستفید ہوئے۔

۱۔ امام اعظم نے اپنے اکابر اساتذہ میں حضرت سالم بن عبد اللہ کا نام بھی لیا ہے۔^(۲)

۲۔ امام صالحی شامی نے امام اعظم کے اساتذہ کی فہرست میں حضرت سالم کا نام بھی درج کیا ہے۔^(۳)

۲۔ دوسرے طریق کی تحقیق

حضرت زید (متوفی ۱۳۶ھ) کے والد اسلم، سیدنا عمر فاروق ؓ کے آزاد کردہ غلام ہیں اور وہ حضرت عمر ؓ سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ اس بات کو امام مسلم اور

(۱) مزی، تہذیب الکمال، ۱۰: ۱۴۶

(۲) حصکفی، مسند الإمام الأعظم: ۱۸۹، رقم: ۳۸۷

(۳) صالحی، عقود الجمان فی مناقب الإمام الأعظم أبي حنیفہ: ۷۲

ابنِ حبان جیسے اکابر محدثین نے بیان کیا ہے۔^(۱)

معروف ائمہ حدیث امام ابنِ ابی حاتم، امام ابنِ حبان، امام ذہبی اور امام سیوطی نے حضرت زید کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ آپ نے درج ذیل صحابہ کرام ﷺ سے روایت کیا ہے:

۱۔ اپنے والد حضرت اسلم ﷺ ۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر ﷺ

۳۔ حضرت انس بن مالک ﷺ ۴۔ حضرت جابر بن عبد اللہ ﷺ

۵۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا^(۲)

امام ابنِ بزاز الکوردی اور امام صالحی شامی شافعی نے امام اعظم کے اساتذہ اور شیوخ میں حضرت زید کا ذکر کیا ہے۔^(۳)

درج بالا علمی تحقیق سے ثابت ہوا کہ امام اعظم، حضرت سالم اور حضرت زید کے طرق سے سیدنا عمر فاروق ﷺ کے علم الحدیث کے بھی وارث ٹھہرے۔

(۱) ۱۔ مسلم، الکنى والأسماء، ۱: ۲۷۷، رقم: ۹۶۵

۲۔ ابن حبان، الثقات، ۴: ۴۵

(۲) ۱۔ ابن ابی حاتم، الجرح والتعديل، ۳: ۵۵۵

۲۔ ابن حبان، الثقات، ۴: ۲۴۶

۳۔ ذہبی، تذکرۃ الحفاظ، ۱: ۱۳۲

۴۔ سیوطی، طبقات الحفاظ، ۱: ۶۰

(۳) ۱۔ کردی، مناقب الإمام الأعظم أبي حنيفة، ۱: ۷۶

۲۔ صالحی، عقود الجمان فی مناقب الإمام الأعظم أبي حنيفة، ۷۲

(۳) امام اعظم کی سیدنا عثمان غنی ؓ تک علم الحدیث کی سند

امام اعظم ابو حنیفہ علم الحدیث میں سیدنا عثمان غنی ؓ کے بھی وارث ہیں۔ امام صاحب، حضرت موسیٰ بن طلحہ کے شاگرد ہیں جن کے ذریعے سے آپ علم الحدیث میں حضرت عثمان غنی ؓ کے وارث قرار پاتے ہیں۔

خلیفہ سوم تک امام اعظم کے طریق حدیث کا نقشہ

الإمام أبو حنيفة عن موسى بن طلحة بن عبيد الله التميمي المدني الكوفي عن عثمان بن عفان ؓ



علمی تحقیق

حضرت موسیٰ بن طلحہ بن عبد اللہ تنجی مدنی کو فی (۱۰۳ھ) کی ولادت حضور نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ہوئی لیکن ایمان بعد میں لائے۔ اس لئے تابعیت کے منصب پر فائز ہوئے انہوں نے بارہ سال تک سیدنا عثمان غنی ﷺ کی صحبت میں گزارے۔

حضرت موسیٰ نے حضرت عثمان ﷺ سے حدیث روایت کرنے کے علاوہ درج ذیل صحابہ کرام سے بھی علم الحدیث حاصل کیا:

- ۱۔ سیدنا علی بن ابی طالب ﷺ
 - ۲۔ حضرت ابوالیوب انصاری ﷺ
 - ۳۔ حضرت عثمان بن ابی العاص ﷺ
 - ۴۔ حضرت ابو بربیدہ ﷺ
 - ۵۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
 - ۶۔ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ
 - ۷۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا^(۱)
- امام موفق، کردری اور صالحی نے امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے حدیث میں شیوخ اور اساتذہ کی فہرست میں حضرت موسیٰ کا نام بھی لکھا ہے۔^(۲)

(۱) ۱۔ بخاری، التاريخ الكبير، ۷: ۲۸۶

۲۔ ابن ابی حاتم، الجرح والتعديل، ۸: ۱۳۷

۳۔ ابن حبان، الثقات، ۵: ۴۰۱

۴۔ مزی، تهذيب الكمال، ۲۹: ۸۲

۵۔ ذہبی، سير أعلام النبلاء، ۵: ۳۱۷

(۲) ۱۔ موفق، مناقب الإمام الأعظم أبي حنيفة، ۱: ۴۹

۲۔ کردری، مناقب الإمام الأعظم أبي حنيفة، ۱: ۸۶

۳۔ صالحی، عقود الجمان فی مناقب الإمام الأعظم أبي حنيفة، ۸۳

(۴) امام اعظم کی سیدنا علی المرتضیٰ ؑ تک علم الحدیث کی تین اسانید

جن جلیل القدر صحابہ کے ذریعے علم الحدیث کوفہ میں بکثرت منتقل ہوا اور جو حضرات کوفہ میں علم الحدیث کے بانی کہلائے امام اعظم کی اسانید اُن حضرات تک بھی پہنچتی ہیں۔ ان عالی مرتبت صحابہ میں حضرت علی المرتضیٰ ؑ کا شمار صفتِ اوّل میں ہوتا ہے۔ ان کے کئی شاگرد ہیں جن میں حضرت قاضی شریح بن حارث کوفی، حضرت علقمہ بن قیس کوفی اور حضرت مسروق بن اجدع کوفی جیسے اکابر تابعین شامل ہیں۔ یہ تابعین حضرت مولا علی المرتضیٰ ؑ کے کل علم الحدیث کے وارث ہیں، ان کے علاوہ اور بھی بہت سارے تابعین نے آپ سے علم الحدیث کا فیض حاصل کیا مگر خصوصاً یہ تینوں ہی آپ ؑ کے علم الحدیث کے جامع ہیں۔ ان تینوں کے شاگرد امام ابراہیم بن یزید خنی کوفی (متوفی ۹۶ھ)، امام ابواسحاق سبیعی (متوفی ۱۲۷ھ) اور امام سلمہ بن کھیل کوفی (متوفی ۱۲۱ھ) وغیرہم بھی تابعین ہیں جو امام اعظم کے بلا واسطہ استاد ہیں۔ امام اعظم تابعین ہی کے تین واسطوں اور طرق سے حضرت علی المرتضیٰ ؑ کے علم الحدیث کے وارث ہیں جن کے نقشہ جات درج ذیل ہیں۔

www.MinhajBooks.com

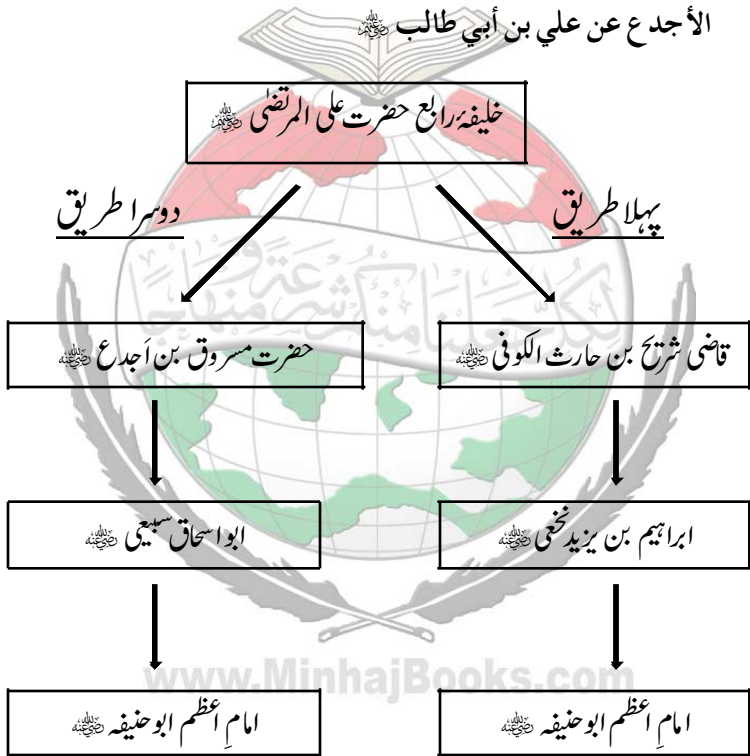
خلیفہ چہارم تک امام اعظم کے طرق حدیث کے نقشہ جات

۱۔ الإمام أبو حنيفة عن إبراهيم بن يزيد النخعي عن القاضي

شريح بن حارث الكوفي عن علي بن أبي طالب ﷺ

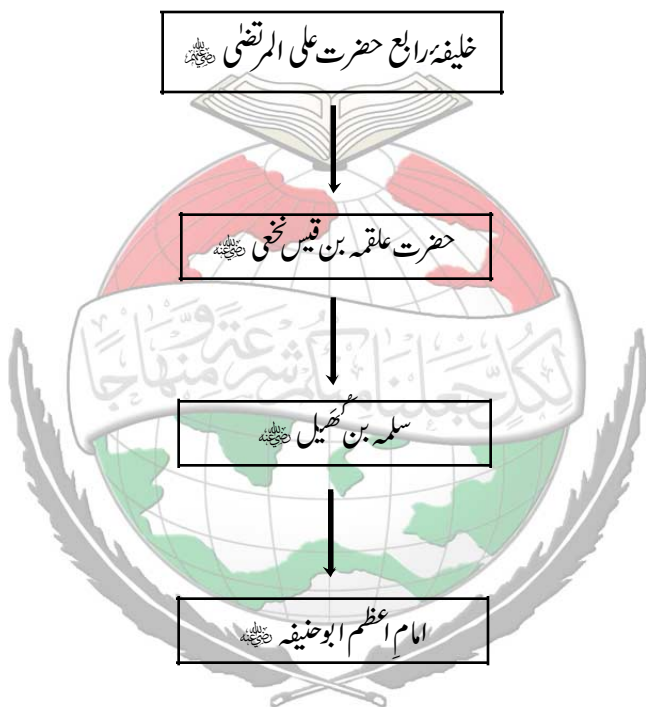
۲۔ الإمام أبو حنيفة عن أبي إسحاق السبيعي عن مسروق بن

الأجدع عن علي بن أبي طالب ﷺ



تیسرا طریق

الإمام أبو حنيفة عن سلمة بن كهيل عن علقمة بن قيس النخعي
عن علي بن أبي طالب ؑ



www.MinhajBooks.com

۱۔ پہلے طریق کی تحقیق

قاضی شریح بن حارث کوفی (متوفی ۸۷ھ) کی ولادت حضور نبی اکرم ﷺ کے عہد مبارک میں ہوئی لیکن انہوں نے آپ ﷺ سے سماع نہ کیا۔ حضرت عمر فاروق نے ان کو اپنے عہد خلافت میں کوفہ کا قاضی مقرر کیا۔ ان کے بعد قاضی شریح سیدنا عثمان غنی، مولا علی المرتضیٰ، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما حتیٰ کہ حجاج بن یوسف کے زمانہ تک ساٹھ (۶۰) سال کوفہ کی مسند قضاء پر فائز رہے۔ حجاج کے زمانہ میں انہوں نے کوفہ کے عہدہ قضاء سے استعفیٰ دینے کے بعد بصرہ میں ایک سال تک قاضی کا عہدہ سنبھالا۔ انہوں نے ایک سو بیس (۱۲۰) برس کی عمر میں ۸۷ھ میں وصال فرمایا۔^(۱)

قاضی شریح نے درج ذیل اکابر صحابہ کرام ﷺ سے روایت حدیث کیا:

- ۱۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ
- ۲۔ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ
- ۳۔ حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ
- ۴۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
- ۵۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ
- ۶۔ حضرت عروہ بن جعد رضی اللہ عنہ

امام ابراہیم نخعی نے قاضی شریح سے روایت کیا ہے جسے امام بخاری، ابن ابی حاتم اور ذہبی نے قاضی شریح کے ترجمہ میں لکھا ہے:

روی عنہ ابراہیم النخعی۔^(۳)

”ابراہیم نخعی نے ان سے روایت کیا۔“

(۱) مزی، تہذیب الکمال، ۱۲: ۴۳۶، ۴۳۷

(۲) مزی، تہذیب الکمال، ۱۲: ۴۳۶، ۴۳۷

(۳) ۱۔ بخاری، التاریخ الکبیر، ۴: ۲۲۸

۲۔ ابن ابی حاتم، الجرح والتعديل، ۴: ۳۳۲

۳۔ ذہبی، الکاشف، ۱: ۴۸۳

امام اعظم نے امام ابراہیم نخعی سے روایت کیا ہے لہذا وہ امام اعظم کے حدیث میں شیخ ہیں۔ امام صالحی شامی نے امام اعظم کے اساتذہ کی فہرست میں امام ابراہیم کا نام بھی ذکر کیا ہے۔^(۱)

معلوم ہوا کہ امام اعظم، امام ابراہیم نخعی کے توسط اور قاضی شریح کے ذریعہ سے حضرت عمر فاروق اور سیدنا علی المرتضیٰ رحمہم اللہ کے علم کے امین ہونے کے ساتھ دیگر اکابر صحابہ کرام کے علم سے بھی فیض یاب ہوئے۔

۲۔ دوسرے طریق کی تحقیق

امام اعظم نے اپنے شیخ حضرت عمرو بن عبد اللہ بن عبید المعروف ابو اسحاق سبیعی (۱۲۸ھ) سے علم الحدیث حاصل کیا اور انہوں نے اپنے شیخ حضرت مسروق بن اجدع کوفی (۶۳ھ) سے حاصل کیا۔ حضرت مسروق بن اجدع کا شمار کوفہ کے جلیل القدر محدثین و فقہاء تابعین میں ہوتا ہے۔ انہوں نے درج ذیل صحابہ کرام رحمہم اللہ سے اخذ حدیث کیا:

- ۱۔ سیدنا ابو بکر صدیق رحمہ اللہ
- ۲۔ سیدنا عمر فاروق رحمہ اللہ
- ۳۔ سیدنا عثمان غنی رحمہ اللہ
- ۴۔ سیدنا علی المرتضیٰ رحمہ اللہ
- ۵۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رحمہ اللہ
- ۶۔ حضرت معاذ بن جبل رحمہ اللہ
- ۷۔ حضرت ابی بن کعب رحمہ اللہ
- ۸۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا^(۲)

www.MinhajBooks.com

(۱) صالحی، عقود الجمان فی مناقب الإمام الأعظم أبي حنيفة النعمان: ۶۶

(۲) ۱۔ بخاری، التاريخ الكبير، ۸: ۳۵

۲۔ ابن أبي حاتم، الجرح والتعديل، ۸: ۳۹۶

۳۔ مزی، تہذیب الکمال، ۲۷: ۴۵۱

۴۔ ذہبی، تذکرۃ الحفاظ، ۱: ۴۹

۵۔ عسقلانی، تہذیب التہذیب، ۱۰: ۱۰۰

امام ابواسحاق عمرو بن عبد اللہ سبعمی نے حضرت مسروق بن اجدع سے روایت کیا ہے۔ امام مزنی، نووی اور عسقلانی نے حضرت مسروق کے ترجمہ میں لکھا ہے:

روى عنه أبو إسحاق السبيعي. (۱)

”ابواسحاق سبعمی نے ان سے روایت کیا۔“

امام اعظم نے امام ابواسحاق سبعمی سے روایت کیا ہے لہذا وہ علم الحدیث میں امام اعظم کے شیخ ہیں۔ خطیب بغدادی، نووی، مزنی اور ذہبی جیسے نقاد ائمہ رجال نے امام صاحب کے ترجمہ میں لکھا ہے:

سمع أبا إسحاق السبيعي. (۲)

”آپ نے ابواسحاق سبعمی سے سماعت حدیث کی۔“

معلوم ہوا کہ امام اعظم نے امام ابواسحاق سبعمی کے توسط سے، حضرت مسروق کے علم الحدیث تک رسائی حاصل کی اور یوں وہ اس ذریعہ سے بھی چاروں خلفائے راشدین المحدثین اور دیگر اکابر صحابہ کرام ﷺ کے علم الحدیث کے بھی وارث ہوئے۔

۳۔ تیسرے طریق کی تحقیق

امام اعظم نے اپنے شیخ حضرت سلمہ بن کھیل (۱۳۱ھ) سے علم الحدیث حاصل

(۱) ۱۔ مزنی، تہذیب الکمال، ۲: ۴۵۳

۲۔ نووی، تہذیب الأسماء واللغات، ۲: ۳۹۴

۳۔ عسقلانی، الإصابة فی تمییز الصحابة، ۶: ۲۹۲

(۲) ۱۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۱۳: ۳۲۵

۲۔ نووی، تہذیب الأسماء واللغات، ۲: ۵۰۱

۳۔ مزنی، تہذیب الکمال، ۲۹: ۴۱۹

۴۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۶: ۳۹۲

کیا، انہوں نے اپنے شیخ حضرت علقمہ بن قیس نخعی (۶۲ھ) سے علم الحدیث حاصل کیا جبکہ حضرت علقمہ درج ذیل اکابر صحابہ کرام ؑ کے علم الحدیث کے وارث ہوئے:

۱۔ حضرت عمر بن خطاب ؓ ۲۔ حضرت عثمان بن عفان ؓ

۳۔ حضرت علی المرتضیٰ ؓ ۴۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ

۵۔ حضرت عبد اللہ بن عباس ؓ ۶۔ حضرت عبد اللہ بن عمر ؓ

۷۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری ؓ ۸۔ حضرت معاذ بن جبل ؓ

۹۔ حضرت زید بن ثابت ؓ ۱۰۔ حضرت انس بن مالک ؓ

۱۱۔ حضرت ابو درداء ؓ ۱۲۔ حضرت ابی بن کعب ؓ

۱۳۔ حضرت ابو مسعود انصاری ؓ

۱۴۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا^(۱)

امام سلمہ بن کُہیل نے حضرت علقمہ بن قیس سے روایت کیا ہے۔ امام مزی، ذہبی اور عسقلانی جیسے جلیل القدر ائمہ نے حضرت علقمہ کے ترجمہ میں لکھا ہے:

روی عنہ سلمة بن كهيل.^(۲)

(۱) ۱۔ ابن ابی حاتم، الجرح والتعديل، ۶: ۴۰۴

۲۔ کلاباذی، رجال صحيح البخاری، ۲: ۵۷۵

۳۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۱۲: ۲۹۶

۴۔ مزی، تهذيب الكمال، ۲۰: ۳۰۰

۵۔ عسقلانی، تهذيب التهذيب، ۷: ۲۴۴

(۲) ۱۔ مزی، تهذيب الكمال، ۲۰: ۳۰۲

۲۔ ذہبی، الکاشف، ۲: ۳۴

۳۔ عسقلانی، تهذيب التهذيب، ۷: ۲۴۵

”سلمہ بن کھیل نے ان سے روایت کیا۔“

امام اعظم نے امام سلمہ بن کھیل سے روایت کیا ہے لہذا وہ علم الحدیث میں امام اعظم کے شیخ ہیں۔ امام مزنی، امام ذہبی اور امام عسقلانی نے امام صاحب کے ترجمہ میں لکھا ہے:

روی عن سلمة بن كهيل. (۱)

”آپ نے سلمہ بن کھیل سے سماعت حدیث کی۔“

اس علمی تحقیق سے معلوم ہوا کہ امام اعظم ﷺ نے اپنے شیخ حضرت سلمہ بن کھیل سے علم الحدیث حاصل کیا، انہوں نے اپنے شیخ حضرت علقمہ بن قیس نخعی ﷺ سے اور انہوں نے کوفہ میں موجود علم الحدیث کے عظیم وارث حضرت علی المرتضیٰ ﷺ اور دیگر اکابر صحابہ کرام سے فیض نبوت حاصل کیا۔ (۲)



www.MinhajBooks.com

(۱) ۱- مزنی، تہذیب الکمال، ۲۹: ۴۱۸

۲- ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۶: ۳۹۲

۳- عسقلانی، تہذیب التہذیب، ۱۰: ۴۰۱

(۲) نوٹ: امام اعظم اپنے نو (۹) شیوخ اہل بیت کے ذریعے سے بھی حضرت علی المرتضیٰ ﷺ کے علم الحدیث کے وارث ہیں، ان طرق کو ہم علیحدہ اگلے باب میں ذکر کریں گے۔

۲۔ امام اعظم کی اُمہات المؤمنین رضی اللہ عنہن تک آٹھ

اسانیدِ حدیث

امام ابو حنیفہ جس طرح خلفائے راشدین کے علم الحدیث کے وارث ہیں اس طرح اپنے کئی اکابر اساتذہ کے طرق سے حضور نبی اکرم ﷺ کی ازواجِ مطہرات اور اُمہات المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ، حضرت ام سلمہ، حضرت میمونہ رضی اللہ عنہن اور دیگر ازواجِ طہبات تک بھی آپ کی سندِ حدیث موجود ہے۔ ذیل میں ہم قدرے تفصیل سے ان طرق پر روشنی ڈالتے ہیں۔

امام اعظم کے اُمہات المؤمنین رضی اللہ عنہن تک علم الحدیث کے آٹھ طرق

امام اعظم نے اپنے اَجل شیوخ الحدیث کے ذریعے آٹھ طرق سے اُمہات المؤمنین سے علم الحدیث حاصل کیا۔ یوں ان طرق کی بدولت آپ بیتِ رسول ﷺ کے علم الحدیث سے فیضیاب ہوئے۔ یہ آٹھ طرق حدیث درج ذیل ہیں:

۱۔ الإمام أبو حنيفة عن عامر بن شراحيل الشعبي عن عائشة الصديقة وأم سلمة وميمونة بنت الحارث رضي الله عنهن

۲۔ الإمام أبو حنيفة عن عطاء بن أبي رباح عن عائشة الصديقة وأم سلمة رضي الله عنهما

۳۔ الإمام أبو حنيفة عن نافع مولى عمر بن الخطاب عن عائشة الصديقة وأم سلمة رضي الله عنهما

۴۔ الإمام أبو حنيفة عن زيد بن أسلم مولى عمر بن الخطاب عن أم المؤمنين عائشة الصديقة رضي الله عنها

۵۔ الإمام أبو حنيفة عن سالم بن عبد الله بن عمر عن أم المؤمنين

عائشة الصديقة رضي الله عنها

۶۔ الإمام أبو حنيفة عن محمد بن المنكدر عن أم المؤمنين

عائشة الصديقة رضي الله عنها

۷۔ الإمام أبو حنيفة عن عكرمة مولى ابن عباس عن أم المؤمنين

عائشة الصديقة رضي الله عنها

۸۔ الإمام أبو حنيفة عن عثمان بن عبد الله بن موهب التيمي

المدني عن أم المؤمنين أم سلمة رضي الله عنها

امام اعظم کے اُمہات المؤمنین تک طرق حدیث کے آٹھ نقشہ جات

پہلا طریق

(امہات المؤمنین) عائشہ صدیقہ، ام سلمہ، میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہن



(تابعی) عامر بن شراحیل الشعمی



امام اعظم ابو حنیفہ

دوسرا طریق

(امہات المؤمنین) عائشہ صدیقہ، ام سلمہ رضی اللہ عنہما



(تابعی) عطاء بن ابی رباح ؓ



امام اعظم ابو حنیفہ ؓ

تیسرا طریق

(امہات المؤمنین) عائشہ صدیقہ، ام سلمہ رضی اللہ عنہما



(تابعی) نافع مولیٰ عمر بن خطاب ؓ



امام اعظم ابو حنیفہ ؓ

چوتھا طریق

(امہات المؤمنین) عائشہ صدیقہ، ام سلمہ رضی اللہ عنہما



(تابعی) زید بن اسلم مولیٰ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ



امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ

پانچواں طریق

(امہات المؤمنین) عائشہ صدیقہ، ام سلمہ رضی اللہ عنہما



(تابعی) سالم بن عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ



امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ

چھٹا طریق

(ام المؤمنین) عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا



(تابعی) محمد بن المنکدر رحمہ اللہ



امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ

ساتواں طریق

(ام المؤمنین) عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

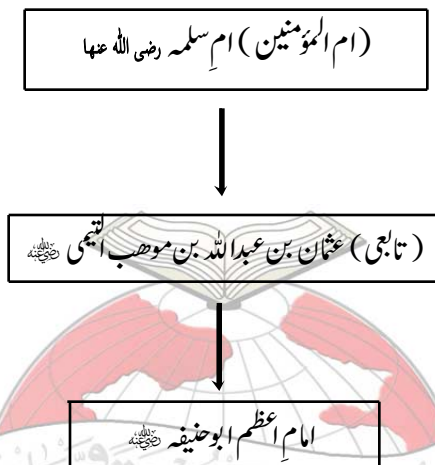


(تابعی) عکرمہ مولیٰ ابن عباس رحمہ اللہ



امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ

آٹھواں طریق



امام اعظم کے اہمات المؤمنین رضی اللہ عنہن تک درج بالا آٹھ طرق میں سے حضرت سالم بن عبد اللہ اور زید بن اسلم کے دو طرق پر سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ضمن میں تحقیق گزر چکی ہے۔ امام شعبی، حضرت نافع مولیٰ ابن عمر رضی اللہ عنہ اور محمد بن المنکدر کے حوالے سے علیحدہ آگے تحقیق آ رہی ہے۔ ہم ذیل میں بقیہ تین ائمہ کے طرق، عطاء بن ابی رباح کا دوسرا طریق، عکرمہ مولیٰ ابن عباس رضی اللہ عنہ کا ساتواں طریق اور عثمان بن عبد اللہ بن مویہ کے آٹھویں طریق پر علمی تحقیق بیان کریں گے۔

www.MinhajBooks.com

(۱) حضرت عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ کے دوسرے طریق کی تحقیق

امام ابو محمد عطاء بن ابی رباح اسلم قرشی مکی (متوفی ۱۱۴ھ) کا شمار مکہ کے مفتیان عظام اور محدثین کرام میں ہوتا ہے۔ حضرت عطاء بن ابی رباح بذات خود صحابہ کرام رحمہم اللہ سے اپنی ملاقات کو یوں بیان کرتے ہیں:

أدرکت مائتین من أصحاب رسول الله ﷺ (۱)

”مجھے حضور نبی اکرم ﷺ کے دو صحابہ کرام سے شرف ملاقات حاصل ہے۔“

محدثین کی تحقیق کے مطابق امام عطاء نے درج ذیل اکابر صحابہ کرام رحمہم اللہ سے روایت حدیث کی ہے:

- ۱۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رحمہ اللہ
- ۲۔ حضرت ابو ہریرہ رحمہ اللہ
- ۳۔ حضرت رافع بن خدیج رحمہ اللہ
- ۴۔ حضرت زید بن أرقم رحمہ اللہ
- ۵۔ حضرت عبد اللہ بن زبیر رحمہ اللہ
- ۶۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو رحمہ اللہ
- ۷۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رحمہ اللہ
- ۸۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رحمہ اللہ
- ۹۔ حضرت ابوسعید خدری رحمہ اللہ
- ۱۰۔ حضرت معاویہ رحمہ اللہ
- ۱۱۔ حضرت زید بن خالد رحمہ اللہ
- ۱۲۔ حضرت حکیم بن حزام رحمہ اللہ
- ۱۳۔ حضرت صفوان بن امیہ رحمہ اللہ
- ۱۴۔ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا
- ۱۵۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

(۱) ۱۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۵: ۸۱

۲۔ عسقلانی، تہذیب التہذیب، ۷: ۱۸۱

۱۶۔ حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا^(۱)
امام ابن ابی حاتم نے امام اعظم کے ترجمہ میں لکھا ہے:
روی عن عطاء۔^(۲)

”انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے روایت کیا ہے“

(۲) حضرت عکرمہ مولیٰ ابن عباسؓ کے ساتویں طریق کی تحقیق

حضرت ابو عبد اللہ عکرمہ (متوفی ۱۰۷ھ) حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ محدثین کرام کے مطابق آپ نے درج ذیل صحابہ کرامؓ سے روایت کیا ہے:

- ۱۔ حضرت علی بن ابی طالبؓ
- ۲۔ حضرت عبد اللہ بن عباسؓ
- ۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ
- ۴۔ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ
- ۵۔ حضرت عبد اللہ بن عمروؓ
- ۶۔ حضرت عقبہ بن عامرؓ
- ۷۔ حضرت صفوان بن امیہؓ
- ۸۔ حضرت جابر بن عبد اللہؓ
- ۹۔ حضرت حجاج بن عمروؓ
- ۱۰۔ حضرت حسن بن علیؓ
- ۱۱۔ حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ
- ۱۲۔ حضرت ابوسعید خدریؓ
- ۱۳۔ حضرت ابو قتادہ انصاریؓ
- ۱۴۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ

(۱) ۱۔ مزی، تہذیب الکمال، ۲۰: ۷۰-۷۲

۲۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۵: ۷۸-۷۹

۳۔ عسقلانی، تہذیب التہذیب، ۷: ۱۸۰

(۲) ۱۔ ابن ابی حاتم، الجرح والتعديل، ۸: ۳۳۹

۱۵۔ حضرت حمزہ بنت جحش ۱۶۔ حضرت ام عمارہ انصاریہ رضی اللہ عنہا (۱)

امام مزنی 'تہذیب الکمال' میں امام اعظم کے ترجمہ میں لکھتے ہیں:
 روی عن عکرمہ مولیٰ ابن عباس (۲).
 ”آپ نے عکرمہ مولیٰ ابن عباس رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے۔“

(۳) حضرت عثمان بن عبد اللہ رحمہ اللہ کے آٹھویں طریق کی تحقیق

امام اعظم نے براہ راست علم الحدیث حضرت عثمان بن عبد اللہ بن موہب تیمی مدنی (متوفی ۱۲۰ھ) سے حاصل کیا جبکہ انہوں نے حضور ﷺ کی زوجہ مطہرہ ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرنے کے علاوہ درج ذیل صحابہ کرام سے بھی روایت کیا ہے:

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رحمہ اللہ ۲۔ حضرت جابر بن سمرہ رحمہ اللہ

۳۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رحمہم اللہ (۳)

امام ذہبی اور مزنی نے حضرت عثمان بن عبد اللہ کے ترجمہ میں لکھا ہے:
 روی عنہ ابو حنیفہ (۴).

”امام ابو حنیفہ نے ان سے روایت کیا ہے۔“

(۱) ۱۔ مزنی، تہذیب الکمال، ۲۰: ۲۶۵

۲۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۵: ۱۲-۱۳

(۲) ۲۔ مزنی، تہذیب الکمال، ۲۹: ۴۱۹

(۳) ۱۔ بخاری، التاريخ الكبير، ۶: ۲۳۱

۲۔ مزنی، تہذیب الکمال، ۱۹: ۴۲۳

۳۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۵: ۱۸۷

(۴) ۱۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۵: ۱۸۷

۲۔ مزنی، تہذیب الکمال، ۱۹: ۴۲۳

۳۔ امام اعظم کی عبادتہ مثلاً شہ تک اُسانید حدیث

امام اعظم کو یہ خوش نصیبی بھی حاصل ہے کہ آپ اپنے اکابر شیوخ تابعین کے کئی طرق اور واسطوں سے خلفائے راشدین اور حضور نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات کے علاوہ عبادتہ مثلاً شہ حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کے علم الحدیث کے بھی وارث ہیں۔

(۱) امام اعظم کی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تک علم الحدیث کی سات اُسانید

جس طرح خصوصی طور پر حضرت علی کم اللہ وجہہ کے ذریعے علم الحدیث کوفہ میں منتقل ہوا اسی طرح جلیل القدر صحابی رسول ﷺ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی کوفہ میں علم الحدیث کے بانی کہلائے۔ کوفہ میں ان کی خدمات کا تفصیلی تذکرہ راقم کی کتاب امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ امام الائمۃ فی الحدیث (جلد اول) میں ہو چکا ہے۔ اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اُسانید پر تحقیق کرتے ہوئے ہم نے آپ رضی اللہ عنہ کے تلامذہ قاضی شریح بن حارث کوفی، حضرت علقمہ بن قیس کوفی اور مسروق بن اجدع کوفی جیسے اکابر تابعین تک امام اعظم کی اُسانید آپ کے تین تابعین شیوخ امام ابراہیم بن یزید نخعی کوفی، امام ابواسحاق سبیعی اور امام سلمہ بن گھیل کوفی کے ذریعے ذکر کیں، وہیں ہم نے یہ ذکر بھی کیا ہے کہ یہ تینوں اکابر تابعین (قاضی شریح، حضرت علقمہ اور مسروق) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بھی تلامذہ ہیں۔ یہ بات ذہن نشین رہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے جمیع شاگردوں میں کچھ اور بھی نمایاں تھے۔

۱۔ امام ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں:

كان أصحاب عبد الله الذين يقرؤون ويفتون ستة: علقمة، والأُسود، ومسروق، وعبيدة، والحارث بن قيس، وعمرو بن

شر حبیل۔ (۱)

”حضرت عبداللہ بن مسعود رحمہ اللہ کے وہ شاگرد جو لوگوں کو قرآن پڑھاتے اور فتویٰ دیتے تھے، چھ ہیں: علقمہ بن قیس، اسود بن یزید، مسروق بن اجدع، عبیدہ سلمانی، حارث بن قیس اور عمرو بن شرحبیل۔“

۲۔ امام شعبیؒ فرماتے ہیں:

كان الفقهاء بعد أصحاب رسول الله ﷺ بالكوفة في أصحاب
عبدالله بن مسعود، وهؤلاء: علقمة بن قيس النخعي، وعبدة بن
قيس المرادي ثم السلماني، وشريح بن الحارث الكندي،
ومسروق بن الأجدع الهمداني ثم الوادعي. (۲)

”حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کے بعد کوفہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رحمہ اللہ کے شاگرد فقہاء تھے۔ ان کے نام یہ ہیں: علقمہ بن قیس النخعی، عبیدہ بن قیس المرادی السلمانی، شریح بن حارث الکندی اور مسروق بن اجدع الهمدانی الوادعی۔“
اس تحقیق سے معلوم ہوا کہ کوفہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رحمہ اللہ کے علم کے وارث درج ذیل سات (۷) نمایاں اشخاص تھے:

۱۔ علقمہ بن قیس ۲۔ اسود بن یزید ۳۔ مسروق بن اجدع

www.MinhajBooks.com

(۱) ۱۔ ابن سعد، الطبقات الكبرى، ۶: ۱۰

۲۔ عجللی، معرفة الثقات، ۱: ۲۳۰

۳۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۱۲: ۲۹۹، ۱۳: ۲۳۳

۴۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۴: ۶۵

(۲) ۱۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۱۲: ۲۹۹

۲۔ مزی، تہذیب الکمال، ۲۰: ۳۰۴

۳۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۴: ۵۶

۴۔ عبیدہ سلمانی ۵۔ حارث بن قیس ۶۔ عمرو بن شریحیل

۷۔ قاضی شریح بن حارث الکندی

درج بالا ان ساتوں جلیل القدر حضرات کے ذریعے امام اعظم نے اپنے شیوخ کے واسطوں سے حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷺ کا علم سمیٹا۔ امام اعظم کے حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷺ تک سات طرق درج ذیل ہیں:

۱۔ الإمام أبو حنيفة عن إبراهيم النخعي عن علقمة بن قيس عن عبد الله بن مسعود ﷺ

۲۔ الإمام أبو حنيفة عن أبي إسحاق السبيعي عن الأسود بن يزيد النخعي عن عبد الله بن مسعود ﷺ

۳۔ الإمام أبو حنيفة عن عامر بن شراحيل الشعبي عن مسروق بن الأجدع عن عبد الله بن مسعود ﷺ

۴۔ الإمام أبو حنيفة عن أبي حصين عثمان بن عاصم الأسدي عن عبدة بن عمرو السلماني عن عبد الله بن مسعود ﷺ

۵۔ الإمام أبو حنيفة عن أبي إسحاق السبيعي عن أبي ميسرة عمرو بن شريحيل عن عبد الله بن مسعود ﷺ

۶۔ الإمام أبو حنيفة عن عامر بن شراحيل الشعبي عن القاضي شريح بن الحارث الكندي عن عبد الله بن مسعود ﷺ

۷۔ الإمام أبو حنيفة عن سليمان بن مهران الأعمش عن خيشمة بن عبد الرحمن عن الحارث بن قيس عن عبد الله بن مسعود ﷺ

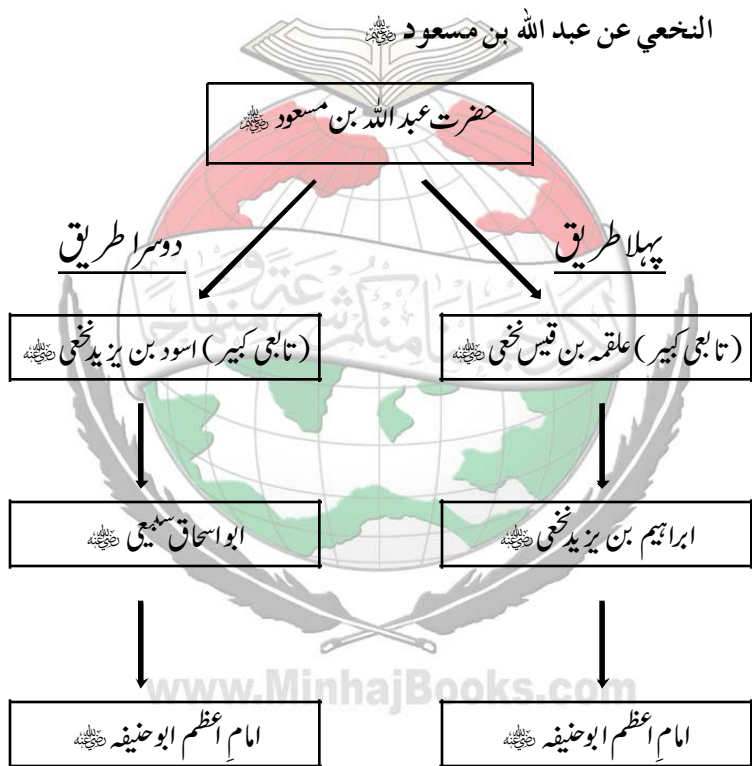
حضرت ابن مسعود رحمہ اللہ تک طرق حدیث کا پہلا اور دوسرا نقشہ

۱۔ الإمام أبو حنيفة عن إبراهيم النخعي عن علقمة بن قيس عن

عبد الله بن مسعود رحمہ اللہ

۲۔ الإمام أبو حنيفة عن أبي إسحاق السبيعي عن الأسود بن يزيد

النخعي عن عبد الله بن مسعود رحمہ اللہ



۱۔ پہلے طریق کی تحقیق

امام اعظم نے اپنے شیخ امام ابراہیم نخعی سے علم الحدیث حاصل کیا اور انہوں نے اپنے شیخ حضرت علقمہ بن قیس نخعی (۶۲ھ) سے حاصل کیا اور وہ براہ راست حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے علم الحدیث سے مستفید ہوئے۔ امام ابن ابی حاتم، امام کلاباذی اور دیگر ائمہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت علقمہ بن قیس نخعی نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے علم الحدیث حاصل کیا ہے۔^(۱)

امام مسلم، امام ابن حبان اور امام ابن ابی حاتم جیسے علم الجرح والتعديل کے ائمہ نے حضرت علقمہ بن قیس کے ترجمہ میں لکھا ہے:

روی عنہ ابراہیم۔^(۲)

”ابراہیم نخعی نے ان سے روایت کیا ہے۔“

محدث شام امام محمد بن یوسف صالحی نے امام اعظم کے اساتذہ کی فہرست میں امام ابراہیم بن یزید نخعی کا نام درج کیا ہے۔^(۳)

(۱) ۱۔ ابن ابی حاتم، الجرح والتعديل، ۶: ۳۰۴

۲۔ کلاباذی، رجال صحيح البخاری، ۲: ۵۷۵

حضرت علقمہ بن قیس کے مزید شیوخ کی تفصیل اور حوالہ جات حضرت علی رضی اللہ عنہ کے طرق میں دیکھیں۔

(۲) ۱۔ مسلم، الکنی والأسماء، ۱: ۴۳۰

۲۔ ابن حبان، الثقات، ۵: ۲۰۸

۳۔ ابن ابی حاتم، الجرح والتعديل، ۶: ۳۰۴

(۳) صالحی شامی، عقود الجمان فی مناقب الإمام الأعظم: ۶۶

۲۔ دوسرے طریق کی تحقیق

امام اعظم نے اپنے شیخ امام ابو اسحاق سبعی سے علم الحدیث حاصل کیا اور انہوں نے اپنے شیخ حضرت اسود بن یزید نخعی (۷۵ھ) سے حاصل کیا۔ حضرت اسود بن یزید نخعی نے حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے حدیث روایت کرنے کے علاوہ درج ذیل اکابر صحابہ کرام ؓ سے بھی حدیث کو اخذ کیا ہے:

- ۱۔ سیدنا ابوبکر صدیق ؓ
- ۲۔ سیدنا عمر بن خطاب ؓ
- ۳۔ سیدنا علی المرتضیٰ ؓ
- ۴۔ حضرت حذیفہ بن یمان ؓ
- ۵۔ حضرت بلال ؓ
- ۶۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری ؓ
- ۷۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا^(۱)

امام ابو اسحاق عمرو بن عبد اللہ سبعی، حضرت اسود بن یزید سے روایت کرتے ہیں اسے امام مسلم، ابن منجویہ اور دیگر ائمہ نے حضرت اسود کے ترجمہ میں لکھا ہے: روى عنه أبو إسحاق. (۲)

”ابو اسحاق سبعی نے ان سے روایت کیا ہے۔“

خطیب بغدادی اور ذہبی جیسے نقاد ائمہ رجال نے امام اعظم کے ترجمہ میں لکھا ہے کہ آپ نے امام ابو اسحاق سے روایت کیا ہے۔ (۳)

(۱) ۱۔ بخاری، التاريخ الكبير، ۱: ۳۳۹

۲۔ مسلم، الكنى والأسماء، ۱: ۵۶۳

۳۔ عسقلانی، تهذيب التهذيب، ۱: ۲۹۹

(۲) ۱۔ مسلم، الكنى والأسماء، ۱: ۵۶۳

۲۔ ابن منجويہ، رجال مسلم، ۱: ۸۰

(۳) ۱۔ خطیب بغدادی، تاريخ بغداد، ۱۳: ۳۲۵

۲۔ ذہبی، سير أعلام النبلاء، ۶: ۳۹۲

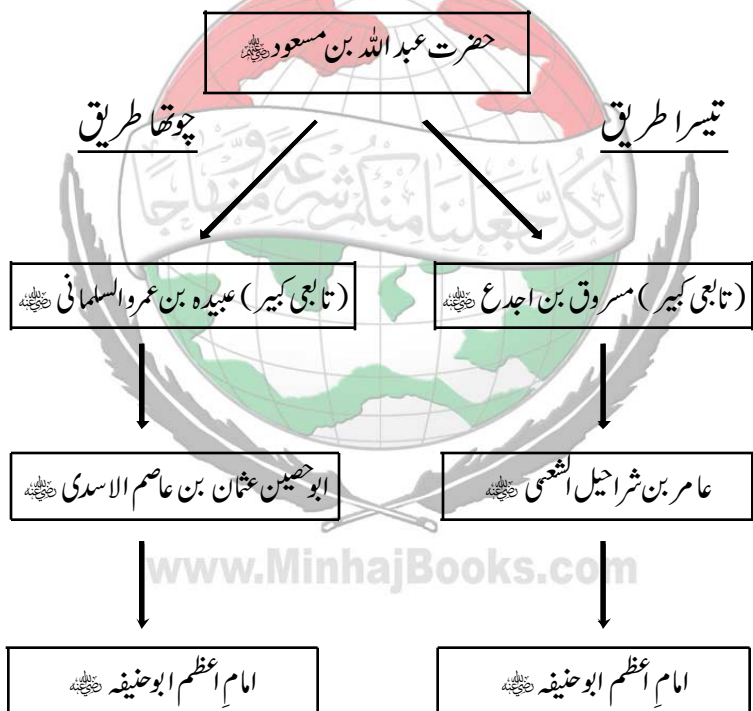
حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ تک طرق حدیث کا تیسرا اور چوتھا نقشہ

۳۔ الإمام أبو حنيفة عن عامر بن شراحيل الشعبي عن مسروق

بن الأجدع عن عبد الله بن مسعود رضی اللہ عنہ

۴۔ الإمام أبو حنيفة عن أبي حصين عثمان بن عاصم الأسدي عن

عبيدة بن عمرو السلماني عن عبد الله بن مسعود رضی اللہ عنہ



۳۔ تیسرے طریق کی تحقیق

امام اعظم نے اپنے شیخ اکبر امام عامر بن شراحیل شععی سے علم الحدیث حاصل کیا اور انہوں نے اپنے شیخ حضرت مسروق بن اجدع (۷۵ھ) سے حاصل کیا اور وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رحمہ اللہ کے شاگرد ہیں۔ ائمہ حدیث کی تحقیق کے مطابق حضرت مسروق بن اجدع نے حضرت عبداللہ بن مسعود رحمہ اللہ سے حدیث روایت کرنے کے علاوہ خلفائے راشدین سے بھی علم الحدیث اخذ کیا ہے۔^(۱) امام بخاری، مسلم اور ابن ابی حاتم نے حضرت مسروق بن اجدع کے تذکرہ میں درج کیا ہے:

روى عنه الشعبي. (۲)

”امام شععی نے ان سے روایت کیا ہے۔“

امام موفق بن احمد الحکی، حصکفی اور مزنی نے اپنی کتابوں میں امام اعظم کے شیوخ کی فہرست میں امام شععی کا نام لکھا ہے۔^(۳)

(۱) ۱۔ بخاری، التاريخ الكبير، ۸: ۳۵

۲۔ ابن أبي حاتم، المعجم والتعديل، ۸: ۳۹۶

۳۔ مزنی، تهذيب الكمال، ۲۷: ۴۵۱

حضرت مسروق بن اجدع کے شیوخ کی مزید تفصیل اور حوالہ جات حضرت

علی رحمہ اللہ کے طرق میں دیکھیں۔
www.MinhajBooks.com

(۲) ۱۔ بخاری، التاريخ الكبير، ۸: ۳۵

۲۔ مسلم، الكنى والأسماء، ۱: ۶۴۲

۳۔ ابن أبي حاتم، المعجم والتعديل، ۸: ۳۹۶

(۳) ۱۔ موفق، مناقب الإمام الأعظم أبي حنيفة، ۱: ۴۷

۲۔ حصکفی، مسند الإمام الأعظم، ۱۸۹، رقم: ۳۸۷

۳۔ مزنی، تهذيب الكمال، ۱۴: ۳۳

۴۔ چوتھے طریق کی تحقیق

امام اعظم نے امام ابو حصین عثمان بن عاصم سے علم الحدیث حاصل کیا اور انہوں نے اپنے شیخ حضرت عبیدہ بن عمرو السلمانی (۴۷ھ) سے حاصل کیا جبکہ وہ براہِ راست حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے شاگرد ہیں۔ امام بخاری، امام مسلم، امام ابن ابی حاتم اور دیگر اجل محدثین کی تحقیق کے مطابق حضرت عبیدہ نے حضرت عمر بن خطاب، حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے حدیث روایت کی ہے۔^(۱)

امام ابوسعید بن خلیل علانی نے حضرت عبیدہ سلمانی کا تعارف یوں کر لیا ہے:

عبیدۃ السلمانی، صاحب علی و ابن مسعود رضی اللہ عنہما۔^(۲)

”امام عبیدہ سلمانی، حضرت علی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما کے شاگرد ہیں۔“

امام ابن ابی حاتم، خطیب بغدادی اور امام نووی نے حضرت عبیدہ سلمانی کے ترجمہ میں لکھا ہے کہ ابو حصین نے حضرت عبیدہ سے روایت کیا ہے۔^(۳)

امام موفق بن احمد الحکی، مزی اور سیوطی نے امام اعظم ابو حنیفہؒ کے علم الحدیث میں شیوخ اور اساتذہ کی فہرست میں امام ابو حصین عثمان کا نام درج کیا ہے۔^(۴)

(۱) ۱۔ بخاری، التاريخ الكبير، ۶: ۸۲

۲۔ مسلم، الكنى والأسماء، ۱: ۷۸۵

۳۔ ابن أبی حاتم، الجرح والتعديل، ۶: ۹۱

(۲) علائی، جامع التحصيل فی أحكام المراسیل، ۱: ۲۳۳

(۳) ۱۔ ابن أبی حاتم، الجرح والتعديل، ۶: ۹۱

۲۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۱۱: ۱۱۸

۳۔ نووی، تهذیب الأسماء واللغات، ۱: ۲۹۳

(۴) ۱۔ موفق، مناقب الإمام الأعظم أبي حنيفة، ۱: ۴۷

۲۔ مزی، تهذیب الکمال، ۲۹: ۴۲۰

۳۔ سیوطی، تبیض الصحیفة بمناقب أبي حنيفة، ۶۴

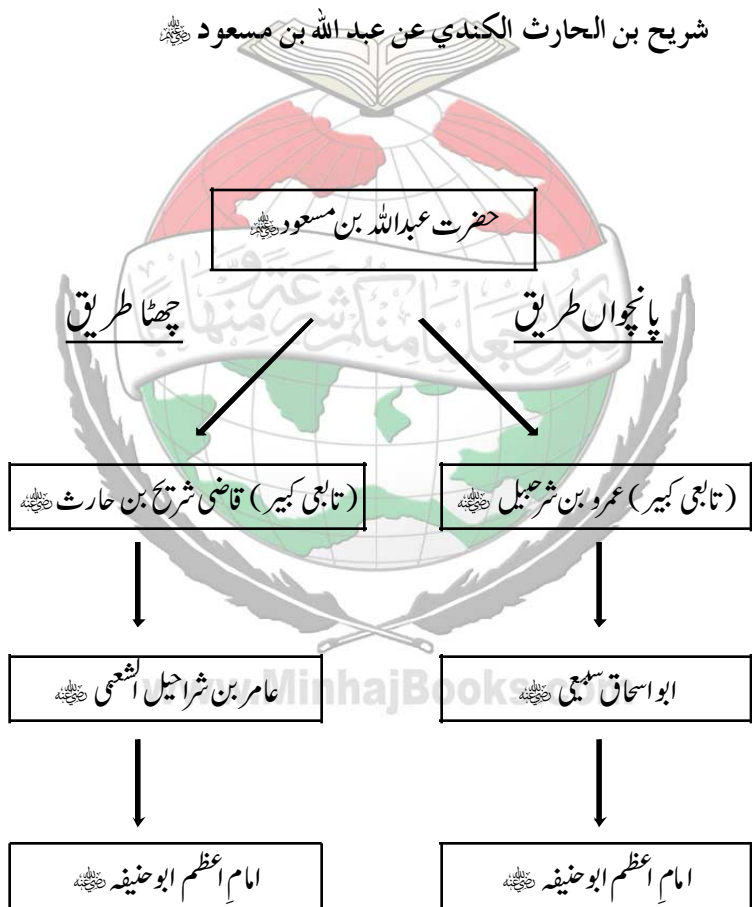
حضرت ابن مسعود رحمہ اللہ تک طرق حدیث کا پانچواں اور چھٹا نقشہ

۵۔ الإمام أبو حنيفة عن أبي إسحاق السبيعي عن أبي ميسرة

عمرو بن شرحبيل الشعبي عن عبد الله بن مسعود رحمہم اللہ

۶۔ الإمام أبو حنيفة عن عامر بن شراحيل الشعبي عن القاضي

شريح بن الحارث الكندي عن عبد الله بن مسعود رحمہم اللہ



۵۔ پانچویں طریق کی تحقیق

امام اعظم نے اپنے شیخ امام ابواسحاق سہمی سے علم الحدیث حاصل کیا اور انہوں نے اپنے شیخ حضرت ابو میسرہ عمرو بن شُرْحَبیل (متوفی ۶۳ھ) سے حاصل کیا جبکہ وہ حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷺ کے معروف شاگرد ہیں۔

امام عمرو بن مرہ بیان کرتے ہیں:

کان أبو میسرۃ من أفاضل أصحاب عبد الله ﷺ^(۱)

”ابو میسرہ، حضرت عبد اللہ کے جلیل القدر شاگردوں میں سے تھے۔“

محدثین کی تحقیق کے مطابق حضرت عمرو بن شرجیل نے حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷺ کے علاوہ درج ذیل اکابر صحابہ کرام ﷺ بھی علم الحدیث اخذ کیا ہے:

- ۱۔ حضرت عمر بن خطاب ﷺ
- ۲۔ حضرت علی المرتضیٰ ﷺ
- ۳۔ حضرت حذیفہ بن یمان ﷺ
- ۴۔ حضرت سلمان بن ربیعہ ﷺ
- ۵۔ حضرت قیس بن سعد بن عبادہ ﷺ
- ۶۔ حضرت معقل بن مقرن ﷺ
- ۷۔ حضرت نعمان بن بشیر ﷺ
- ۸۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا^(۲)

امام بخاری، امام مسلم، امام ابن ابی حاتم اور امام مزی نے حضرت ابو میسرہ عمرو بن شرجیل کے تذکرہ میں درج کیا ہے:

(۱) ابن حبان، الثقات، ۲: ۴۲۹

(۲) ۱۔ بخاری، التاريخ الكبير، ۶: ۳۴۱

۲۔ مسلم، الكنى والأسماء، ۱: ۸۲۴

۳۔ ابن أبی حاتم، الجرح والتعديل، ۶: ۲۳۷

۴۔ مزی، تهذيب الكمال، ۲۲: ۶۰، ۶۱

روی عنہ ابو إسحاق. (۱)

”امام ابواسحاق سبعی نے ان سے روایت کیا ہے۔“

خطیب بغدادی، امام نووی، مزی اور ذہبی نے امام اعظم کے ترجمہ میں لکھا ہے کہ آپ نے امام ابواسحاق سبعی سے روایت کیا ہے۔ (۲)

۶۔ چھٹے طریق کی تحقیق

امام اعظم نے اپنے شیخ اکبر امام شعبی سے علم الحدیث حاصل کیا اور انہوں نے اپنے شیخ حضرت قاضی شریح بن حارث الکندی (۸۷۸ھ) سے حاصل کیا جبکہ وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رحمہ اللہ کے بڑے قابل شاگرد ہیں۔ ائمہ حدیث کی تحقیق کے مطابق قاضی شریح نے حضرت عمر بن خطاب، حضرت علی بن ابی طالب اور حضرت عبداللہ بن مسعود رحمہم اللہ سے علم الحدیث حاصل کیا ہے۔ (۳) امام بخاری، مسلم، ابن حبان اور ابن حاتم نے قاضی شریح کے ترجمہ میں لکھا ہے:

روی عنہ الشعبي. (۴)

(۱) ۱۔ بخاری، التاريخ الكبير، ۶: ۳۳۱

۲۔ مسلم، الكنى والأسماء، ۱: ۸۲۴

۳۔ ابن أبي حاتم، المعجم والتعديل، ۶: ۲۳۷

۴۔ مزی، تهذيب الكمال، ۲۲: ۶۱

(۲) ۱۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۱۳: ۳۲۵

۲۔ نووی، تهذيب الأسماء واللغات، ۲: ۵۰۱

۳۔ مزی، تهذيب الكمال، ۲۹: ۴۱۹

۴۔ ذہبی، سير أعلام النبلاء، ۶: ۳۹۲

(۳) ۳۔ مزی، تهذيب الكمال، ۱۲: ۴۳۷

(۴) ۱۔ بخاری، التاريخ الكبير، ۴: ۲۲۸

”امام شعی نے ان سے روایت کیا ہے۔“

امام مزی اور امام سیوطی نے امام اعظم کے شیوخ کی فہرست میں امام عامر بن شراحیل شعی کا نام لکھا ہے۔^(۱)



www.MinhajBooks.com

..... ۲۔ مسلم، الکنی والأسماء، ۱: ۸۰

۲۔ ابن حبان، الثقات، ۴: ۳۵۲

۳۔ ابن ابی حاتم، الجرح والتعديل، ۴: ۳۳۲

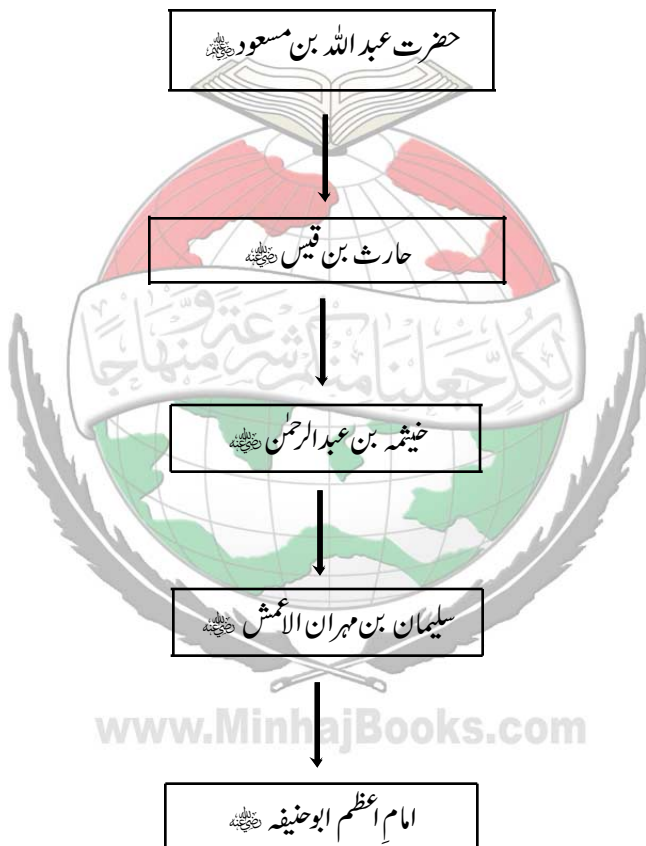
(۱) ۱۔ مزی، تہذیب الکمال، ۱۴: ۳۳

۲۔ سیوطی، تبیض الصحیفة بمناقب أبی حنیفة: ۴۷

مزید حوالہ جات کے لئے دوسرے طریق کی علمی تحقیق ملاحظہ کریں۔

حضرت ابن مسعود ؓ تک طریق حدیث کا ساتواں نقشہ

۷۔ الإمام أبو حنيفة عن سليمان بن مهران الأعمش عن خيثمة بن عبد الرحمن عن الحارث بن قيس عن عبد الله بن مسعود ؓ



۷۔ ساتویں طریق کی تحقیق

امام اعظم نے امام سلیمان بن مہران اعمش سے علم الحدیث حاصل کیا، انہوں نے اپنے شیخ امام خثیمہ بن عبد الرحمن بن ابی سبیرہ سے اور انہوں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷺ کے شاگرد حضرت حارث بن قیس الجعفی سے حاصل کیا۔ امام بخاری، ابن حبان اور ابن ابی حاتم کی تحقیق کے مطابق حضرت حارث بن قیس نے حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷺ سے احادیث روایت کی ہیں۔^(۱) امام ابن حبان، ذہبی اور عسقلانی، حضرت حارث بن قیس کے ترجمہ میں لکھتے ہیں:

روی عنہ خثیمۃ بن عبد الرحمن۔^(۲)

”خثیمہ بن عبد الرحمن نے حضرت حارث سے روایت کیا ہے۔“

امام بخاری، مسلم، ابن ابی حاتم اور ذہبی نے امام خثیمہ کے ترجمہ میں لکھا ہے:

سمع منه الأعمش۔^(۳)

”اعمش نے امام خثیمہ سے سماع کیا ہے۔“

(۱) ۱۔ بخاری، التاريخ الكبير، ۲: ۲۷۹

۲۔ ابن حبان، الثقات، ۴: ۱۳۳

۳۔ ابن أبی حاتم، الجرح والتعديل، ۳: ۸۶

(۲) ۱۔ ابن حبان، الثقات، ۴: ۱۳۳

۲۔ ذہبی، الکاشف، ۱: ۳۰۴

۳۔ عسقلانی، تهذيب التهذيب، ۲: ۱۳۴

(۳) ۱۔ بخاری، التاريخ الكبير، ۳: ۲۱۵

۲۔ مسلم، الكنى والأسماء، ۱: ۱۹۲

۳۔ ابن أبی حاتم، الجرح والتعديل، ۳: ۳۹۳

۴۔ ذہبی، سير أعلام النبلاء، ۴: ۳۲۱

امام موفق بن احمد المکی، امام ذہبی اور امام سیوطی کے مطابق امام اُمّش، امام اعظم ابو حنیفہ ؑ کے حدیث میں شیخ اور استاد ہیں۔^(۱)

ان ساتوں طرق کی علمی تحقیقات سے معلوم ہوا کہ امام اعظم اپنے اجل اور اوثق شیوخ کے ذریعے سے حضرت علقمہ بن قیس، اسود بن یزید النخعی، مسروق بن اجدع، عبیدہ بن عمرو السلمانی، ابو میسرہ عمرو بن شرحبیل، قاضی شریح بن حارث الکندی اور حارث بن قیس کے توسط سے خلفائے راشدین المہدیین حضرت ابوبکر صدیق ؑ، حضرت عمر فاروق ؓ اور بالخصوص کوفہ میں اقامت اختیار کرنے والے چوتھے خلیفہ راشد حضرت علی المرتضیٰ ؓ اور فقیہ صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کے علاوہ دیگر اکابر صحابہ کرام ؑ کے علم الحدیث کے وارث ہوئے۔



www.MinhajBooks.com

(۱) ۱۔ موفق، مناقب الإمام الأعظم أبي حنيفة، ۱: ۴۵

۲۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۶: ۲۲۷

۳۔ سیوطی، طبقات الحفاظ، ۱: ۷۴

(۲) امام اعظم کی عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تک علم الحدیث کی سات اسانید

امام اعظم اپنے شیوخ کے ذریعے سات طرق سے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے علم الحدیث کے وارث ہوئے ہیں۔ یہ سات طرق حدیث درج ذیل ہیں:

۱۔ الإمام أبو حنيفة عن عطاء بن أبي رباح عن عبد الله بن عباس رضی اللہ عنہما

۲۔ الإمام أبو حنيفة عن عكرمة مولیٰ ابن عباس عن عبد الله بن عباس رضی اللہ عنہما

۳۔ الإمام أبو حنيفة عن طلحة بن نافع عن عبد الله بن عباس رضی اللہ عنہما

۴۔ الإمام أبو حنيفة عن عثمان بن عاصم عن عبد الله بن عباس رضی اللہ عنہما

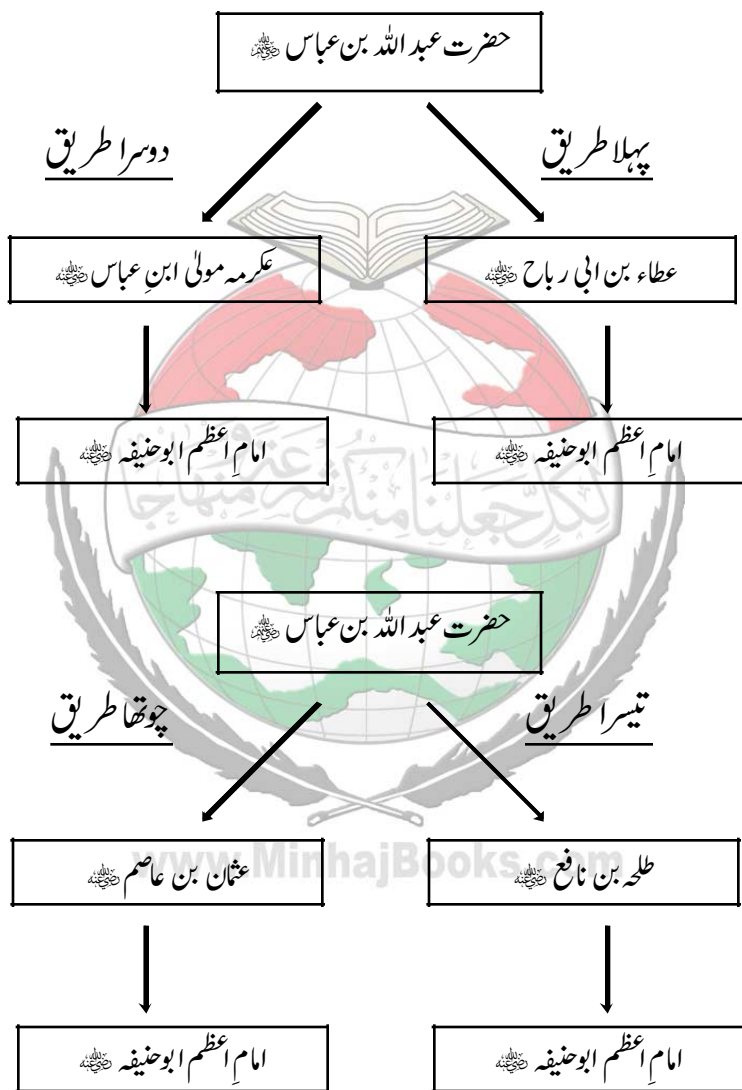
۵۔ الإمام أبو حنيفة عن عمرو بن دينار المكي عن عبد الله بن عباس رضی اللہ عنہما

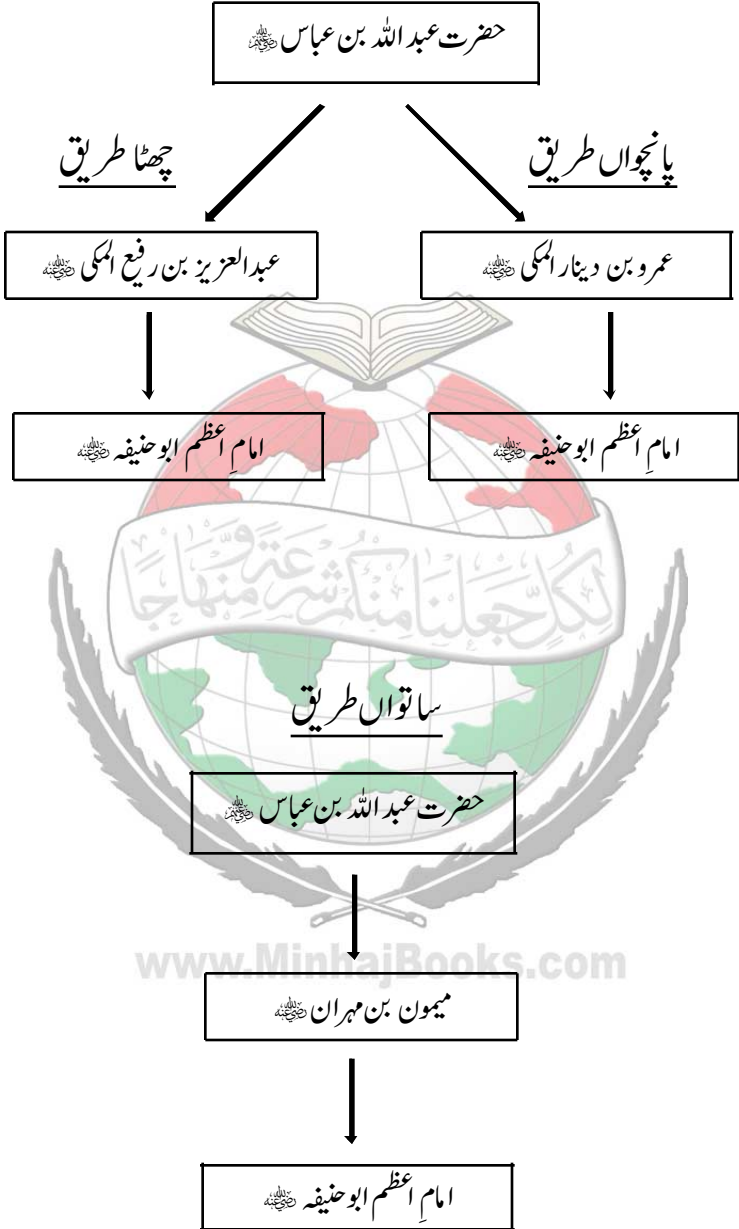
۶۔ الإمام أبو حنيفة عن عبد العزيز بن رفيع المكي عن عبد الله بن عباس رضی اللہ عنہما

۷۔ الإمام أبو حنيفة عن ميمون بن مهران عن عبد الله بن عباس رضی اللہ عنہما

www.MinhajBooks.com

حضرت ابن عباس ؑ تک طرق حدیث کے سات نقشہ جات





امام اعظم کے حضرت عبد اللہ بن عباس ؑ تک طرق حدیث میں موجود بعض شیوخ تابعین پر تحقیقات ہم پچھلے صفحات میں خلفائے راشدین اور ازواج مطہرات کے ضمن میں کر چکے ہیں۔ امام صاحب کے حضرت عبد اللہ بن عباس ؑ کے ساتھ تعلق علم الحدیث میں باقی تین طرق پر تحقیقات درج ذیل ہیں:

۱۔ امام عمرو بن دینار المکی ؑ کے طریق کی تحقیق

امام اعظم نے اپنے شیخ امام عمرو بن دینار المکی سے علم الحدیث حاصل کیا اور وہ براہ راست حضرت عبد اللہ بن عباس ؑ کے شاگرد ہیں۔

امام عمرو بن دینار مکی (متوفی ۱۲۶ھ) نے حضرت عبد اللہ بن عباس ؑ سے حدیث روایت کرنے کے علاوہ درج ذیل صحابہ کرام ؑ سے بھی روایت کیا ہے:

۱۔ حضرت براء بن عازب ؑ ۲۔ حضرت عبد اللہ بن عمر ؑ

۳۔ حضرت عبد اللہ بن زبیر ؑ ۴۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص ؑ

۵۔ حضرت عبد اللہ بن صفوان ؑ ۶۔ حضرت جابر بن عبد اللہ ؑ

۷۔ حضرت انس بن مالک ؑ ۸۔ حضرت عبد اللہ بن جعفر ؑ

۹۔ حضرت ابوسعید خدری ؑ (۱)

امام عمرو بن دینار، امام اعظم ابو حنیفہ ؑ کے حدیث میں شیخ اور استاد ہیں۔ (۲)

(۱) ۱۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۵: ۳۰۰، ۳۰۱

۲۔ مزی، تہذیب الکمال، ۲۲: ۵۔

(۲) ۱۔ موفق، مناقب الإمام الأعظم أبي حنيفة، ۱: ۴۷

۲۔ مزی، تہذیب الکمال، ۲۹: ۴۱۹

۲۔ امام عثمان بن عاصم ﷺ کے طریق کی تحقیق

امام اعظم نے اپنے شیخ امام ابو حنین عثمان بن عاصم (۱۲۸ھ) سے علم الحدیث حاصل کیا جبکہ وہ حضرت عبداللہ بن عباس ﷺ کے علم الحدیث سے فیض یاب ہوئے۔
امام ابو حنین عثمان بن عاصم نے حضرت عبداللہ بن عباس ﷺ کے علاوہ درج ذیل صحابہ کرام ﷺ سے بھی روایت کیا ہے:

- ۱۔ حضرت جابر بن سرہ ﷺ
- ۲۔ حضرت ابوسعید خدری ﷺ
- ۳۔ حضرت عبداللہ بن زبیر ﷺ
- ۴۔ حضرت انس بن مالک ﷺ
- ۵۔ حضرت زید بن ارقم (۱) ﷺ

امام مزنی اور ذہبی، امام اعظم ابو حنیفہ ﷺ کے ترجمہ میں لکھتے ہیں:
روی عن أبي حصين الأسدي (۲)
”آپ نے امام ابو حنین اسدی سے روایت کیا ہے۔“

۳۔ امام عبدالعزیز بن رفیع ﷺ کے طریق کی تحقیق

امام اعظم نے امام عبدالعزیز بن رفیع (متوفی ۱۳۰ھ) سے علم الحدیث حاصل کیا اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس ﷺ سے روایت کیا ہے یوں ان کے ذریعے بھی امام اعظم نے حضرت عبداللہ بن عباس ﷺ کا علم الحدیث سمیٹا۔

امام عبدالعزیز بن رفیع مکہ کے بہت بڑے محدث تھے۔ امام بخاری، ابن ابی

(۱) ۱۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۵: ۴۱۳

۲۔ عسقلانی، تہذیب التہذیب، ۷: ۱۱۶

(۲) ۱۔ مزنی، تہذیب الکمال، ۲۹: ۴۲۰

۲۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۶: ۳۹۲

حاتم اور ابن حبان کے مطابق امام عبدالعزیز نے حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت کیا ہے۔^(۱)

امام موفق بن احمد المکی، کردری اور سیوطی نے امام عبدالعزیز کو امام اعظم کا حدیث میں شیخ اور استاد قرار دیا ہے۔^(۲)



www.MinhajBooks.com

(۱) ۱- بخاری، التاريخ الكبير، ۶: ۱۱

۲- ابن أبي حاتم، الجرح والتعديل، ۵: ۳۸۱

۳- ابن حبان، الثقات، ۵: ۱۲۳

(۲) ۱- موفق، مناقب الإمام الأعظم أبي حنيفة، ۱: ۴۷

۲- کردری، مناقب الإمام الأعظم أبي حنيفة، ۱: ۸۰

۳- سيوطي، تبيين الصحيفه بمناقب أبي حنيفة: ۴۹

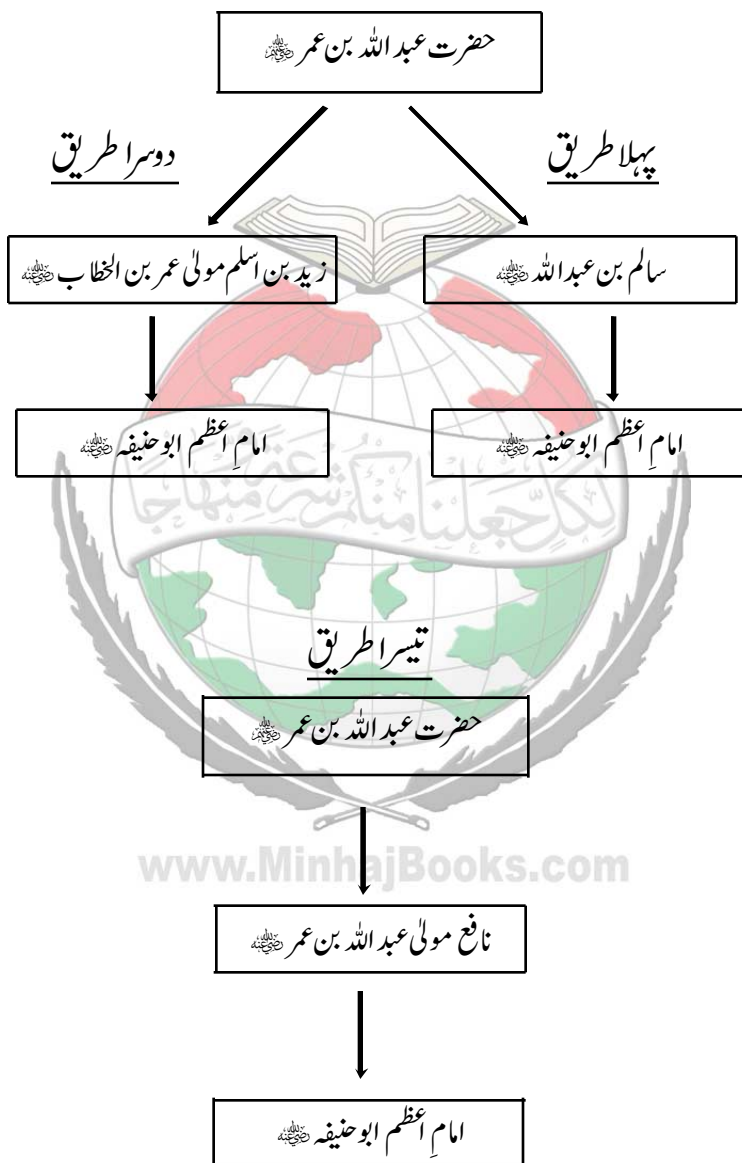
(۳) امام اعظم کی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تک علم الحدیث کی چھ آسانید

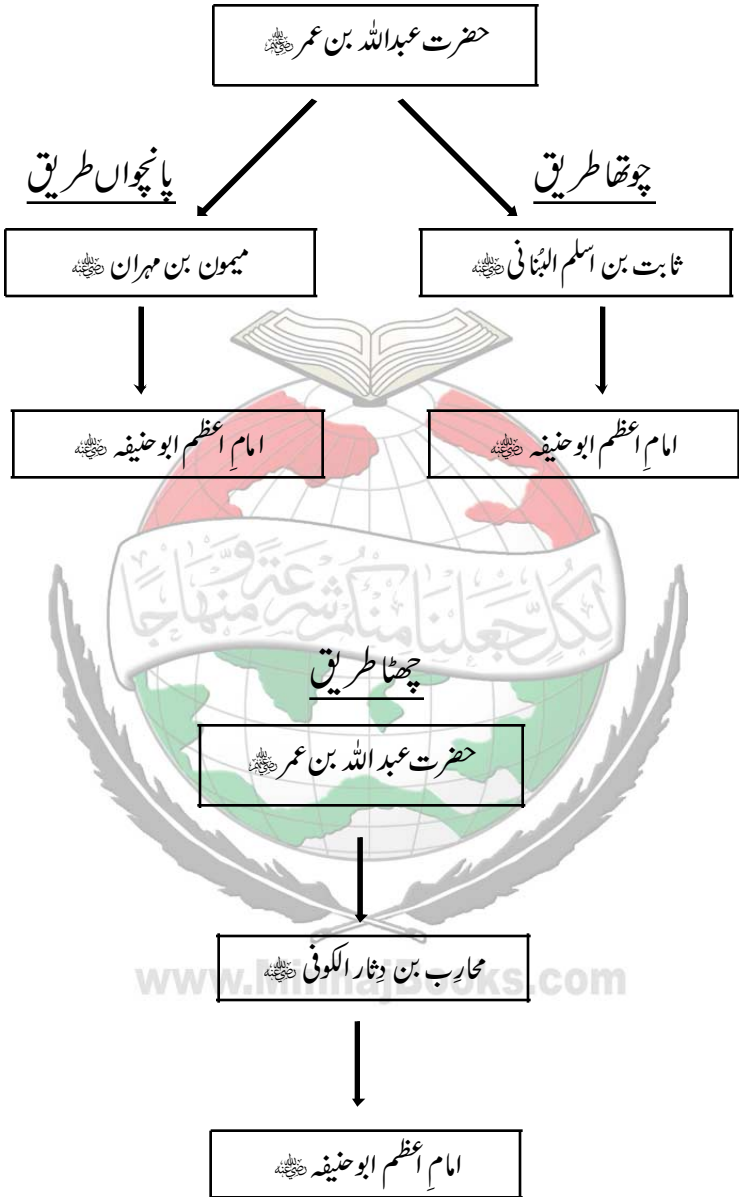
امام اعظم اپنے شیوخ کے ذریعے عبادلہ ثلاثہ میں سے تیسرے فرد حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے علم الحدیث کے بھی چھ نمایاں طرق سے وارث ٹھہرے ہیں۔ یہ چھ طرق حدیث درج ذیل ہیں:

- ۱۔ الإمام أبو حنيفة عن سالم بن عبد الله عن عبد الله بن عمر رضی اللہ عنہما
- ۲۔ الإمام أبو حنيفة عن زيد بن أسلم مولى عمر بن الخطاب عن عبد الله بن عمر رضی اللہ عنہما
- ۳۔ الإمام أبو حنيفة عن نافع مولى عبد الله بن عمر عن عبد الله بن عمر رضی اللہ عنہما
- ۴۔ الإمام أبو حنيفة عن ثابت بن أسلم البتاني عن عبد الله بن عمر رضی اللہ عنہما
- ۵۔ الإمام أبو حنيفة عن ميمون بن مهران عن عبد الله بن عمر رضی اللہ عنہما
- ۶۔ الإمام أبو حنيفة عن محارب بن دثار الكوفي عن عبد الله بن عمر رضی اللہ عنہما

www.MinhajBooks.com

حضرت ابن عمر ؓ تک طرق حدیث کے چھ نقشہ جات





امام اعظم کے حضرت عبد اللہ بن عمر ؓ تک طرق حدیث میں سے بعض کی تحقیقات ہم پچھلے صفحات میں ذکر کر چکے ہیں، ان کے طرق میں سے بقیہ تین طرق کا ہم ذیل میں تذکرہ کر رہے ہیں:

۱۔ حضرت نافع مولیٰ ابن عمر ؓ کے طریق کی تحقیق

حضرت ابو عبد اللہ نافع بن ہرمز مدنی عدوی، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ محدثین کرام کے مطابق آپ نے درج ذیل صحابہ کرام ؓ سے روایت کیا ہے:

- ۱۔ اپنے آقا حضرت عبد اللہ بن عمر ؓ
 - ۲۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ
 - ۳۔ حضرت ابوسعید خدری ؓ
 - ۴۔ حضرت ابولبابہ بن عبد المنذر ؓ
 - ۵۔ حضرت رافع بن خدیج ؓ
 - ۶۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
 - ۷۔ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا
 - ۸۔ حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا^(۱)
- امام ابن ابی حاتم، خطیب بغدادی، امام نووی اور مزنی، امام اعظم کے ترجمہ میں لکھتے ہیں:

روی عن نافع مولیٰ ابن عمر. (۲)

(۱) ۱۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ۱: ۱۴۴

۲۔ نووی، تہذیب الأسماء واللغات، ۲: ۴۲۴

۳۔ عسقلانی، تہذیب التہذیب، ۱۰: ۳۶۸

(۲) ۱۔ ابن ابی حاتم، الجرح والتعديل، ۸: ۴۳۹

۲۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۱۳: ۳۲۵

۳۔ نووی، تہذیب الأسماء واللغات، ۲: ۵۰۱

۴۔ مزنی، تہذیب الکمال، ۲۹: ۴۱۹

”امام ابوحنیفہ نے حضرت نافع مولیٰ ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے۔“

۲۔ حضرت ثابت بن اسلم بنانیؓ کے طریق کی تحقیق

امام اعظم نے حضرت ثابت بن اسلم بنانی (۱۲۷ھ) سے علم الحدیث حاصل کیا اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کیا ہے، یوں ان کے ذریعے بھی امام اعظم نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا علم الحدیث سمیٹا۔ امام ذہبی کی تحقیق کے مطابق حضرت ثابت نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ، حضرت عبداللہ بن مغفل المزنی، حضرت عبداللہ بن زبیر، حضرت ابو ہریرہ اسلمی، حضرت عمر بن ابی سلمہ مخزومی اور حضرت انس بن مالکؓ سے حدیث روایت کی ہے۔ (۱)

امام موفق بن احمد المکی، ابن بزاز کردری اور محمد بن یوسف صالحی شامی نے امام اعظم کے شیوخ کی فہرست میں حضرت ثابت کا نام درج کیا ہے۔ (۲)

۳۔ حضرت محارب بن وثارؓ کے طریق کی تحقیق

حضرت محارب بن وثار الکوفی (۱۱۶ھ) کا شمار بھی حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے شاگردوں میں ہوتا ہے جبکہ یہ امام اعظم کے شیخ ہیں۔ لہذا ان کے ذریعے بھی امام اعظم نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا علم الحدیث حاصل کیا۔ امام ذہبی اور امام عسقلانی کی تحقیق کے مطابق حضرت محارب نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ، حضرت جابر بن عبداللہ انصاری اور حضرت عبداللہ بن یزید الخطمیؓ سے روایت کیا ہے۔ (۳)

(۱) ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۵: ۲۲۰

(۲) ۱۔ موفق، مناقب الإمام الأعظم أبي حنيفة، ۱: ۲۱

۲۔ کردری، مناقب الإمام الأعظم أبي حنيفة، ۱: ۷۴

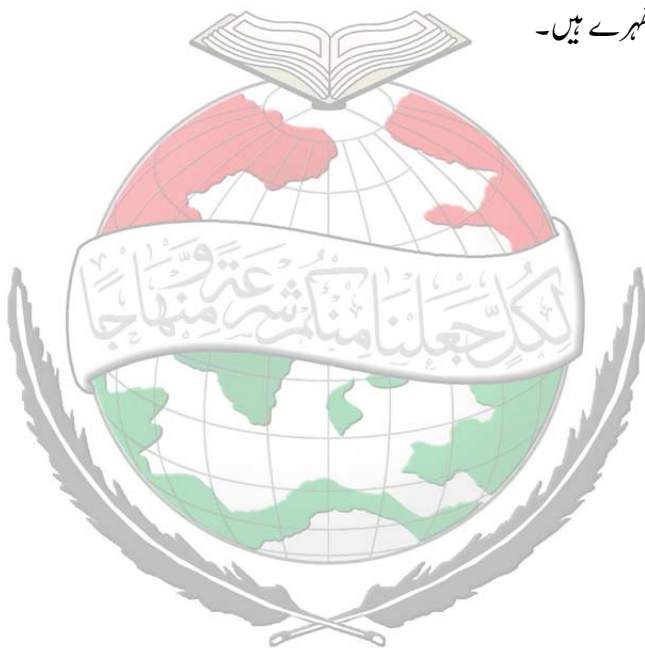
۳۔ صالحی، عقود الجمان فی مناقب الإمام الأعظم أبي حنيفة: ۶۸

(۳) ۱۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۵: ۲۱۷

۲۔ عسقلانی، تہذیب التہذیب، ۱۰: ۴۵

خطیب بغدادی، امام مزی اور ذہبی نے امام اعظم کے شیوخ میں حضرت محارب کا نام لکھا ہے۔^(۱)

امام اعظم ابوحنیفہ ؑ کے اپنے اکابر شیوخ کے ذریعے سے عبادلہ ثلاثہ حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کے درج بالا ان طرق کی علمی تحقیقات سے ثابت ہوا کہ آپ ان حضرات کے علم الحدیث کے بھی بدرجہ اتم وارث ٹھہرے ہیں۔



www.MinhajBooks.com

(۱) ۱۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۱۳: ۳۲۴

۲۔ مزی، تہذیب الکمال، ۲۹: ۴۱۹

۳۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۶: ۳۹۱

۴۔ امام اعظم کی دیگر اکابر صحابہ ﷺ تک آسانید حدیث

امام اعظم، خلفائے راشدین، حضور نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات اور عبادلہ ثلاثہ کے علاوہ اپنے اکابر شیوخ تابعین کے کئی طرق اور واسطوں سے دیگر اکابر صحابہ کرام ﷺ کے علم الحدیث کے بھی وارث ہیں۔ جن میں سے ہم امام صاحب کے تین اکابر شیوخ (امام عامر بن شراحیل شعمی، امام حسن بصری اور امام محمد بن المنکدر) کے طرق پر تحقیق درج کر رہے ہیں۔

(۱) امام اعظم کی بطریق امام شعمیؒ بیالیس صحابہ ﷺ تک متصل آسانید

امام اعظم کے اگر بہت سے اکابر تابعین شیوخ نہ بھی ہوتے تو تب بھی آپ کے ایک ہی استاد تابعی اکبر حضرت ابو عمرو عامر بن شراحیل شعمی ہمدانی کوئی (متوفی ۱۰۴ھ) کافی تھے۔ ان کی ولادت ۱۷ ہجری میں ہوئی جو کہ سیدنا فاروق اعظم ﷺ کی خلافت کا زمانہ تھا۔ کتب اسماء الرجال کے مطابق آپ نے پانچ سو (۵۰۰) صحابہ کرام سے ملاقات کا شرف حاصل کیا جبکہ ایک سو پچاس (۱۵۰) کے قریب صحابہ سے علم الحدیث لیا۔ اس لحاظ سے یہ سارے صحابہ امام شعمی کے حدیث میں استاذ ہیں۔

۱۔ امام شعمی خود ہی صحابہ کرام ﷺ سے ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

أدرکت خمس مائة من أصحاب النبی ﷺ أو أكثر. (۱)

”میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے پانچ سو یا اس سے زیادہ صحابہ کرام سے ملاقات کی ہے۔“

(۱) ۱۔ بخاری، التاريخ الكبير، ۶: ۵۵۰

۲۔ سليمان بن خلف باجی، التعديل والتجريح، ۳: ۹۹۳

۳۔ ذہبی، تذكرة الحفاظ، ۱: ۸۱

۴۔ عسقلانی، تهذيب التهذيب، ۵: ۵۹

۲۔ امام ابن حبان نے امام شعبی کو ثقات تابعین میں شمار کرتے ہوئے ان کے بارے میں لکھا ہے:

روى عن خمسين ومائة من أصحاب رسول الله ﷺ. (۱)

”امام شعبی نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ایک سو پچاس (۱۵۰) صحابہ کرام سے حدیث روایت کی ہے۔“

امام شعبی نے جن جلیل القدر صحابہ سے حدیث کو روایت کیا ہے ان میں سے درج ذیل بیالیس (۲۲) صحابہ کرام کے اسماء معتبر کتب اسماء الرجال سے معلوم ہو سکے ہیں:

- ۱۔ حضرت أسامہ بن زید بن حارثہ ؓ
- ۲۔ حضرت انس بن مالک ؓ
- ۳۔ حضرت براء بن عازب ؓ
- ۴۔ حضرت جابر بن سمرہ ؓ
- ۵۔ حضرت جابر بن عبد اللہ ؓ
- ۶۔ حضرت جریر بن عبد اللہ ؓ
- ۷۔ حضرت حارث بن مالک ؓ
- ۸۔ حضرت حسن بن علی ؓ
- ۹۔ حضرت حسین بن علی ؓ
- ۱۰۔ حضرت زید بن أرقم ؓ
- ۱۱۔ حضرت زید بن ثابت ؓ
- ۱۲۔ حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ
- ۱۳۔ حضرت سعید بن زید ؓ
- ۱۴۔ حضرت سمرہ بن جندب ؓ
- ۱۵۔ حضرت عبادہ بن صامت ؓ
- ۱۶۔ حضرت عبد الرحمن بن سمرہ ؓ
- ۱۷۔ حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ ؓ
- ۱۸۔ حضرت عبد اللہ بن جعفر ؓ
- ۱۹۔ حضرت عبد اللہ بن زبیر ؓ
- ۲۰۔ حضرت عبد اللہ بن عباس ؓ

(۱) ابن حبان، الثقات، ۵: ۱۸۶

- ۲۱۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
 ۲۲۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما
 ۲۳۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
 ۲۴۔ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ
 ۲۵۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
 ۲۶۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ
 ۲۷۔ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ
 ۲۸۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ
 ۲۹۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ
 ۳۰۔ حضرت مقدم بن معدی کرب رضی اللہ عنہ
 ۳۱۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ
 ۳۲۔ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ
 ۳۳۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ
 ۳۴۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ
 ۳۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
 ۳۷۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
 ۳۸۔ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا
 ۳۹۔ ام المؤمنین حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا
 ۴۰۔ حضرت أسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا
 ۴۱۔ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا
 ۴۲۔ حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا^(۱)

امام شعمی، امام اعظم کے حدیث میں شیخ اکبر ہیں

۱۔ امام موفق بن احمد المکی، حنفی، امام مزنی، ذہبی اور سیوطی جیسے اکابر محدثین نے

(۱) ۱۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۱۲: ۲۲۷

۲۔ مزنی، تہذیب الکمال، ۱۴: ۲۸-۳۱

۳۔ عسقلانی، تہذیب التہذیب، ۵: ۵۸

نے اپنی کتابوں میں امام اعظم کے شیوخ کی فہرست میں امام شعی کا نام لکھا ہے۔^(۱)

۲۔ امام ذہبی نے 'تذکرۃ الحفاظ' میں امام شعی کے ترجمہ میں لکھا ہے کہ امام ابوحنیفہ نے ان سے روایت کیا ہے، آگے صراحت کرتے ہوئے یہاں تک لکھا ہے:

هو أكبر شیخ لأبي حنیفة. (۲)

”آپ امام ابوحنیفہ کے سب سے بڑے شیخ ہیں۔“

اس تحقیق سے معلوم ہوا کہ امام شعی نے ۱۵۰ صحابہ کرام سے پوری دنیا کا علم سمیٹ کر اپنے شاگرد امام اعظم کو منتقل کیا جس سے صرف اسی ایک طریق سے امام صاحب کے مقام حدیث کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔



www.MinhajBooks.com

(۱) ۱۔ موفق، مناقب الإمام الأعظم أبي حنیفة، ۱: ۳۷

۲۔ حصکفی، مسند الإمام الأعظم: ۱۸۹، رقم: ۳۸۷

۳۔ مزی، تہذیب الکمال، ۱۳: ۳۳

۴۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۶: ۳۹۱

۵۔ سیوطی، تبییض الصحیفة بمناقب أبي حنیفة: ۳۷

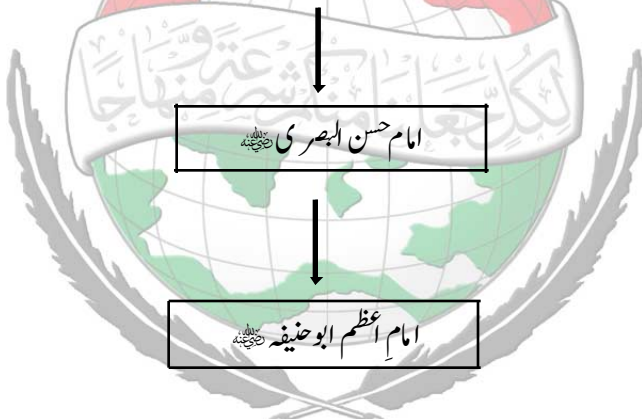
(۲) ذہبی، تذکرۃ الحفاظ، ۱: ۷۹

(۲) امام اعظم کی بطریق امام حسن البصریؒ نو صحابہ ﷺ تک متصل اسانید

امام اعظم ابوحنیفہ ﷺ کے اکابر صحابہ کرام کے علم الحدیث کے وارث ہونے میں دوسرا اہم واسطہ امام ابوسعید حسن بن ابی الحسن یسار بصری (۱۱۰ھ) کا ہے۔

شیوخ امام حسن البصریؒ

۱۔ عثمان بن عفان ﷺ	۲۔ عبد اللہ بن عباس ﷺ	۳۔ عبد اللہ بن عمر ﷺ
۴۔ سمرہ بن جندب ﷺ	۵۔ مغیرہ بن شعبہ ﷺ	۶۔ ابو بکرہ ﷺ
۷۔ جابر بن عبد اللہ ﷺ	۸۔ عمران بن حصین ﷺ	۹۔ عبد الرحمن بن سمرہ ﷺ



امام حسن بصریؒ کے طریق کی تحقیق

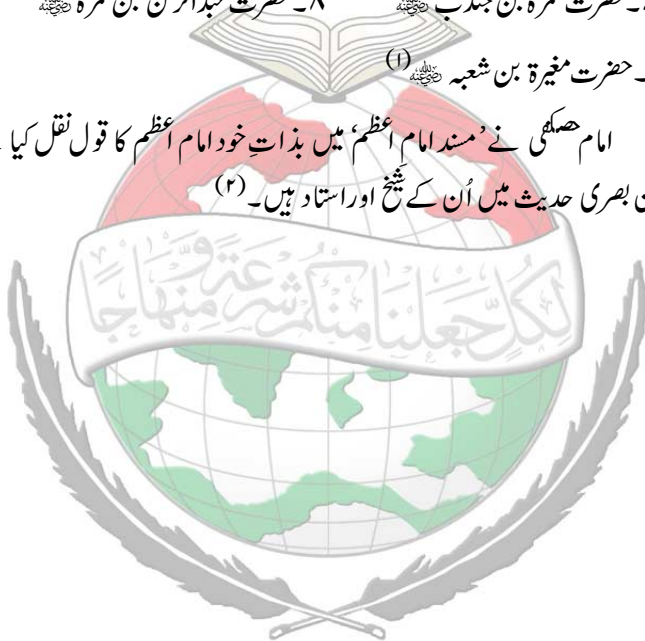
امام حسن بصری وہ خوش قسمت تابعی ہیں جنہوں نے ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر پرورش پائی۔ امام حسن بصری نے بہت سارے صحابہ اور سیکنڈروں اکابر تابعین سے علم الحدیث سمیٹ کر اپنے شاگرد ابوحنیفہ کو عطا فرمایا۔

امام ذہبی کے مطابق امام حسن بصری نے درج ذیل صحابہ کرام سے علم الحدیث

حاصل کیا:

- ۱۔ سیدنا عثمان بن عفان ؓ
- ۲۔ حضرت ابوبکرہ نفع بن حارث ؓ
- ۳۔ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ
- ۴۔ حضرت جابر بن عبداللہ ؓ
- ۵۔ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ
- ۶۔ حضرت عمران بن حصین ؓ
- ۷۔ حضرت سمرہ بن جندب ؓ
- ۸۔ حضرت عبدالرحمن بن سمرہ ؓ
- ۹۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ^(۱)

امام حصکفی نے 'مسند امام اعظم' میں بذات خود امام اعظم کا قول نقل کیا ہے کہ
امام حسن بصری حدیث میں اُن کے شیخ اور استاد ہیں۔^(۲)



www.MinhajBooks.com

(۱) ذہبی، تذکرۃ الحفاظ، ۱: ۷۱

(۲) حصکفی، مسند الإمام الأعظم، ۱۸۹، رقم: ۳۸۷

(۳) امام اعظم کی بطریق امام محمد بن المنکدرؒ گیارہ صحابہ کرام ﷺ تک متصل اسانید

امام اعظم ابوحنیفہؒ کے اکابر صحابہ کرام کے علم الحدیث کے وارث ہونے میں تیسرا اہم طریق امام محمد بن المنکدرؒ (۱۳۱ھ) کا ہے۔

شیوخ امام محمد بن المنکدرؒ

۱۔ عبد اللہ بن عمرؓ	۲۔ ابو ہریرہؓ	۳۔ عبد اللہ بن زبیرؓ
۴۔ جابر بن عبد اللہؓ	۵۔ انس بن مالکؓ	۶۔ ابو قتادہ انصاریؓ
۷۔ ابو امامہ الباہلیؓ	۸۔ سلمان فارسیؓ	۹۔ عبد اللہ بن عباسؓ
۱۰۔ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا	۱۱۔ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا	



امام محمد بن المنکدرؒ



امام اعظم ابوحنیفہؒ

امام محمد بن المنکدرؒ کے طریق کی تحقیق

امام ابو عبد اللہ محمد بن منکدر کا شمار بھی امام اعظم کے شیوخ میں ہوتا ہے۔ انہوں نے

درج ذیل اکابر صحابہ کرام ؑ سے علم الحدیث اخذ کر کے امام اعظم کو منتقل کیا:

۱۔ حضرت عبداللہ بن عمر ؑ ۲۔ حضرت ابو ہریرہ ؑ

۳۔ حضرت عبداللہ زبیر ؑ ۴۔ حضرت جابر بن عبداللہ ؑ

۵۔ حضرت انس بن مالک ؑ ۶۔ حضرت ابوقحادہ انصاری ؑ

۷۔ حضرت ابو امامہ ؑ ۸۔ حضرت سلمان فارسی ؑ

۹۔ حضرت عبداللہ بن عباس ؑ

۱۰۔ ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۱۱۔ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا (۱)

خطیب بغدادی نے تاریخ بغداد میں امام ابوحنیفہ ؑ کے ترجمہ میں لکھا ہے:

سمع عن محمد بن المنکدر (۲)

”آپ نے محمد بن منکدر سے سماع کیا۔“

ان کے علاوہ امام موفق، مزی، ذہبی اور سیوطی نے بھی امام اعظم کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ امام محمد بن منکدر آپ کے حدیث میں شیخ اور استاد ہیں۔ (۳)

(۱) ۱۔ بخاری، التاريخ الكبير، ۱: ۲۱۹

۲۔ ابن أبي حاتم، الجرح والتعديل، ۸: ۹۷

۳۔ ابن حبان، الثقات، ۵: ۳۵۰

۴۔ مزی، تهذيب الكمال، ۲۶: ۵۰۴-۵۰۵

۵۔ ذہبی، سير أعلام النبلاء، ۵: ۳۵۳-۳۵۴

(۲) خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۱۳: ۳۲۵

(۳) ۱۔ موفق، مناقب الإمام الأعظم أبي حنيفة، ۱: ۳۹

۲۔ مزی، تهذيب الكمال، ۲۹: ۴۱۹

خلاصہ بحث

اگر آپ کے سلسلہ اساتذہ کی عمیق نظروں سے تحقیق کی جائے تو کئی تصانیف وجود میں آسکتی ہیں مگر اختصاراً بات کو سمجھانے کے لئے اس پر اکتفا کرنا کافی ہے کہ امام اعظم کے وہ اکابر اساتذہ جنہیں تابعیت کا شرف حاصل ہے کتنے ہی کبار اور جلیل القدر صحابہ کرام کے شاگرد ہیں لہذا امام اعظم تک ان تابعین شیوخ کے ذریعے سینکڑوں صحابہ کرام کا علم الحدیث پہنچا۔ امام اعظم تک بیسیوں صحابہ کا علم امام شعبی کے ذریعے پہنچا اور سینکڑوں صحابہ کا علم امام اعظم تک حضرت علقمہ بن قیس، قاضی شریح، حضرت مسروق بن اجدع، حضرت اسود بن یزید، حضرت عبیدہ سلمانی، حضرت حارث بن قیس اور حضرت عمرو بن شرحبیل کے ذریعے پہنچا۔ اسی طرح امام اعظم نے حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر، حضرت حسن بصری، حضرت محمد بن منکدر، حضرت سالم بن عبد اللہ بن عمر، حضرت نافع مولیٰ ابن عمر، حضرت زید بن اسلم، حضرت عکرمہ مولیٰ ابن عباس، حضرت عمرو بن دینار، حضرت عطاء بن ابی رباح، حضرت عثمان بن عبد اللہ بن مویہؓ اور دیگر اعظم شیوخ کے ذریعے بے شمار صحابہ کا علم الحدیث حاصل کیا۔ یہ سب طرق اور واسطے امام اعظم کے علم الحدیث کے منابع، ماخذ اور مصادر ہیں۔ ان بلند پایہ طرق اور سلاسل کو دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ امام اعظم نے مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والے اپنے شیوخ کے ذریعے سر زمین مکہ مکرمہ کا علم الحدیث بھی حاصل کیا، مدینہ منورہ کے علم الحدیث سے بھی فیضیاب ہوئے، اپنے مولد کوفہ کے جمیع علم الحدیث سے بھی مستفید ہوئے اور بصرہ حتیٰ کہ شام کے علم الحدیث سے بھی آپ کو وافر حصہ میسر آیا۔

..... ۳ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۶: ۳۹۱

۴ سیوطی، طبقات الحفاظ، ۱: ۵۸

باب دوم



www.MinhajBooks.com



www.MinhajBooks.com

گزشتہ باب میں ہم نے بالتفصیل امام اعظم کے ان طرق اور اسانید حدیث پر روشنی ڈالی ہے جو ان کے اور خلفائے راشدین اور دیگر اکابر صحابہ کے درمیان متصل ہیں۔ اس باب میں ہم ان اسناد حدیث کا تذکرہ کر رہے ہیں جو امام صاحب کو ائمہ اہل بیت نبوی ﷺ سے مربوط کر رہے ہیں۔ مدعاے تحقیق یہ ہوگا کہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ اہل بیت نبوی ﷺ کے علم الحدیث کے بھی وارث ہیں۔ امام اعظم کے دور میں اہل بیت اطہار کے جتنے امام موجود تھے اور جن سے علم نبوت ﷺ کے چشمے جاری ہو رہے تھے، آپ نے ایک ایک کی بارگاہ سے حصول فیض کیا۔ اہل بیت اطہار میں سے نو (9) اکابر حضرات امام اعظم کے شیوخ ہیں۔ اہل بیت اطہار ہونے کی حیثیت سے ان میں سے اکثر کا علمی سلسلہ سیدنا مولا علی المرتضیٰ رحمہ اللہ کے توسط سے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ تک جاتا ہے۔ فقہ و حدیث کے کسی بھی امام کو امام ابوحنیفہ کی طرح کثیر ائمہ اہل بیت سے فیضیاب ہونے کا یہ شرف نصیب نہیں ہوا۔ ان تمام طرق اور سلاسل کے ذریعے اہل بیت کا وسیع ذخیرہ علم الحدیث امام اعظم کے حصہ میں آیا۔ ذیل میں ہم ترتیب وار آپ کے ان شیوخ اور ان کی اسناد کا ذکر کر رہے ہیں۔

www.MinhajBooks.com

۱۔ امام اعظم ﷺ کا امام محمد الباقر ﷺ سے اخذ علم الحدیث

الإمام أبو حنيفة عن الإمام محمد الباقر عن الإمام علي زين العابدين عن الحسين بن علي عن سيدنا علي بن أبي طالب ﷺ

امام اعظم کے طریق حدیث کا نقشہ



www.MinhajBooks.com

امام محمد الباقر علیہ السلام کا تعارف

آپ کا پورا نام ابو جعفر محمد بن علی زین العابدین المعروف محمد الباقر ہے۔ آپ کا مکمل سلسلہ نسب یوں ہے: محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب ؑ۔ آپ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کی حیات مبارکہ میں مدینہ منورہ میں ۵۶ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۱۴ھ میں وفات پائی۔ آپ مدینہ منورہ کے بہت بڑے عالم اور فقیہ تھے۔

آپ نے درج ذیل صحابہ کرام ؓ اور اکابر تابعین سے روایت کیا ہے:

- ۱۔ حضرت جابر بن عبد اللہ ؓ
- ۲۔ حضرت ابوسعید خدری ؓ
- ۳۔ حضرت عبد اللہ بن عمر ؓ
- ۴۔ حضرت عبد اللہ بن جعفر ؓ
- ۵۔ حضرت علی بن حسین (زین العابدین) ؓ
- ۶۔ حضرت محمد بن حنفیہ ؓ

آپ کی روایات اپنے نانا حضرت حسن بن علی اور ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے مروی سنن نسائی میں موجود ہیں جبکہ حضرت سمرہ بن جندب ؓ سے آپ کی روایت سنن ابی داؤد میں بھی موجود ہے۔^(۱)

امام محمد الباقر، امام اعظم ابو حنیفہ ؓ کے حدیث میں شیخ ہیں۔ امام ابن ابی حاتم، امام مزی، امام ذہبی، امام عسقلانی اور امام سیوطی نے اپنی کتابوں میں امام اعظم کے ترجمہ میں ان کے شیوخ کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:

روی عن أبي جعفر محمد بن علي. (۲)

(۱) ۱۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۴: ۴۰۱-۴۰۲

۲۔ سیوطی، طبقات الحفاظ، ۱: ۵۶

(۲) ۱۔ ابن ابی حاتم، العرج والتعديل، ۸: ۴۴۹

۲۔ مزی، تہذیب الکمال، ۲۹: ۴۱۹

”امام ابوحنیفہ نے امام ابو جعفر محمد بن علی سے روایت کیا ہے۔“

امام محمد الباقر وہ خوش نصیب شخص ہیں جنہیں تاجدار کائنات ﷺ نے اپنی حیات مبارکہ میں حضرت جابر بن عبد اللہ ؓ کی زبانی سلام بھیجا تھا۔ اس روایت کو امام ابن عساکر، سبط ابن جوزی، ابن تیمیہ، احمد بن حجر المکی اور علامہ مؤمن بن حسن شملجنی نے بیان کیا ہے۔

۱۔ ابو زبیر سے روایت ہے کہ ہم حضرت جابر بن عبد اللہ ؓ کے پاس حاضر تھے جبکہ (بڑھاپے کے باعث) آپ کی نظر اور دانت کمزور ہو چکے تھے۔ اس دوران امام علی بن حسین زین العابدین اپنے چھوٹے بیٹے محمد الباقر کے ہمراہ تشریف لائے، انہوں نے آکر آپ کو سلام کیا اور تشریف فرما ہو کر اپنے بیٹے محمد الباقر سے کہا کہ اپنے چچا کے پاس جاؤ اور جھک کر ان کے سر کا بوسہ لو، بچے نے ایسا ہی کیا۔ اس پر حضرت جابر ؓ نے پوچھا: یہ کون ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ میرا بیٹا محمد ہے۔ یہ سننا تھا کہ آپ نے بچے کو سینے سے لگایا اور رو دیئے پھر ان سے مخاطب ہو کر فرمایا: اے محمد! حضور نبی اکرم ﷺ نے آپ کے لئے سلام بھیجا ہوا ہے۔ ان کے کسی ساتھی نے آپ سے پوچھا کہ ماجرا کیا ہے؟ تو آپ ؓ نے فرمایا:

كنت عند رسول الله ﷺ، فدخل عليه الحسين بن علي فضمه إليه وقبله وأقعده إلى جنبه. ثم قال: يولد لإبني هذا ابن يقال له علي. إذا كان يوم القيامة نادى منادٍ من بطنان العرش ليقيم سيد العابدين فيقوم هو، ويولد له محمد، إذا رأيته يا جابر! فاقرأ عليه السلام مني واعلم أن بقائك بعد ذلك اليوم قليل.

..... ۳ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۶: ۳۹۲

۴۔ عسقلانی، تہذیب التہذیب، ۱۰: ۴۰۱

۵۔ سیوطی، طبقات الحفاظ، ۱: ۵۶

فما لبث جابر بعد ذلك اليوم إلا بضعة عشر يوماً حتى توفي. (۱)

”میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر تھا کہ اس دوران آپ کے پاس حسین بن علی تشریف لائے تو آپ نے انہیں اپنے سینہ مبارک سے لگا لیا اور ان کا بوسہ لے کر انہیں اپنے پہلو مبارک میں بٹھا لیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: میرے اس بیٹے کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوگا جس کا نام علی ہوگا۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک ندادینے والا عرش کی پہنائیوں سے ندادے گا کہ سید العابدین کھڑا ہو جائے تو وہ لڑکا کھڑا ہو جائے گا۔ اُس کے ہاں ایک لڑکا محمد پیدا ہوگا، اے جابر! جب تم اسے دیکھو تو اسے میری طرف سے سلام کہنا اور جان لینا کہ اس دن کے بعد تمہاری زندگی کم رہ جائے گی۔

”چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ اس دن کے بعد دس سے کچھ دن اوپر حیات رہ کر وصال فرما گئے۔“

۲۔ امام سبط ابن جوزی یوسف بن فرغلی (۶۵۴ھ) نے دوسری روایت ایسے بیان کی ہے کہ امام ابو جعفر محمد الباقر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے تو آپ ﷺ نے انہیں سلام کرنے کے بعد پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا:

محمّد بن علي بن الحسين!

”محمد بن علی بن حسین!“

www.MinhajBooks.com

انہوں نے کہا:

(۱) ۱۔ ابن عساکر، تاریخ مدینۃ دمشق، ۵۴: ۲۷۶

۲۔ سبط ابن جوزی، تذکرۃ الخواص: ۳۰۳

۳۔ ابن تیمیہ، منهاج السنۃ النبویۃ، ۴: ۱۱

۴۔ ابن حجر مکی، الصواعق المحرقة، ۲: ۵۸۶

۵۔ شبلنجی، نور الأبصار فی مناقب آل بیت النبی المختار: ۲۸۸

ادن منی۔

”آپ میرے قریب ہو جائیے۔“

پس جب وہ قریب ہوئے تو آپ نے ان کے ہاتھوں اور پاؤں کا بوسہ لیا، پھر ان سے کہا:

رسول اللہ ﷺ یسلم علیک۔^(۱)

”حضور نبی اکرم ﷺ نے آپ کو سلام فرمایا ہے۔“

امام محمد الباقر علیہ السلام کا علمی مقام و مرتبہ

اکابر تابعین اور اجل محدثین نے ان کے بلند علمی مرتبے کا اظہار درج ذیل الفاظ میں کیا ہے۔

۱۔ امام محمد الباقر نے امام ابوحنیفہ کو کسی مسئلہ پر جواب دیا تو امام اعظم نے آپ کی علمی ذہانت کا اعتراف کرتے ہوئے فرمایا:

ما رأیت جواباً أفحم منه۔^(۲)

”میں نے اس سے زیادہ ساکت کر دینے والا جواب کوئی نہیں سنا۔“

امام اعظم نے چار ہزار (۴,۰۰۰) شیوخ کے پاس زانوائے تلمذتہ کیا لیکن آپ نے اپنے اور کسی استاذ کے علمی اعتراف میں ایسے کلمات نہیں کہے۔ امام محمد الباقر کے حق میں امام صاحب کا یہ ایک قول ہی اُن کے بلند پایہ تفقہ کو اجاگر کرنے کے لئے کافی ہے۔

۲۔ امام محمد الباقر کے شاگرد امام عبد اللہ بن عطاء الہکی نے آپ کا علمی مقام بیان

(۱) سبط ابن جوزی، تذکرۃ الخواص: ۳۰۳

(۲) سبط ابن جوزی، تذکرۃ الخواص: ۳۰۲

کرتے ہوئے فرمایا:

ما رأیت العلماء عند أحد أصغر علماً منهم عند أبي جعفر، لقد رأیت الحكم عنده كأنه متعلم. (۱)

”میں نے علماء کو ان سے کم علم والے کسی بھی شخص کے پاس نہیں دیکھا، (اور) انہی (علماء) میں سے بعض ابو جعفر (امام محمد الباقر) کے پاس حاضر ہوتے، میں نے حکم بن عتیبہ جیسے شخص کو ان کے پاس معلم کی حیثیت سے دیکھا۔“

امام حکم بن عتیبہ (متوفی ۱۱۳ھ) کا شمار اکابر محدثین میں ہوتا ہے، وہ بھی امام محمد الباقر کے پاس تلمیذ کی حیثیت سے حاضر ہوتے۔

۳۔ امام ابن سعد (۲۳۰ھ) نے امام محمد الباقر کے بارے میں فرمایا:

كان ثقة كثير الحديث. (۲)

”آپ ثقہ اور کثیر الحدیث تھے۔“

۴۔ امام ابن برقی (۲۴۹ھ) نے کہا:

كان فقيهاً فاضلاً. (۳)

”آپ فضیلت کے حامل فقیہ تھے۔“

۵۔ امام ابن خلکان (۶۸۱ھ) نے امام محمد الباقر کے علمی مقام پر لکھا ہے:

(۱) ۱۔ أبو نعیم أصبهانی، حلیۃ الأولیاء وطبقات الأصفیاء، ۳: ۱۸۶

۲۔ ابن جوزی، صفة الصفوة، ۲: ۱۱۰

۳۔ سبط ابن جوزی، تذکرة الخواص، ۳۰۲

(۲) عسقلانی، تہذیب التہذیب، ۹: ۳۱۲

(۳) عسقلانی، تہذیب التہذیب، ۹: ۳۱۲

كان الباقر عالمًا، سيّدًا كبيرًا، و إنما قيل له الباقر: لأنه تبقر في العلم، أي توسّع. (۱)

”امام الباقر بڑے عالم اور عظیم سردار تھے، آپ کو ’الباقر‘ کا لقب اس لیے دیا گیا کیونکہ آپ نے علم میں وسعت حاصل کی۔“

۶۔ امام ذہبی (۷۴۸ھ) نے آپ کا تذکرہ یوں کیا ہے:

وشهر أبو جعفر: بالباقر، من: بقر العلم أي شقه فعرف أصله وخفيه. ولقد كان أبو جعفر إمامًا، مجتهدًا، تاليفًا لكتاب الله، كبير الشأن. (۲)

”امام ابو جعفر ’الباقر‘ کے نام سے مشہور ہیں۔ (الباقر) کا مطلب ہے: آپ نے علم کا سینہ چاک کر کے اس کی اصل اور مخفی کی معرفت حاصل کر لی۔ ابو جعفر، امام، مجتہد، قرآن سے لگاؤ رکھنے والے اور بڑی شان کے مالک تھے۔“

۷۔ امام ذہبی نے آپ کے تذکرہ میں یوں بھی لکھا ہے:

وقد عدّه النسائي وغيره في فقهاء التابعين بالمدينة. واتفق الحفاظ على الاحتجاج بأبي جعفر. (۳)

”امام نسائی وغیرہ نے آپ کو مدینہ کے فقہاء میں شمار کیا ہے۔ حفاظ حدیث امام ابو جعفر کے حجت ہونے پر متفق ہیں۔“

(۱) ابن خلکان، وفيات الأعيان، ۴: ۱۷۴

(۲) ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۳: ۴۰۲

(۳) ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۴: ۴۰۲

امام محمد الباقر علیہ السلام اور امام اعظم علیہ السلام کے درمیان علمی مکالمہ

۱۔ امام اعظم کے معروف شاگرد امام عبد اللہ بن مبارک، امام اعظم کی سیدنا امام الباقر سے ملاقات کا حال بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ امام صاحب کی امام محمد الباقر سے مدینہ طیبہ میں ملاقات ہوئی۔ امام اعظم پر بعض حاسدین نے ترک احادیث کا الزام لگا رکھا تھا چنانچہ جب ملاقات ہوئی تو امام باقر نے ان سے پوچھا:

أنت الذي خالفت أحاديث جدِّي عليه السلام بالقياس؟

”کیا آپ ہی وہ شخص ہیں جو اپنے قیاس کی بناء پر میرے جد امجد علیہ السلام کی احادیث کی مخالفت کرتے ہیں؟“

امام اعظم نے کہا: معاذ اللہ! آپ تشریف رکھیں تو عرض کرتا ہوں، آپ کی عزت و حرمت ہم پر ایسے ہی لازم ہے جیسے آپ کے جد امجد حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت صحابہ پر تھی۔ امام باقر تشریف فرما ہوئے تو امام صاحب بھی آپ کے روبرو بیٹھ گئے اور عرض کیا: میں آپ سے تین باتیں دریافت کرنا چاہتا ہوں آپ ان کے جواب مرحمت فرمادیں؟ پہلا سوال یہ ہے کہ

الرجل أضعف أم المرأة؟

”مرد ضعیف ہے یا عورت؟“

انہوں نے فرمایا: عورت۔ پھر امام ابو حنیفہ نے عرض کیا: عورت کا وراثت میں کتنا حصہ ہے؟ انہوں نے فرمایا: عورت کا حصہ مرد کے حصہ کا نصف ہے۔ یہ جواب سن کر امام ابو حنیفہ نے عرض کیا:

هذا قول جدك ولو حوّلت دين جدك لكان ينبغي في القياس

أن يكون للرجل سهم وللمرأة سهمان لأن المرأة أضعف من

الرَّجُلِ.

”یہ آپ کے نانا کا ارشاد ہے اور اگر میں آپ کے نانا کے دین کو قیاس کے ذریعے بدلنا چاہتا تو قیاس کے مطابق آدمی کو ایک حصہ دیتا اور عورت کو دو کیونکہ مرد کی نسبت عورت زیادہ کمزور ہوتی ہے۔“

پھر امام اعظم نے دوسرا سوال عرض کیا: نماز افضل ہے یا روزہ؟ امام باقر ﷺ نے فرمایا: نماز۔ اس پر امام ابوحنیفہ نے کہا:

هَذَا قَوْلُ جَدِّكَ وَلَوْ حَوَّلْتَ دِينَ جَدِّكَ فَالْقِيَاسُ أَنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا طَهَرَتْ مِنَ الْحَيْضِ أَمَرْتُهَا أَنْ تَقْضِيَ الصَّلَاةَ وَلَا تَقْضِيَ الصَّوْمَ.

”یہ آپ کے نانا کا ارشاد ہے اگر میں نے آپ کے نانا کے دین کو تبدیل کر دیا ہوتا تو قیاس یہ کہتا ہے کہ عورت جب حیض سے پاک ہو تو اُسے حکم دیا جائے کہ روزہ قضا کرنے کی بجائے وہ فوت شدہ نمازیں ادا کرے۔“

پھر امام ابوحنیفہ نے تیسرا سوال عرض کیا: پیشاب زیادہ نجس ہے یا منی؟ امام باقر ﷺ نے فرمایا: پیشاب۔ اس پر امام اعظم نے کہا:

فَلَوْ كُنْتَ حَوَّلْتَ دِينَ جَدِّكَ بِالْقِيَاسِ لَكُنْتَ أَمَرْتَ أَنْ يَغْتَسِلَ مِنَ الْبَوْلِ وَ يَتَوَضَّأَ مِنَ النَّطْفَةِ لِأَنَّ الْبَوْلَ أَقْدَرُ مِنَ النَّطْفَةِ، وَلَكِنْ مَعَاذُ اللَّهِ أَنْ أَحَوَّلَ دِينَ جَدِّكَ بِالْقِيَاسِ.

”اگر میں نے قیاس سے آپ کے نانا کا دین بدل دیا ہوتا تو میں فتویٰ دیتا کہ پیشاب کرنے پر غسل کرنا چاہئے اور منی خارج ہونے پر وضو کیونکہ پیشاب منی سے زیادہ نجس ہوتا ہے لیکن معاذ اللہ کہ میں آپ کے نانا کے دین کو قیاس کے ذریعے تبدیل کروں۔“

یہ سنتے ہی امام محمد الباقر اپنے مقام سے اٹھ کر آپ سے بغل گیر ہوئے، آپ کو شرف و تکریم سے نوازا اور آپ کی پیشانی پر بوسہ دیا۔^(۱)

اس روایت سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ امام اعظم کے فہم قرآن و حدیث اور بلند پایہ قیاس و مجتہدانہ بصیرت کے خلاف مخالفین نے اس قدر پراپیگنڈہ کیا تھا کہ امام محمد الباقر جیسے اجل امام نے بھی آپ سے اس خدشہ کا اظہار کیا۔ جب امام صاحب نے مختلف مثالیں دے کر اپنی فقیہانہ بصیرت کا اظہار کر دیا تو امام باقر نے نہ صرف اپنا الزام واپس لے لیا بلکہ امام ابو حنیفہ کی علمی، فقہی اور اجتہادی صلاحیت کی تصدیق فرماتے ہوئے قیام فرما ہو کر آپ سے بغل گیر ہوئے اور آپ کی پیشانی پر بوسہ بھی دیا۔ اس کی تائید درج ذیل روایات سے بھی ہوتی ہے:

۲۔ سنن الترمذی اور سنن ابن ماجہ کے راوی ابو حمزہ ثُمّالی (۱۴۸ھ) بیان کرتے ہیں:

كُنَّا عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو حَنِيفَةَ، فَسَأَلَهُ عَنْ مَسَائِلَ فَأَجَابَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ، ثُمَّ خَرَجَ أَبُو حَنِيفَةَ، فَقَالَ لَنَا أَبُو جَعْفَرٍ: مَا أَحْسَنَ هَذِيحَهُ وَسَمْتَهُ، وَمَا أَكْثَرَ فِقْهَهُ. (۲)

”ہم امام ابو جعفر محمد بن علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے کہ امام ابو حنیفہ نے ان کے پاس حاضر ہو کر آپ سے چند مسائل کے بارے میں دریافت کیا۔ پس امام محمد بن علی نے ان کو جواب دیا۔ پھر جب ابو حنیفہ چلے گئے تو امام ابو جعفر

(۱) ۱۔ موفق، مناقب الإمام الأعظم، ۱: ۱۶۸

۲۔ ابن حجر مکی، الخیرات الحسان: ۷۶

۳۔ ابوزہرہ، أبو حنیفہ: ۷۱

(۲) ۱۔ ابن عبد البر، الانتقاء فی فضائل الأئمة الثلاثة الفقهاء: ۱۹۳

۲۔ کردری، مناقب الإمام الأعظم أبي حنیفہ: ۳۳

نے ہمیں فرمایا: اس شخص کی ہدایت کتنی اچھی ہے، اس کا راستہ کتنا نمایاں ہے اور اس کو دین کا کتنا زیادہ فہم حاصل ہے۔“

۳۔ ایک مرتبہ امام اعظم مکہ مکرمہ میں امام محمد الباقر ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے انہیں دیکھ کر فرمایا: ابوحنیفہ! میں آپ کو (نگاہ بصیرت سے) دیکھ رہا ہوں کہ

أنت تحيي سنة جدِّي ﷺ وقد اندرست، و تكون معينا لكل ملهوف و غياثا لكل مهموم، يسلك بك المتحيرون إذا وقفوا، تهديهم إلى الواضح من الطريق إذا تحيروا، فلک من الله العون والتوفيق حتى تشارك الربانيين في الطريق. (۱)

”آپ میرے نانا کی مٹی ہوئی سنت کا احیاء کریں گے، آپ ہر غم زدہ کے مدد گار ہوں گے اور ہر مصیبت زدہ کے فریاد رس ہوں گے، پریشان حال لوگ جب کوئی راہ نجات نہ پائیں گے تو آپ کے ذریعہ سے چلیں گے، آپ راستہ بھولنے والے لوگوں کی واضح طریق کی طرف راہنمائی فرمائیں گے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص مدد و توفیق حاصل ہوگی یہاں تک کہ آپ راہ طریقت میں اہل اللہ کے شریک کار ہو جائیں گے۔“

امام ابو نعیم، سعید بن عفیر اور مصعب زبیری کے مطابق امام محمد الباقر ﷺ کا وصال ۱۱۴ھ میں ہوا۔ (۲)

www.MinhajBooks.com

(۱) کردری، مناقب الإمام الأعظم، ۱: ۳۱

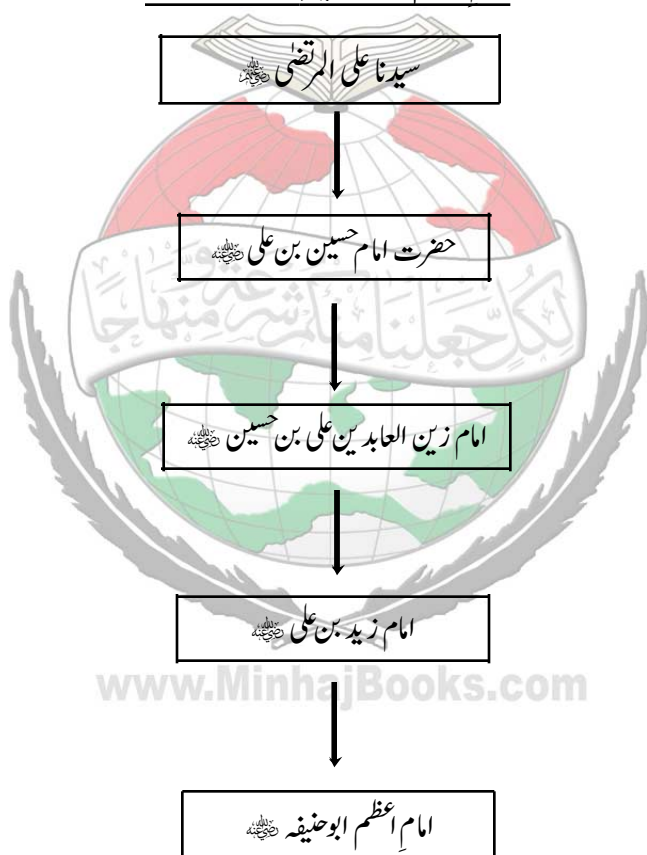
(۲) ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۴: ۴۰۹

۲۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ سے اخذ علم الحدیث

الإمام أبو حنيفة عن الإمام زيد بن علي عن الإمام علي بن زين

العابدين عن الحسين بن علي عن سيدنا علي بن أبي طالب رحمۃ اللہ علیہ

امام اعظم کے طریق حدیث کا نقشہ



امام زید بن علی رضی اللہ عنہ کا تعارف

امام اعظم، امام محمد الباقر کے بھائی اور امام زین العابدین کے دوسرے بیٹے امام زید کے بھی شاگرد ہیں۔ آپ کا مکمل سلسلہ نسب یوں ہے: زید بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب ﷺ۔ آپ کی ولادت مدینہ منورہ میں ۸۰ھ میں ہوئی اور وفات ۱۲۲ھ میں ہوئی۔ آپ نے اپنے والد امام زین العابدین کے طریق سے سیدنا امام حسن، سیدنا امام حسین اور امام محمد بن حنفیہ ﷺ سے علم الحدیث حاصل کیا۔

امام ابن حبان (۳۵۴ھ) امام زید کو اپنی کتاب الثقات میں تابعی شمار کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

- رأى جماعة من أصحاب رسول الله ﷺ. (۱)
- ”امام زید نے حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کی ایک جماعت کو دیکھا ہے۔“
- امام زید نے درج ذیل اکابر تابعین سے براہ راست روایت حدیث کی ہے:
- ۱۔ اپنے والد گرامی امام زین العابدین ۲۔ اپنے بھائی امام محمد الباقر
- ۳۔ ابان بن عثمان ۴۔ عروہ بن زبیر
- ۵۔ عبید اللہ بن ابی رافع رحمہم اللہ تعالیٰ (۲)

امام موفق بن احمد المکی اور صاحب ”السیرۃ الشامیہ“ امام محمد بن یوسف صالحی نے امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے حدیث میں شیوخ کی فہرست میں امام زید کا نام درج کیا

(۱) ابن حبان، الثقات: ۴: ۲۴۹

(۲) ۱۔ مزی، تہذیب الکمال، ۱۰: ۹۶

۲۔ عسقلانی، تہذیب التہذیب، ۳: ۳۶۲

(۱) ہے۔

امام زید بن علی علیہ السلام کا علمی مقام و مرتبہ

ائمہ اہل بیت اور محدثین عظام نے ان کے علمی مقام و مرتبے کا اظہار درج ذیل الفاظ میں کیا ہے۔

۱۔ امام محمد باقر کے بیٹے امام جعفر صادق (۱۴۸ھ) نے اپنے چچا امام زید کے علمی مقام کو درج ذیل الفاظ میں بیان کیا ہے:

كان والله أقرأنا لكتاب الله، وأفقهنا في دين الله، وأوصلنا للرحم،
والله ما ترك فينا لدنيا ولا لآخرة مثله. (۲)

”اللہ رب العزت کی قسم! امام زید ہم میں سب سے زیادہ قرآن کو پڑھنے والے، اللہ کے دین کی ہم میں سب سے زیادہ سمجھ بوجھ رکھنے والے اور ہم میں سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے تھے، اللہ تعالیٰ کی قسم! دنیا اور آخرت میں اب ہم میں ان کی مثل کوئی بھی موجود نہیں۔“

۲۔ امام جعفر صادق نے ایک اور موقع پر امام زید کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

رحم الله عمي، كان والله سيِّداً، لا والله ما ترك فينا لدنيا ولا
لآخرة مثله. (۳)

”اللہ تعالیٰ میرے چچا زید پر رحم فرمائے، اللہ رب العزت کی قسم! وہ سردار تھے،

(۱) ۱۔ موفق، مناقب الإمام الأعظم أبي حنيفة، ۱: ۴۴

۲۔ صالحی، عقود الجمان: ۷۲

(۲) ۱۔ مزی، تہذیب الکمال، ۱۰: ۹۷

۲۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۵: ۳۹۰

(۳) ابن عساکر، تاریخ مدینة دمشق، ۱۹: ۴۵۸

اللہ تعالیٰ کی قسم! دنیا اور آخرت میں اب ہمارے درمیان ان کی مثل کوئی بھی موجود نہیں۔“

۳۔ محدث اکبر امام شعبی (۱۰۴ھ) نے امام زید کے متعلق فرمایا:

واللہ ما ولدت النساء أفضل من زید بن علی ولا أفقه ولا أشجع ولا أزهد۔^(۱)

”اللہ تعالیٰ کی قسم! کسی عورت نے بھی زید بن علی سے زیادہ فضیلت کا حامل، ان سے زیادہ فقیہ، ان سے زیادہ شجاع اور ان سے زیادہ زاہد پیدا نہیں کیا۔“

۴۔ امام ابواسحاق سبعی (۱۲۸ھ) نے امام زید کے متعلق بیان کیا:

رأیت زید بن علی، فلم أر فی أہله مثله، ولا أعلم منه، ولا أفضل، وکان أفصحهم لساناً، وأكثرهم زهداً وبياناً۔^(۲)

”میں نے زید بن علی کو دیکھا ہے، میں نے ان کے گھر والوں میں سے کسی ایک کو بھی ان جیسا نہ پایا، نہ ان سے بڑھ کر کسی کو علم میں پایا اور نہ ہی کسی کو فضیلت میں ان سے زیادہ دیکھا، وہ ان میں سب سے زیادہ فصیح اللسان تھے اور ان میں زہد و بیان میں سب سے بڑھ کر تھے۔“

۵۔ امام اعمش (۱۴۷ھ) آپ کے متعلق بیان کرتے ہیں:

ما کان فی أہل زید بن علی مثل زید، ولا رأیت فیہم أفضل منه، ولا أفصح ولا أعلم ولا أشجع۔^(۳)

(۱) مقریزی، المواعظ والاعتبار بذكر الخطط والآثار، ۳: ۴۳۸

(۲) مقریزی، المواعظ والاعتبار بذكر الخطط والآثار، ۳: ۴۳۸

(۳) مقریزی، المواعظ والاعتبار بذكر الخطط والآثار، ۳: ۴۳۸

”امام زید بن علی کے گھرانہ میں کوئی بھی امام زید کی مثل نہیں ہوا، میں نے ان کے گھرانہ میں ان سے زیادہ فضیلت والا، ان سے زیادہ فصیح، ان سے زیادہ عالم اور ان سے زیادہ شجاع کسی کو نہیں دیکھا۔“

۶۔ امام اعظم ابوحنیفہ نے اپنے شیخ امام زید کے علمی مقام پر یوں تبصرہ کیا:

شاهدت زید بن علی، کما شاهدت أہله فما رأیت فی زمانہ أفقہ منہ، ولا أعلم، ولا أسرع جواباً، ولا أبین قولاً۔^(۱)

”میں نے زید بن علی کے پاس حاضری دی جیسا کہ ان کے خاندان سے شرف ملاقات ہوئی، میں نے ان کے زمانہ میں ان سے زیادہ فقیہ، ان سے زیادہ عالم، ان سے زیادہ حاضر جواب اور ان سے زیادہ بات کی وضاحت کرنے والا کسی کو نہیں دیکھا۔“

۷۔ امام مزنی (۷۴۲ھ) نے ان کے ترجمہ میں لکھا ہے:

روی لہ أبو داود و الترمذی و النسائی فی مسند علی وابن ماجہ۔^(۲)
 ”امام ابو داؤد، ترمذی (سنن میں)، نسائی نے مسند علی میں اور ابن ماجہ نے (سنن میں) امام زید سے روایت کیا ہے۔“

امام ذہبی کے مطابق امام زید بن علی ؑ کا وصال ۱۲۲ھ میں ہوا۔^(۳)

www.MinhajBooks.com

(۱) ابو زہرۃ، ابوحنیفۃ: ۷۰ (بحوالہ الروض النضیر)

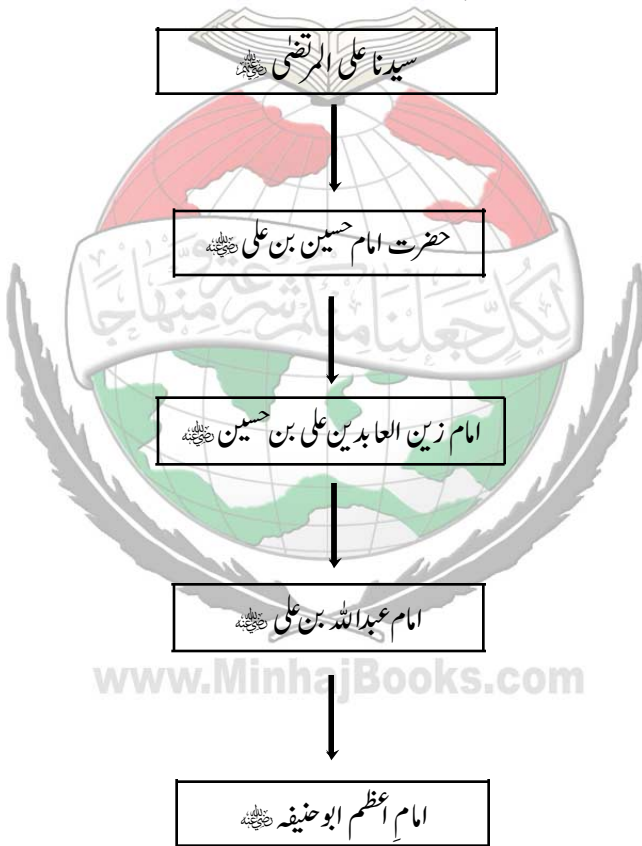
(۲) مزنی، تہذیب الکمال، ۱۰: ۹۷

(۳) ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۵: ۳۹۰

۳۔ امام اعظم ﷺ کا امام عبداللہ بن علی رضی اللہ عنہ سے اخذ علم الحدیث

الإمام أبو حنيفة عن الإمام عبد الله بن علي عن الإمام علي بن زين العابدين عن الحسين بن علي عن سيدنا علي بن أبي طالب ﷺ

امام اعظم کے طریق حدیث کا نقشہ



www.MinhajBooks.com

امام عبد اللہ بن علی ؑ کا تعارف

آپ کا مکمل سلسلہ نسب یوں ہے: عبد اللہ بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب القرشی الہاشمی ؑ۔

۱۔ امام عبد اللہ بن علی نے اپنے والد کے چچا حضرت حسن بن علی بن ابی طالب اور اپنے والد امام زین العابدین علی بن حسین ؑ سے روایت کیا ہے۔^(۱)

۲۔ امام ترمذی اور امام نسائی نے امام عبد اللہ سے اپنی السنن میں روایت کیا ہے۔^(۲)

۳۔ امام ابن حبان (۳۵۴ھ) نے امام عبد اللہ بن علی کا ذکر ثقات میں کیا ہے۔^(۳)

امام صالحی شامی نے امام عبد اللہ بن علی کا نام امام اعظم کے شیوخ کی فہرست میں لکھا ہے۔^(۴)

www.MinhajBooks.com

(۱) ۱۔ مزی، تہذیب الکمال، ۱۵: ۳۲۱

۲۔ عسقلانی، تہذیب التہذیب، ۵: ۲۸۴

(۲) ۱۔ مزی، تہذیب الکمال، ۱۵: ۳۲۱

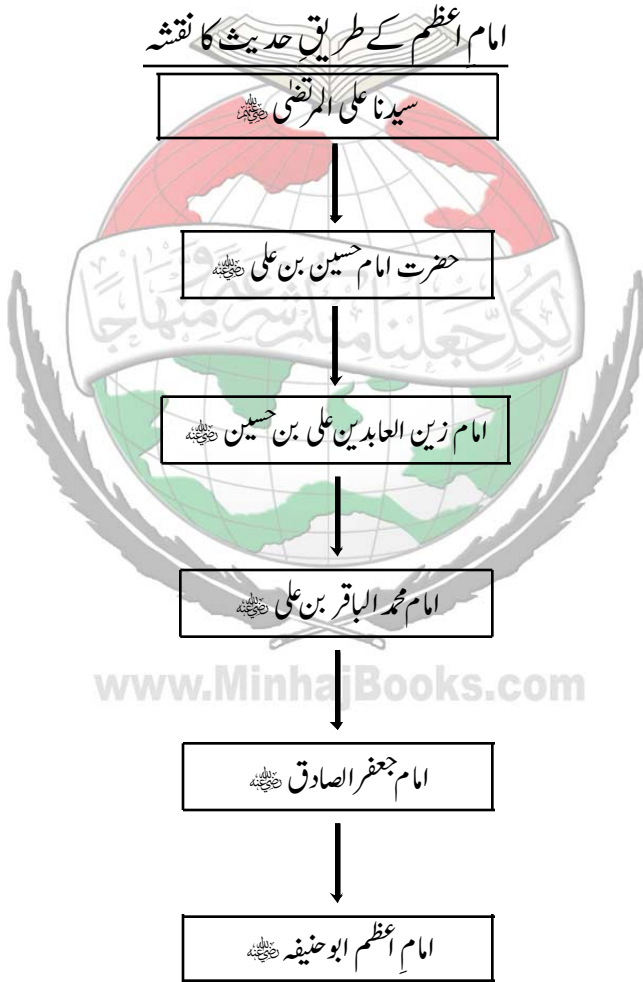
۲۔ عسقلانی، تہذیب التہذیب، ۵: ۲۸۴

(۳) ابن حبان، الثقات، ۷: ۲

(۴) صالحی، عقود الجمان فی مناقب الإمام الأعظم أبي حنيفة: ۷۷

۴۔ امام اعظم ﷺ کا امام جعفر الصادق ﷺ سے اخذ علم الحدیث

الإمام أبو حنيفة عن الإمام جعفر الصادق عن الإمام محمد الباقر
عن الإمام علي زين العابدين عن الحسين بن علي عن سيدنا علي
بن أبي طالب



www.MinhajBooks.com

امام جعفر الصادق علیہ السلام کا تعارف

امام جعفر کی کنیت ابو عبد اللہ اور ابو اسماعیل جبکہ لقب صادق ہے۔ آپ کا پورا سلسلہ نسب یوں ہے: جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب القرشی الهاشمی علیہ السلام۔ آپ مدینہ منورہ میں ۸۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۴۸ھ میں وفات پائی۔ امام جعفر صادق کی والدہ حضرت ابو بکر صدیق علیہ السلام کی پڑپوتی حضرت فروہ بنت قاسم بن محمد تھیں اور حضرت فروہ کی والدہ حضرت ابو بکر صدیق علیہ السلام کی پوتی حضرت اسماء بنت عبد الرحمن تھیں۔ اسی نسبت کے باعث امام جعفر الصادق علیہ السلام فرمایا کرتے تھے:

ولدني الصديق مرتين. (۱)

”حضرت ابو بکر صدیق علیہ السلام کی نسبت سے میری دو مرتبہ ولادت ہوئی ہے۔“

امام جعفر نے اپنے والد محمد الباقر اور اپنے نانا قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق علیہ السلام سے روایت کرنے کے علاوہ درج ذیل اکابر تابعین سے روایت کیا ہے:

- | | |
|--------------------------|-----------------------|
| ۱۔ عبید اللہ بن ابی رافع | ۲۔ عروہ بن زبیر |
| ۳۔ عطاء بن ابی رباح | ۴۔ نافع مولیٰ ابن عمر |
| ۵۔ محمد بن منکدر | ۶۔ ابن شہاب زہری |

۷۔ مسلم بن ابی مریم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین (۲)

امام موفق بن احمد المکی، امام مزی اور امام ذہبی کے مطابق امام جعفر الصادق،

(۱) ذہبی، تذکرۃ الحفاظ، ۱: ۱۶۶

(۲) ۱۔ مزی، تہذیب الکمال، ۵: ۴۴۔ ۴۵

۲۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۶: ۲۵۵

امام اعظم ابو حنیفہ ﷺ کے حدیث میں شیخ ہیں۔^(۱)

امام جعفر الصادق ﷺ کا علمی مقام و مرتبہ

ائمہ کرام اور محدثین عظام نے آپ کے بلند علمی مقام و مرتبہ کا اظہار درج ذیل الفاظ میں کیا ہے۔

۱۔ صالح بن ابو الاسود کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر بن محمد ﷺ کو بذاتِ خود بیان کرتے ہوئے سنا:

سلوني قبل أن تفقدوني فإنه لا يحدثكم أحد بعدي بمثل حديثي.^(۲)

”مجھ سے (علم الحدیث کے متعلق) سوال کیا کرو قبل اس سے کہ تم مجھے نہ پاؤ (یعنی میرا وصال ہو جائے) کیونکہ میرے بعد تمہیں میری طرح کوئی بھی حدیث بیان نہیں کرے گا۔“

۲۔ امام اعظم ابو حنیفہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ آپ نے کس شخص کو سب سے بڑا فقیہ دیکھا ہے؟ تو آپ نے فرمایا:

ما رأيت أفقه من جعفر بن محمد.^(۳)

”میں نے امام جعفر بن محمد سے بڑا فقیہ کوئی نہیں دیکھا۔“

(۱) ۱۔ موفق، مناقب الإمام الأعظم أبي حنيفة، ۱: ۳۲

۲۔ مزی، تہذیب الکمال، ۵: ۷۶

۳۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۶: ۲۵۶

(۲) ۱۔ مزی، تہذیب الکمال، ۵: ۷۹

۲۔ ذہبی، تذکرة الحفاظ، ۱: ۱۶۶

(۳) ۱۔ مزی، تہذیب الکمال، ۵: ۷۹

۲۔ ذہبی، تذکرة الحفاظ، ۱: ۱۶۶

۳۔ امام اعظم نے اپنے استاد امام جعفر الصادق ؑ کے ہاں مدینہ منورہ میں دو سال شاگردی اختیار کی۔ آپ نے ان دو سالوں کی اہمیت بیان کرتے ہوئے اپنے شیخ کی علمی عظمت کو درج ذیل الفاظ میں بیان کیا ہے:

لولا السنتان لهلك النعمان. (۱)

”(امام جعفر صادق کے ہاں گزارے ہوئے) اگر دو سال نہ ہوتے تو نعمان بن ثابت ہلاک ہو جاتا۔“

۴۔ محدث کبیر امام ابو زرہ رازی سے سوال کیا گیا کہ

عن جعفر بن محمد عن أبيه، وسهيل عن أبيه، و العلاء عن أبيه، أيها أصح؟

”امام جعفر بن محمد کا اپنے والد سے روایت کرنا، سہیل کا اپنے والد سے اور علاء کا اپنے والد سے روایت کرنا (کس درجہ کا ہے) ان میں سے کون سا طریق اصح ہے؟“

انہوں نے فرمایا:

لا يقرن جعفر إلى هؤلاء. (۲)

”امام جعفر (جیسے معتبر ترین شخص) کو ان کے ساتھ نہ ملایا جائے۔“

۵۔ امام عبدالرحمن بن ابی حاتم اپنے والد محدث کبیر ابو حاتم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے امام جعفر الصادق ؑ کے بارے میں فرمایا:

(۱) محمود شکری الألوسي، مختصر التحفة الإثني عشرية: ۸

(۲) مزى، تهذيب الكمال، ۵: ۷۸

ثقة لا يسأل عن مثله. (۱)

”ثقة ہیں ان جیسے شخص کے متعلق پوچھا نہیں جاتا۔“

۶۔ امام ابو احمد بن عدی فرماتے ہیں:

و لجعفر حدیث کثیر عن أبیه عن جابر عن النبی ﷺ، وعن أبیه عن آبائه، ونسخ لأهل البيت. وقد حدث عنه من الأئمة مثل بن جریج وشعبة وغيرهما. وهو من ثقات الناس. (۲)

”امام جعفر کے پاس بواسطہ اپنے والد، حضرت جابر ﷺ سے حضور نبی اکرم ﷺ سے، (اسی طرح) اپنے والد کے واسطہ سے اپنے باؤ و اجداد سے کثیر احادیث اور اہل بیت (کے طرق) سے کئی نقل شدہ کتب ہیں۔ آپ سے ابن جریج اور شعبہ جیسے اجل محدثین نے احادیث روایت کی ہیں۔ آپ کا شمار ثقہ لوگوں میں ہوتا ہے۔“

امام جعفر الصادق ﷺ کے ہاں امام اعظم کے افتاء کی پذیرائی

امام ابو یوسف روایت کرتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ مسجد حرام میں بیٹھے فتویٰ دے رہے تھے کہ اس دوران وہاں امام جعفر الصادق تشریف لے آئے اور لوگوں میں کھڑے ہو گئے۔ امام ابو حنیفہ کو معلوم ہوا تو کھڑے ہو کر عرض کیا:

یا ابن رسول الله! لو علمت أول ما وقفت لما قعدت وأنت قائم، فقال: اجلس فأفت الناس، فعلى هذا أدرکت آثابی. (۳)

(۱) ۱۔ مزی، تہذیب الکمال، ۵: ۷۸

۲۔ ذہبی، تذکرۃ الحفاظ، ۱: ۱۶۶

(۲) ۲۔ مزی، تہذیب الکمال، ۵: ۷۸

(۳) ۳۔ کردری، مناقب الإمام الأعظم، ۱: ۱۶۱

”اے ابن رسول اللہ ﷺ! اگر مجھے آپ کے یہاں کھڑے ہونے کا علم ہوتا تو آپ کے کھڑے ہوتے ہوئے ہرگز نہ بیٹھتا (نہ لوگوں کو فتوے دیتا۔) آپ نے فرمایا: آپ بیٹھ کر لوگوں کو فتویٰ دیجئے۔ میں نے اپنے آباؤ و اجداد کو اسی طریقہ پر پایا ہے۔“

امام ابو الحسن مدائنی، خلیفہ بن خیاط، زبیر بن بکار اور دیگر ائمہ کے مطابق امام جعفر صادق ؑ کا وصال ۱۴۸ ہجری میں ہوا۔^(۱)



www.MinhajBooks.com

۵۔ امام اعظم ﷺ کا امام عبد اللہ بن حسن المثنیٰ ﷺ

سے اخذ علم الحدیث

الإمام أبو حنيفة عن الإمام عبد الله بن الحسن المثنى عن الإمام الحسن المثنى بن علي

عن سيدنا علي بن أبي طالب ﷺ
امام اعظم کے طریق حدیث کا نقشہ

سیدنا علی المرتضیٰ ﷺ

حضرت امام حسن بن علی ﷺ

امام حسن المثنیٰ بن حسن المجتبیٰ ﷺ

امام عبد اللہ بن حسن المثنیٰ ﷺ

امام اعظم ابو حنیفہ ﷺ

امام عبد اللہ بن حسن المثنیٰ رحمۃ اللہ علیہ کا تعارف

امام عبد اللہ بن حسن المثنیٰ کی کنیت ابو محمد ہے۔ آپ کا پورا سلسلہ نسب یوں ہے: عبد اللہ بن حسن المثنیٰ بن حسن المجتبیٰ بن علی بن ابی طالب القرشی البہاشمی رحمۃ اللہ علیہ۔ آپ کا شمار مدینہ منورہ کے اکابر علماء اور شیوخ میں ہوتا ہے۔ آپ کی والدہ محترمہ سیدنا امام حسین رحمۃ اللہ علیہ کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ صغریٰ تھیں اور والد حضرت امام حسن رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے امام حسن المثنیٰ تھے۔

امام بخاری، امام ابن ابی حاتم، امام مزنی اور امام عسقلانی نے اپنی کتب میں امام عبد اللہ بن حسن المثنیٰ کے ترجمہ میں بیان کیا ہے کہ امام عبد اللہ نے اپنے والد امام حسن المثنیٰ اور اپنی والدہ سیدہ فاطمہ صغریٰ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرنے کے علاوہ درج ذیل اکابر تابعین سے بھی روایت کیا ہے:

- ۱۔ عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب
- ۲۔ ابراہیم بن محمد بن طلحہ
- ۳۔ عبد الرحمن بن ہرْمُزُ الْأَعْرَج
- ۴۔ عکرمہ مولیٰ ابن عباس
- ۵۔ ابو بکر بن عمرو حزم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین (۱)

امام موفق بن احمد المکی، امام ابن بزاز الکردری اور امام محمد بن یوسف صالحی کی تحقیق کے مطابق امام عبد اللہ بن حسن، امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حدیث میں شیخ ہیں۔ (۲)

(۱) ۱۔ بخاری، التاريخ الكبير، ۵: ۷۱

۲۔ ابن أبي حاتم، الجرح والتعديل، ۵: ۳۳

۳۔ مزنی، تهذيب الكمال، ۱۴: ۴۱۵

۴۔ عسقلانی، تهذيب التهذيب، ۵: ۱۶۳

(۲) ۱۔ موفق، مناقب الإمام الأعظم أبي حنيفة، ۱: ۴۶

۲۔ کردری، مناقب الإمام الأعظم أبي حنيفة، ۱: ۷۸

۳۔ صالحی، عقود الجمان في مناقب الإمام الأعظم، ۷۶

امام عبد اللہ بن حسن المثنیٰ ﷺ کا علمی مقام و مرتبہ

ائمہ کرام اور محدثین عظام نے امام عبد اللہ بن حسن المثنیٰ کے بلند پایہ علمی مرتبے کا اظہار درج ذیل الفاظ میں کیا ہے۔

۱۔ امام مصعب بن عبد اللہ فرماتے ہیں:

ما رأيت أحداً من علمائنا يكرمون أحداً ما يكرمون عبد الله بن حسن بن حسن. (۱)

”میں نے اپنے ہم عصر علماء میں کسی ایک کو بھی کسی دوسرے کی اتنی تکریم کرتے ہوئے نہیں دیکھا جتنا وہ عبد اللہ بن حسن بن حسن کی تکریم کرتے۔“

۲۔ امام جریر بن عبد الحمید (۱۸۸ھ) بیان کرتے ہیں:

كان المغيرة إذا ذكر له الحديث عن عبد الله بن الحسن، قال: هذه الرواية صادقة. (۲)

”جب مغیرہ بن مقسّم کو امام عبد اللہ بن حسن کے طریق سے کوئی حدیث بیان کی جاتی تو وہ کہتے: یہ روایت سچی ہے (اس میں کذب کا کوئی امکان نہیں)۔“

۳۔ امام عبد الخالق بن منصور کہتے ہیں کہ محمد بن عوف انصاری نے یحییٰ بن معین سے حضرت عبد اللہ بن حسن کے بارے میں پوچھا جبکہ میں انہیں سن رہا تھا تو امام یحییٰ بن معین نے فرمایا:

(۱) خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۹: ۴۳۲

(۲) ۱۔ ابن ابی حاتم، الجرح والتعديل، ۵: ۳۳

۲۔ عسقلانی، تهذيب التهذيب، ۵: ۱۶۳

هذا عبد الله بن حسن بن حسن بن علي بن أبي طالب، ثقة. (۱)

”یہ عبد اللہ بن حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب، ثقہ (راوی) ہیں۔“

۴۔ امام عبدالرحمن بن ابی حاتم (۳۲۷ھ) کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد محترم ابو حاتم کو فرماتے ہوئے سنا:

عبد الله بن الحسن بن الحسن بن علي، ثقة. (۲)

”عبد اللہ بن حسن بن حسن بن علی، ثقہ ہیں۔“

۵۔ امام ابن حبان نے بھی حضرت عبد اللہ بن حسن ؓ کو اپنی تصنیف الثقات میں ثقہ شمار کیا ہے۔ (۳)

۶۔ حضرت عبد اللہ بن حسن ؓ کا ثقاہت میں بلند رتبہ ہونے ہی کی وجہ سے ائمہ سنن اربعہ امام ترمذی، امام ابو داؤد، امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے اپنی سنن میں ان سے روایت کیا ہے۔ امام مزی اور امام عسقلانی فرماتے ہیں:

روى له الأربعة. (۴)

”ائمہ سنن اربعہ نے حضرت عبد اللہ بن حسن سے روایت کیا ہے۔“

امام مزی اور زبیر بن بکّار کی تحقیق کے مطابق حضرت عبد اللہ بن حسن ؓ کا ۷۲ سال کی عمر میں کوفہ میں ۲۵ ہجری میں وصال ہوا۔ (۵)

(۱) ۱۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۹: ۴۳۲

۲۔ عسقلانی، تہذیب التہذیب، ۵: ۱۶۳

(۲) ابن ابی حاتم، الجرح والتعديل، ۵: ۳۳

(۳) ابن حبان، الثقات، ۷: ۱

(۴) ۱۔ مزی، تہذیب الکمال، ۱۴: ۴۱۷

۲۔ عسقلانی، تہذیب التہذیب، ۵: ۱۶۳

(۵) مزی، تہذیب الکمال، ۱۴: ۴۱۷

۶۔ امام اعظم رحمہ اللہ کا امام حسن المثلث بن حسن المثنیٰ رحمہ اللہ

سے اخذ علم الحدیث

الإمام أبو حنيفة عن الإمام الحسن المثلث بن الحسن المثنى عن

الإمام الحسن المثنى بن الحسن المجتبى عن الإمام الحسن بن

علي عن سيدنا علي بن أبي طالب ﷺ

امام اعظم کے طریق حدیث کا نقشہ

سیدنا علی المرتضیٰ ﷺ



حضرت امام حسن بن علی ﷺ



امام حسن المثنیٰ بن حسن المجتبیٰ ﷺ



امام حسن المثلث بن حسن المثنیٰ ﷺ



امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ

www.MinhajBooks.com

امام حسن المثلث بن حسن المثنیٰ کا تعارف

امام حسن المثلث کا پورا سلسلہ نسب یوں ہے: حسن المثلث بن حسن المجتبیٰ بن علی بن ابی طالب القرشی الهاشمیؑ۔ آپ کی والدہ محترمہ سیدنا امام حسینؑ کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ صغریٰ تھیں اور والد حضرت امام حسنؑ کے صاحبزادے امام حسن المثنیٰ تھے اور آپ امام عبداللہ بن حسن المثنیٰ کے بھائی تھے۔

امام مزی اور عسقلانی نے اپنی کتب میں امام حسن المثلث کے ترجمہ میں بیان کیا ہے کہ آپ نے اپنے والد امام حسن المثنیٰ اور اپنی والدہ سیدہ فاطمہ صغریٰؑ سے روایت کیا ہے۔^(۱)

امام اعظم، امام حسن مجتبیٰ کے دوسرے پوتے حسن المثلث بن حسن المثنیٰ کے بھی شاگرد ہیں۔ امام صالحی شامی نے عقود الجمان میں امام حسن المثلث کو امام اعظم ابوحنیفہؒ کے شیوخ میں شمار کیا ہے۔^(۲)

امام حسن المثلثؑ کا علمی مقام و مرتبہ

ائمہ کرام اور محدثین عظام نے ان کے علمی مقام و مرتبے کا اظہار درج ذیل الفاظ میں کیا ہے:

- ۱۔ امام ابن حبان نے ان کو ثقہ قرار دیا ہے۔^(۳)
- ۲۔ امام مزی اور امام عسقلانی کے مطابق امام ابن ماجہ نے امام حسن المثلث سے اپنی ”السنن“ میں ایک حدیث روایت کی ہے۔ امام مزی لکھتے ہیں:

(۱) ۱۔ مزی، تہذیب الکمال، ۶: ۸۴

۲۔ عسقلانی، تہذیب التہذیب، ۲: ۲۳۰

(۲) ۲۔ صالحی، عقود الجمان فی مناقب الإمام الأعظم: ۶۹

(۳) ۳۔ ابن حبان، الثقات، ۶: ۱۵۹

روی له ابن ماجه حديثاً واحداً عن أمه فاطمة بنت الحسين، عن الحسين بن علي، عن فاطمة الكبرى (۱)

”امام ابن ماجہ نے امام حسن المثلث سے ان کی والدہ فاطمہ بنت حسین سے، انہوں نے حضرت حسین بن علی سے، انہوں نے سیدہ فاطمہ کبریٰ (بنت رسول ﷺ) سے ایک حدیث روایت کی ہے۔“

یہ حدیث امام ابن ماجہ نے السنن (کتاب الأطعمة، باب من بات وفي يده ريح غمر، ۲: ۱۰۹۶، رقم: ۳۲۹۶) میں درج کی ہے۔

امام مزی اور عسقلانی کی تحقیق کے مطابق حضرت حسن المثلث بن حسن المثنیٰ ﷺ کا وصال ۶۸ سال کی عمر میں ابو جعفر منصور کی قید میں عراق کے علاقہ ہاشمیہ میں ۱۳۵ ہجری میں ہوا۔ (۲)



www.MinhajBooks.com

(۱) ۱- مزی، تہذیب الکمال، ۶: ۸۹

۲- عسقلانی، تہذیب التہذیب، ۲: ۲۳۰

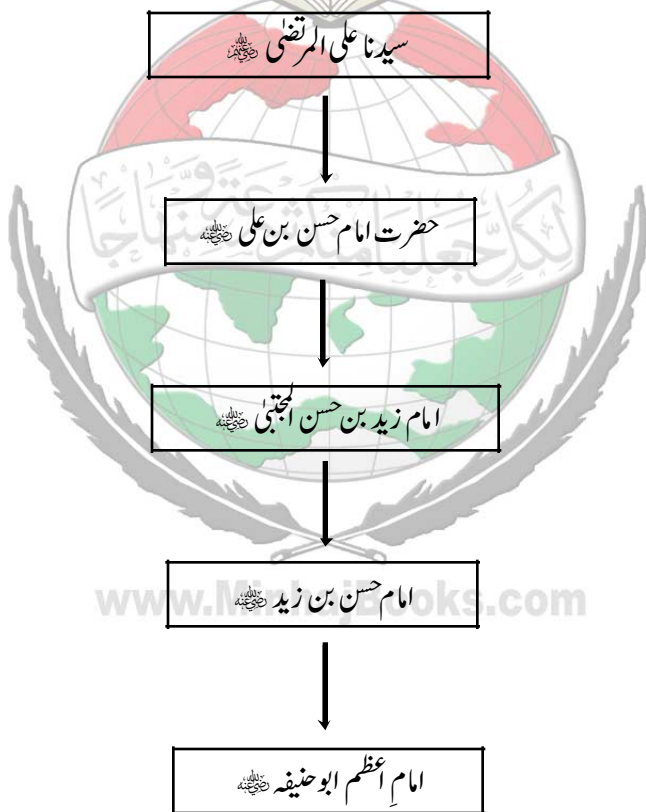
(۲) ۱- مزی، تہذیب الکمال، ۶: ۸۹

۲- عسقلانی، تہذیب التہذیب، ۲: ۲۳۰

۷۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا امام حسن بن زید رحمۃ اللہ علیہ سے اخذ علم الحدیث

الإمام أبو حنيفة عن الإمام الحسن بن زيد عن الإمام زيد بن الحسن المجتبیٰ عن الإمام الحسن بن علي عن سيدنا علي بن أبي طالب رحمۃ اللہ علیہ

امام اعظم کے طریق حدیث کا نقشہ



امام حسن بن زید بن حسن مجتبیٰ ﷺ کا تعارف

امام حسن بن زید کی کنیت ابو محمد ہے اور آپ کا پورا سلسلہ نسب یوں ہے: حسن بن زید بن حسن بن علی بن ابی طالب القرشی البہاشمی المدنی ﷺ۔ امام حسن الانور بن زید اللایح، سیدہ نفیسہ کے والد ہیں۔ آپ خلیفہ ابو جعفر منصور کے دور میں مدینہ منورہ کے گورنر بھی رہے۔

امام بخاری، ابن ابی حاتم، ابن ماکولا اور مزنی نے امام حسن بن زید کے ترجمہ میں بیان کیا ہے کہ آپ نے درج ذیل اکابر تابعین سے احادیث مبارکہ روایت کی ہیں:

۱۔ اپنے والد زید بن حسن مجتبیٰ ۲۔ چچا کے بیٹے عبد اللہ بن حسن

۳۔ عکرمہ مولیٰ ابن عباس ۴۔ معاویہ بن عبد اللہ بن جعفر

۵۔ المطلب بن عبد اللہ ۶۔ عبد اللہ بن ابی بکر بن حزم

۷۔ مسلم بن ریح مولیٰ علی بن ابی طالب (۱)

صاحب السیرۃ الشامیۃ امام محمد بن یوسف الصالحی الشامی نے عقود الجمان میں امام حسن بن زید کو امام اعظم ﷺ کے شیوخ میں شمار کیا ہے۔ (۲)

امام حسن بن زید رضی اللہ عنہ کا علمی مقام و مرتبہ

محدثین عظام نے امام حسن بن زید کے علمی مقام و مرتبے کا اظہار درج ذیل

(۱) ۱۔ بخاری، التاريخ الكبير، ۲: ۲۹۴

۲۔ ابن ابی حاتم، الجرح والتعديل، ۳: ۱۴

۳۔ ابن ماکولا، الاكمال، ۴: ۱۶

۴۔ مزنی، تهذيب الكمال، ۶: ۱۵۲

(۲) ۲۔ صالحی، عقود الجمان فی مناقب الإمام الأعظم، ۶۹

الفاظ میں کیا ہے۔

۱۔ امام ابن سعد (۲۳۰ھ) نے امام حسن بن زید کے بارے میں فرمایا ہے:

كانت عنده أحاديث وكان ثقة. (۱)

”آپ کے پاس کئی احادیث مبارکہ تھیں اور آپ ثقہ تھے۔“

۲۔ امام عجل (۲۶۱ھ) نے امام حسن بن زید کو ”مدنی ثقہ“ لکھا ہے۔ (۲)

۳۔ امام ابن حبان (۳۵۴ھ) نے بھی امام حسن الانور کو ثقہ قرار دیا ہے۔ (۳)

۴۔ امام عسقلانی اور مزنی نے لکھا ہے:

روى له النسائي حديثًا واحدًا. (۴)

”صاحب سنن امام نسائی نے امام حسن سے ایک حدیث روایت کی ہے۔“

خلیفہ بن خیاط، ابن سعد، ابن حبان، ابوحسان الزیادی، مزنی، ذہبی اور عسقلانی کی تحقیق کے مطابق حضرت حسن بن زید بن حسن مجتبیٰ ﷺ کا وصال ۸۵ سال کی عمر میں مدینہ سے پانچ میل دور مکہ کی طرف حاجر کے مقام پر ۱۶۸ ہجری میں ہوا۔ (۵)

عوام الناس میں یہی بات معروف ہے کہ امام اعظم ابوحنیفہ صرف امام محمد الباقر

(۱) ابن سعد، الطبقات الكبرى، ۱: ۳۸۶

(۲) عجل، معرفة الثقات، ۱: ۲۹۴

(۳) ابن حبان، الثقات، ۶: ۱۶۰

(۴) ۱۔ عسقلانی، تہذیب التہذیب، ۲: ۲۴۳

۲۔ مزنی، تہذیب الکمال، ۶: ۱۶۲

(۵) ۱۔ مزنی، تہذیب الکمال، ۶: ۱۶۲

۲۔ ذہبی، میزان الاعتدال فی تقد الرجال، ۲: ۲۳۹

۳۔ عسقلانی، تہذیب التہذیب، ۲: ۲۴۳

اور امام جعفر الصادق ؑ کے شاگرد ہیں حالاں کہ آپ ان کے ساتھ ساتھ کل ائمہ اہل بیت (جو اس وقت موجود تھے) کے بھی شاگرد ہیں۔ درج بالا تحقیق سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ امام اعظم، سید الشہداء، شہزادہ رسول ﷺ، جگر گوشہ بتول حضرت امام حسین ؑ کے پوتوں کے شاگرد ہونے کے ساتھ ساتھ سید الأئمہ، ریحانۃ الرسول ﷺ اور جگر گوشہ زہراء حضرت امام حسن مجتبیٰ ؑ کے پوتوں کے بھی شاگرد ہیں۔ پس جو علم الحدیث بارگاہ مصطفیٰ ﷺ سے بیت علی المرتضیٰ ؑ تک پہنچا، وہی علم سیدنا علی المرتضیٰ کے شہزادوں امام حسن اور امام حسین ؑ کی اولاد سے ہوتا ہوا امام اعظم تک پہنچا۔ امام ابوحنیفہ نے ائمہ اہل بیت اور خانوادہ رسول ﷺ کے تمام چراغوں کی روشنی سے بھرپور استفادہ کیا تھا۔

ان طرق کے علاوہ امام اعظم کئی دوسرے طرق سے بھی اہل بیت نبوی ﷺ کے علم الحدیث کے وارث تھے جس کو ہم ذیل میں بالتحقیق بیان کریں گے۔



www.MinhajBooks.com

۸۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا امام حسن بن محمد ابن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ سے

اخذ علم الحدیث

الإمام أبو حنيفة عن الإمام الحسن بن محمد عن الإمام محمد

(ابن الحنفية) بن علي عن سيدنا علي بن أبي طالب رضي الله عنه

امام اعظم کے طریق حدیث کا نقشہ

سیدنا علی المرتضیٰ رضي الله عنهحضرت محمد بن حنفیہ ابن علی رضي الله عنهحضرت امام حسن بن محمد رضي الله عنهامام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

www.MinhajBooks.com

امام حسن بن محمد ابن حنفیہ ﷺ کا تعارف

سیدہ کائنات حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کے علاوہ سیدنا علی المرتضیٰ کم اللہ وجہہ لکمہم کی دوسری زوجہ بنو حنفیہ میں سے خولہ بنت جعفر بن قیس بن سلمہ تھیں جن سے آپ کے صاحبزادے امام محمد بن حنفیہ ہیں۔ لہذا اس نسبت سے امام حسن اور حسین ﷺ آپ کے بھائی ہیں۔ حضرت محمد بن حنفیہ ﷺ کی اولاد میں سے حسن، امام اعظم کے شیخ تھے۔ اس طرح امام حسن کا مکمل سلسلہ نسب یوں بنتا ہے: ابو محمد حسن بن محمد (ابن حنفیہ) بن علی بن ابی طالب البہاشمی العلوی المدنی ﷺ۔ امام حسن بن محمد کی والدہ ہاشمی خاندان سے تعلق رکھتی تھیں جن کا نام جمال بنت قیس بن مخرمہ بن عبدالمطلب بن عبد مناف بن قصی تھا۔ (۱)

امام مزنی، امام ذہبی اور امام عسقلانی کی تحقیق کے مطابق امام حسن بن محمد نے اپنے والد حضرت محمد بن حنفیہ سے حدیث روایت کرنے کے علاوہ درج ذیل اکابر صحابہ کرام ﷺ سے بھی حدیث روایت کی ہے:

- ۱۔ حضرت عبد اللہ بن عباس ﷺ
- ۲۔ حضرت جابر بن عبد اللہ ﷺ
- ۳۔ حضرت سلمہ بن اکوع ﷺ
- ۴۔ حضرت ابوسعید خدری ﷺ
- ۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
- ۶۔ عبید اللہ بن ابی رافع رضی اللہ عنہ

۷۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا (۲)

امام محمد بن یوسف صالحی شامی نے امام اعظم ﷺ کے شیوخ کی فہرست میں

(۱) عبد الحمید مصطفیٰ، سیرۃ آل بیت النبی ﷺ، ۲: ۳۳۶

(۲) ۱۔ مزنی، تہذیب الکمال، ۶: ۳۱۷

۲۔ ذہبی، میزان الاعتدال فی نقد الرجال، ۸: ۸۰

۳۔ عسقلانی، تہذیب التہذیب، ۲: ۲۷۶

امام حسن بن محمد ابن حنفیہ کا نام بھی درج کیا ہے۔ (۱)

امام حسن بن محمد ابن حنفیہ رحمہ اللہ کا علمی مقام و مرتبہ

تابعین کرام اور محدثین عظام نے امام حسن بن محمد کے علمی مقام و مرتبہ کا اظہار درج ذیل الفاظ میں کیا ہے۔

۱۔ علم الحدیث کے عظیم سپوت امام محمد بن مسلم بن شہاب الزہری (متوفی ۱۲۴ھ) نے امام حسن بن محمد کے علمی مقام کو یوں بیان کیا ہے۔ فرماتے ہیں:

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ وَعَبْدُ اللَّهِ ابْنَا مُحَمَّدٍ، وَكَانَ الْحَسَنُ أَرْضَاهُمَا فِي أَنْفُسِنَا، وَفِي رَوَايَةٍ: وَكَانَ الْحَسَنُ أَوْثَقَهُمَا. (۲)

”ہم سے حضرت محمد بن حنفیہ کے صاحبزادوں حسن اور عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان دونوں میں سے حسن بن محمد ہمیں زیادہ پسند ہیں۔ ایک روایت میں امام زہری سے یہ الفاظ مروی ہیں: حسن بن محمد ان دونوں میں ہمارے نزدیک زیادہ ثقہ ہیں۔“

۲۔ محدث کبیر امام عمرو بن دینار الحکی (۱۲۶ھ) نے بلند پایہ محدث امام زہری کے مقابل امام حسن بن محمد ابن حنفیہ کے علمی مقام و مرتبہ کو یوں اجاگر کیا ہے:

مَا كَانَ الزُّهْرِيُّ إِلَّا مِنْ غُلَّامَانِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ. (۳)

”زہری (علمی لحاظ سے) امام حسن بن محمد کے بچوں میں سے تھے۔“

۳۔ امام مسعر بن کدَام (۱۵۳ھ) بیان کرتے ہیں:

(۱) صالحی، عقود الجمان فی مناقب الإمام الأعظم: ۶۹

(۲) عسقلانی، تہذیب التہذیب، ۲: ۲۷۶

(۳) ۱۔ مزی، تہذیب الکمال، ۶: ۳۱۹

۲۔ عسقلانی، تہذیب التہذیب، ۲: ۲۷۶

كان الحسن بن محمد يفسر قول النبي ﷺ وليس منا، ليس مثلنا. (۱)

”امام حسن بن محمد، حضور نبی اکرم ﷺ کے فرمان کی ایسی تفسیر کرتے تھے کہ ہم میں سے کوئی نہیں کر سکتا اور نہ ہی وہ ہمارے بیان کی طرح ہوتی۔“

۴۔ امام سفیان ثوری (۱۶۱ھ) کہتے ہیں کہ میں نے عبد الواحد بن ایمن سے پوچھا کہ جب امام حسن بن محمد مکہ تشریف لاتے اور آپ کے ہاں ٹھہرتے تھے تو ان کے پاس کون سے ائمہ حضرات علمی فیض کے حصول کے لئے آتے؟ انہوں نے فرمایا:

عطاء، وعمر بن دینار، والزیر بن موسیٰ وغیرہم. (۲)

”عطاء بن ابی رباح، عمرو بن دینار، زبیر بن موسیٰ اور بہت سارے (اکابر تابعین ان کے پاس حاضر ہوتے)۔“

۵۔ امام محمد بن اسماعیل جعفری آپ کے متعلق بیان کرتے ہیں:

وكان حسن من أوثق الناس عند الناس. (۳)

”لوگوں کے نزدیک حسن بن محمد تمام لوگوں میں زیادہ معتبر اور ثقہ تھے۔“

۶۔ خلیفہ بن خیاط (۲۴۰ھ) نے امام حسن بن محمد کو ثقاہت میں اہل مدینہ کے ائمہ میں سے ”طبقہ ثانیہ“ میں شمار کیا ہے۔ (۴)

۷۔ امام احمد بن عبد اللہ العسقلانی (۲۶۱ھ) نے امام حسن بن محمد کو ”تابعی، مدنی اور ثقہ“

(۱) مزی، تہذیب الکمال، ۶: ۳۱۹

(۲) مزی، تہذیب الکمال، ۶: ۳۱۹

(۳) ۱۔ مزی، تہذیب الکمال، ۶: ۳۱۹

۲۔ عسقلانی، تہذیب التہذیب، ۲: ۲۷۶

(۴) مزی، تہذیب الکمال، ۶: ۳۱۷

لکھا ہے۔ (۱)

۸۔ امام ابن حبان (۳۵۴ھ) آپ کے علمی مقام کو ان الفاظ میں اجاگر کرتے ہیں:

كان من أعلم الناس بالإختلاف. (۲)

”آپ لوگوں میں سب سے زیادہ (ائمہ کے درمیان علمی و فقہی) اختلاف کو جاننے والے تھے۔“

۹۔ امام دارقطنی (۳۸۵ھ)، امام حسن بن محمد کے بارے میں فرماتے ہیں:

هو صحيح الحديث، واحتج به أهل الصحيح. (۳)

”آپ صحیح الحدیث ہیں، ائمہ ثقہ نے آپ کو حجت مانا ہے۔“

۱۰۔ امام مزنی اور امام عسقلانی کے مطابق ائمہ صحاح ستہ نے اپنی کتب میں امام حسن بن محمد سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں:

روى له الجماعة. (۴)

”آپ سے (ائمہ صحاح ستہ کی) جماعت نے روایت کیا ہے۔“

(۱) ۱۔ عجللی، معرفة الثقات، ۱: ۳۰۰

۲۔ مزنی، تہذیب الکمال، ۶: ۳۱۸

(۲) ۱۔ ابن حبان، مشاہیر علماء الأمصار، ۱: ۶۲

۲۔ مزنی، تہذیب الکمال، ۶: ۳۱۹

۳۔ عسقلانی، تہذیب التہذیب، ۲: ۲۷۶

(۳) ذہبی، میزان الاعتدال فی نقد الرجال، ۸: ۸۰

(۴) ۱۔ مزنی، تہذیب الکمال، ۶: ۳۲۳

۲۔ عسقلانی، تہذیب التہذیب، ۲: ۲۷۶

امام حسن بن محمد ابن حنفیہ ﷺ کی تاریخ وصال میں اختلاف ہے، خلیفہ بن خیاط وغیرہ کے مطابق آپ کا وصال ۹۹ ہجری میں ہوا۔^(۱)

اس تحقیق سے ثابت ہوا کہ امام اعظم کو امام حسن اور حسین کے بھائی محمد بن حنفیہ کے طریق سے بھی بیتِ مصطفیٰ ﷺ کا علم الحدیث حاصل ہے۔



www.MinhajBooks.com

(۱) ۱۔ مزی، تہذیب الکمال، ۶: ۳۲۲

۲۔ عسقلانی، تہذیب التہذیب، ۲: ۲۷۶

۹۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا امام جعفر بن تمام بن عباس رحمۃ اللہ علیہ سے

أَخَذَ عِلْمَ الْحَدِيثِ

الإمام أبو حنيفة عن الإمام جعفر بن تمام عن الإمام تمام بن عباس
عن سيدنا عباس بن عبد المطلب رحمۃ اللہ علیہ

امام اعظم کے طریقِ حدیث کا نقشہ

سیدنا حضرت عباس بن عبد المطلب رحمۃ اللہ علیہ



حضرت تمام بن عباس رحمۃ اللہ علیہ



امام جعفر بن تمام رحمۃ اللہ علیہ



امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

www.MinhajBooks.com

امام جعفر بن تَمَّامؒ کا تعارف

حضور نبی اکرم ﷺ کے چچا حضرت عباس بن عبد المطلب کے پوتے اور حضرت تَمَّام کے بیٹے جعفرؒ بھی امام اعظم کے شیوخ میں سے ہیں۔ رشتہ کے لحاظ سے امام جعفر، امام حسن اور امام حسینؒ پیچازاد ہیں۔ حضرت جعفر کا سلسلہ نسب یوں ہے: جعفر بن تمام بن عباس بن عبد المطلب الهاشمی المدنیؒ۔ ان کی والدہ کا نام عالیہ بنت نُھَیک بن قیس بن معاویہ تھا۔

امام بخاری اور ابن ابی حاتم کے مطابق حضرت جعفر نے اپنے والد تَمَّام بن عباس سے روایت حدیث کی ہے۔^(۱)

امام محمد بن یوسف الصالحی الشامی نے امام جعفر بن تمام کا نام امام اعظمؒ کے شیوخ میں درج کیا ہے۔^(۲)

امام جعفر بن تَمَّامؒ کا علمی مقام و مرتبہ

محدثین کرام نے ان کے بلند پایہ علمی مرتبے اور ثقاہت کا اظہار درج ذیل الفاظ میں کیا ہے۔

۱۔ امام ابن سعد (۲۳۰ھ) نے اہل مدینہ کے تابعین کے تیسرے طبقہ میں امام جعفر بن تَمَّام کا ذکر کیا ہے۔^(۳)

۲۔ محدث کبیر امام ابو ذر عہ رازی (۲۶۴ھ) سے حضرت جعفر بن تمام کے بارے

(۱) ۱۔ بخاری، التاریخ الکبیر، ۲: ۱۸۷

۲۔ ابن ابی حاتم، البجرح والتعذیل، ۳: ۴۷۵

(۲) صالحی، عقود الجمان فی مناقب الإمام الأعظم: ۲۸

(۳) ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ۵: ۳۱۶

میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: ”وہ مدنی ثقہ ہیں۔“ (۱)

۳۔ صاحب الصحیح امام ابن حبان (۳۵۴ھ) نے اپنی کتاب ”الثقات“ میں حضرت جعفر بن تمام کا ذکر کیا ہے۔ (۲)

خلاصہ بحث

امام اعظم تاریخ اسلام کی وہ واحد معروف علمی شخصیت ہیں جو نہ صرف خلفائے راشدین المحدثین، صحابہ کرام اور تابعین عظام کے علم الحدیث کے جامع ہیں بلکہ آپ امام محمد الباقر، امام زید بن علی، امام عبداللہ بن علی، امام جعفر الصادق، امام عبداللہ بن حسن المثنیٰ، امام حسن المثنیٰ بن حسن المثنیٰ، امام حسن بن زید، امام حسن بن محمد ابن حنفیہ اور امام جعفر بن تمام بن عباس ؓ جیسے عظیم ائمہ اہل بیت کے ذریعے اہل بیت رسول ﷺ کے تمام علم الحدیث کے بھی وارث ہیں۔ یہ آسانید اعلیٰ اور ارفع ہونے کے ساتھ ساتھ منفرد اور یکتا بھی ہیں کہ امام اعظم کے علاوہ روئے زمین پر فقہ و حدیث کا کوئی اور امام براہ راست ان مقدس شخصیات سے علمی خوشہ چینی کا دعوے دار نہیں۔ ان سلاسل عظیمہ سے نسبت کی بدولت آپ علم اہل بیت اور فیضان اہل بیت کے بھی وارث ہیں۔

ائمہ اہل بیت کے طریق سے بیان کردہ سند بھی باعث برکت ہے

سنن ابن ماجہ میں ایک حدیث مبارکہ مروی ہے جس کی سند امام علی بن موسیٰ رضا سے لے کر حضرت علی المرتضیٰ ؓ سے ہوتے ہوئے بارگاہ مصطفیٰ ﷺ تک پہنچتی ہے۔ اس حدیث مبارکہ کے راوی ابوصلت عبدالسلام بن صالح الکھروی نے اس حدیث کی مقدس اور بابرکت سند کے بارے میں بیان کیا ہے کہ اگر صرف اس سند کو ہی پڑھ کر کسی

(۱) ۱۔ ابن ابی حاتم، الجرح والتعديل، ۲: ۴۷۵

۲۔ عسقلانی، تعجیل المشقة، ۱: ۷۰

(۲) ابن حبان، الثقات، ۶: ۱۳۲

پاگل کو دم کر دیا جائے تو اسے شفا نصیب ہو جائے گی۔ امام ابن ماجہ کے طریق سے بیان کردہ اس سند اور راوی کے الفاظ درج ذیل ہیں:

عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ أَبِي الصَّلْتِ الْهَرَوِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”الْإِيمَانُ مَعْرِفَةٌ بِالْقَلْبِ وَقَوْلٌ بِاللِّسَانِ وَعَمَلٌ بِالْأَرْكَانِ.“

قَالَ أَبُو الصَّلْتِ: لَوْ قُرِئَ هَذَا الْإِسْنَادُ عَلَى مَجْنُونٍ لَبَرَأَ. (۱)

”ابو صلت عبدالسلام بن صالح ہروی سے مروی ہے، (انہوں نے کہا): ہم سے امام علی بن موسیٰ رضا نے بیان کیا، انہوں نے اپنے والد امام موسیٰ کاظم سے روایت کیا، انہوں نے امام جعفر بن محمد الصادق سے روایت کیا، انہوں نے اپنے والد امام محمد باقر سے، انہوں نے امام علی بن حسین زین العابدین سے، انہوں نے اپنے والد امام حسین ﷺ سے، انہوں نے حضرت علی المرتضیٰ ﷺ سے روایت کیا، انہوں نے (حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے) کہا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”ایمان دل سے پہچاننے، زبان سے اقرار کرنے اور ارکان (اسلام) پر عمل کرنے کا نام ہے۔“

”(راوی) ابوصلت ہروی نے (اس سند اور متن کو نقل کرنے کے بعد) کہا ہے:

اگر یہ سند پاگل پر پڑھ کر دم کی جائے تو وہ ٹھیک ہو جائے۔“

(۱) ۱۔ ابن ماجہ، السنن، کتاب المقدمة، باب فی الإیمان، ۱: ۲۵، رقم: ۶۵

۲۔ طبرانی، المعجم الأوسط، ۶: ۲۲۶، رقم: ۶۲۵۴

۳۔ بیہقی، شعب الإیمان، ۱: ۴۷، رقم: ۱۶

۴۔ کنانی، مصباح الزجاجة، ۱: ۲۱، رقم: ۲۳

سندِ حدیث پر اعتراض کے جوابات

۲۹ مارچ ۲۰۰۵ء بروز بدھ تحریکِ منہاج القرآن کے مرکزی سیکرٹریٹ پر ایک عظیم الشان ”امام اعظم ﷺ امام الائمہ فی الحدیث“ کانفرنس منعقد ہوئی، جس میں اہل علم کی کثیر تعداد شریک ہوئی۔ اس کانفرنس کے بعد ایک صاحب نے راوی حدیث ”ابوصلت ہروی“ کے بارے میں ہمیں ایک خط لکھا کہ ”میں نے کہیں پڑھا ہے کہ ابوصلت ہروی کے ضعف پر محدثین متفق ہیں، لہذا اس کی وضاحت کریں۔“

ہم نے انہیں جواباً لکھا کہ ابوصلت ہروی نے چونکہ اہل بیت رسول ﷺ کے بارے میں روایات بیان کی ہیں اس وجہ سے بعض احباب نے ان کو شیعہ سمجھا اور ان کی ثقاہت و صدق کو ضعف قرار دیا۔ حقیقت یہ ہے کہ اکابر ائمہ حدیث و فن رجال نے اُن کو صدوق، ثقہ، ضابط اور صالح قرار دیا ہے۔ اس سلسلے میں عظیم نقاد محدثین کی تصریحات مع حوالہ درج ذیل ہیں:

- ۱۔ ناقدین حدیث کے امام یحییٰ بن معین (۲۳۳ھ)، ابوصلت ہروی کو ثقہ اور صدوق قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ ایسا شخص نہیں ہے جس کو جھٹلایا جائے۔^(۱)
- ۲۔ امام دارقطنی نے انہیں ”ثقہ“ اور امام احمد بن حنبل نے انہیں ”صدوق“ کہا ہے۔^(۲)
- ۳۔ امام المحمّد ثین احمد بن عبد اللہ عجل (۲۶۱ھ) نے انہیں ثقہ کہا ہے۔^(۳)
- ۴۔ امام ابو داؤد (۲۷۵ھ) نے انہیں ”ضابط“ قرار دیا ہے۔^(۴)
- ۵۔ امام حاکم نے بھی امام یحییٰ بن معین کا قول دہرایا ہے۔^(۵)

(۱) ذہبی، میزان الاعتدال فی تقد الرجال، ۴: ۳۴۸

(۲) سیوطی + عبد الغنی + فخر الحسن دہلوی، شرح سنن ابن ماجہ، ۸: ۱

(۳) عجل، معرفة الثقات، ۲: ۹۴

(۴) عسقلانی، تہذیب التہذیب، ۶: ۲۸۶

(۵) عسقلانی، تہذیب التہذیب، ۶: ۲۸۶

۶۔ امام ابوسعید ہروی سے دو بار ان کے بارے میں پوچھا گیا، لیکن انہوں نے سکوت اختیار کیا۔^(۱)

۷۔ امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے ابو صلت ہروی سے روایت کیا ہے۔^(۲)

۸۔ خطیب بغدادی نے کہا ہے کہ یہ مشرباً شیعہ تھے لیکن محدثین نے ان کی روایات کو صدق کے ساتھ متصف کیا ہے۔^(۳)

۹۔ امام ذہبی نے ان کے ترجمہ میں لکھا ہے: ”صالح شخص ہیں۔“^(۴)

خطیب بغدادی نے ابو صلت ہروی کے بغیر اسی سند کو بیان کیا ہے

اس اعتراض کا دوسرا جواب یہ ہے کہ ابو صلت ہروی کا یہ جملہ اس حدیث کے متن پر نہیں بلکہ سند پر ہے۔ اسی سند کو بعینہ خطیب بغدادی نے ابو صلت کے بغیر ایک دوسرے راوی محمد بن سہل بن عامر بجلی کوئی سے روایت کیا ہے۔^(۵)

ابو صلت ہروی کے بارے میں ائمہ محدثین کی تصریحات اور خصوصاً محمد بن سہل کی بیان کردہ اسی اسناد کے بعد نہ تو شک و شبہ کی گنجائش ہے اور نہ ہی کسی قسم کا کوئی اشکال باقی رہا ہے لہذا ہم اسے صحیح تسلیم کرتے ہیں اور اس سند کے توسط سے شفا اور برکت کے حصول کو جائز مانتے ہیں۔ جہاں تک امام اعظم کے ان تمام ائمہ اہل بیت سے علمی فیض یاب ہونے کا تعلق ہے تو اگر سند ائمہ اہل بیت کے اسماء کے توسط سے شفا اور برکت حاصل کی جاتی ہے تو ان مقدس و روحانی ہستیوں کی قربت و صحبت کے فیوض و برکات کا

(۱) عسقلانی، تہذیب التہذیب، ۶: ۲۸۶

(۲) سیوطی + عبدالغنی + فخر الحسن دہلوی، شرح سنن ابن ماجہ، ۸: ۱

(۳) سیوطی + عبدالغنی + فخر الحسن دہلوی، شرح سنن ابن ماجہ، ۸: ۱

(۴) ذہبی، میزان الاعتدال فی نقد الرجال، ۴: ۳۲۸

(۵) خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۱: ۲۵۵

عالم کیا ہوگا؟ یقیناً پورے عالم اسلام میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہی وہ واحد ہستی ہیں جنہیں اپنے دور میں ان تمام ائمہ اہل بیت کی قربت نصیب ہوئی جس کی بدولت آپ علم اہل بیت اور فیض اہل بیت کے گراں قدر انعامات سے سرفراز ہو کر ”امام اعظم“ کے لقب سے ملقب ہوئے۔



www.MinhajBooks.com



www.MinhajBooks.com



www.MinhajBooks.com

- ۱- بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴-۲۵۶ھ/۸۱۰-۸۷۰ء)۔ التاريخ الكبير۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔
- ۲- بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ/۹۹۴-۱۰۶۶ء)۔ شعب الإیمان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔
- ۳- ابن تیمیہ، احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (۶۶۱-۷۲۸ھ/۱۲۶۳-۱۳۲۸ء)۔ منهاج السنة النبویة۔ قاہرہ، مصر: مؤسسة قرطبہ، ۱۴۰۶ھ۔
- ۴- ابن جوزی، ابو الفرج عبد الرحمن بن علی بن محمد بن علی بن عبد اللہ (۵۱۰-۵۷۹ھ/۱۱۱۶-۱۲۰۱ء)۔ صفة الصفوة۔ بیروت، لبنان: دار المعرفة، ۱۳۹۹ھ/۱۹۷۹ء۔
- ۵- ابن ابی حاتم، ابو محمد عبد الرحمن بن ابی حاتم محمد بن ادريس رازی تميمی (۳۲۷ھ)۔ الجرح والتعديل۔ بیروت، لبنان: دار إحياء التراث العربی، ۱۴۱۱ھ۔
- ۶- ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰-۳۵۴ھ/۸۸۴-۹۶۵ء)۔ الثقات۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۳۹۵ھ/۱۹۷۵ء۔
- ۷- ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان (۲۷۰-۳۵۴ھ/۸۸۴-۹۶۵ء)۔ مشاهیر علماء الأمصار۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۹۵۹ء۔
- ۸- ابن حجر ممتی، ابو العباس احمد بن محمد بن محمد بن علی بن محمد بن علی مکی (۹۰۹-۹۷۳ھ/۱۵۰۳-۱۵۶۶ء)۔ الخیرات الحسان فی مناقب الإمام الأعظم أبي حنیفة النعمان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔
- ۹- ابن حجر ممتی، ابو العباس احمد بن محمد بن محمد بن علی بن محمد بن علی مکی (۹۰۹-۹۷۳ھ/۱۵۰۳-۱۵۶۶ء)۔ الصواعق المحرقة علی أهل الرفض والضلال

- و الزندقة۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ۱۹۹۷ء۔
- ۱۰۔ حکفی، صدر الدین موسیٰ بن زکریا (۶۵۰ھ)۔ مسند الإمام الأعظم۔ کراچی، پاکستان: میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب۔
- ۱۱۔ خطیب بغدادی، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲-۴۶۳ھ/۱۰۰۲-۱۰۷۱ء)۔ تاریخ بغداد۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔
- ۱۲۔ ابن خلکان، ابوالعباس شمس الدین احمد بن محمد بن ابی بکر (۶۰۸-۶۸۱ھ)۔ وفيات الأعیان و أنباء الزمان۔ بیروت، لبنان: دار الثقافة، ۱۹۶۸ء۔
- ۱۳۔ ذہبی، شمس الدین محمد بن احمد (۶۷۳-۷۴۸ھ)۔ تذکرة الحفاظ، بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔
- ۱۴۔ ذہبی، شمس الدین محمد بن احمد (۶۷۳-۷۴۸ھ)۔ سیر أعلام النبلاء، بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ۱۴۱۳ھ۔
- ۱۵۔ ذہبی، شمس الدین محمد بن احمد (۶۷۳-۷۴۸ھ)۔ الکاشف في معرفة من له رواية في الكتب الستة، جدہ، سعودی عرب: دار القبلة للثقافة الاسلامیة، ۱۴۱۳ھ۔
- ۱۶۔ ابو زہرہ، محمد۔ أبو حنیفة: حياته وعصره۔ آراؤه وفقهہ۔ دار الفکر العربی۔
- ۱۷۔ سبط ابن جوزی، ابو مظفر جمال الدین یوسف بن فرغل بغدادی (۶۵۴ھ)۔ تذکرة الخواص۔ بیروت، لبنان: مؤسسة اہل بیت، ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء۔
- ۱۸۔ ابن سعد، ابو عبد اللہ محمد (۱۶۸-۲۳۰ھ/۷۸۴-۸۴۵ء)۔ الطبقات الكبرى۔ بیروت، لبنان: دار صادر۔
- ۱۹۔ سلیمان بن خلف الباجی، ابو ولید ابن سعد (۴۰۳-۴۷۷ھ)۔ التعديل والتجويح۔ ریاض، سعودی عرب: دار اللواء للنشر، ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء۔

- ۲۰۔ سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۲۹-۹۱۱ھ/۱۴۲۵-۱۵۰۵ء)۔ تبیيض الصحیفة بمناقب أبی حنیفة۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔
- ۲۱۔ سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمن (۸۲۹-۹۱۱ھ/۱۴۲۵-۱۵۰۵ء)۔ شرح سنن ابن ماجہ۔ کراچی، پاکستان: قدیمی کتب خانہ۔
- ۲۲۔ سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمن (۸۲۹-۹۱۱ھ/۱۴۲۵-۱۵۰۵ء)۔ طبقات الحفاظ۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۳ھ۔
- ۲۳۔ شلبخی، مؤمن بن حسن مؤمن۔ نور الأبصار فی مناقب آل بیت النبی المختار ﷺ۔ بیروت، لبنان: دار الجلیل، ۱۴۰۹ھ/۱۹۸۹ء۔
- ۲۴۔ صالحی، ابو عبد اللہ محمد بن یوسف صالحی دمشقی شافعی (۹۲۲ھ)۔ عقود الجمان فی مناقب الإمام الأعظم أبی حنیفة النعمان۔ کراچی، پاکستان: مکتبۃ الشیخ۔
- ۲۵۔ صیمری، ابو عبد اللہ حسین بن علی (۴۳۶ھ)۔ أخبار أبی حنیفة وأصحابہ، حیدرآباد، بھارت، مطبعة المعارف الشرقيہ، ۱۳۹۴ھ/۱۹۷۴ء۔
- ۲۶۔ طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب (۲۶۰-۳۶۰ھ/۸۷۳-۹۶۱ء)۔ المعجم الأوسط۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ المعارف، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء۔
- ۲۷۔ ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸-۴۶۳ھ/۹۷۹-۱۰۷۱ء)۔ الإنقاء فی فضائل الثلاثة الأئمة الفقهاء۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔
- ۲۸۔ عبد الحفیظ فرغی، حمزہ نسترنی، عبد الحمید مصطفیٰ۔ سیرة آل بیت النبی ﷺ۔ المکتبۃ القیمیة۔
- ۲۹۔ عجل، ابوالحسن احمد بن عبد اللہ بن صالح کوفی (۱۸۲-۲۲۱ھ)۔ معرفة الثقات۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الدار، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء۔

- ۳۰۔ ابن عساکر، ابو قاسم علی بن حسن بن مہبہ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی (۳۹۹ھ-۵۷۱ھ/ ۱۱۰۵-۱۱۷۶ء)۔ تاریخ مدینۃ دمشق۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۹۹۵ء۔
- ۳۱۔ عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ الإصابة فی تمييز الصحابة۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۲ء۔
- ۳۲۔ عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ تعجیل المنفعة بزوائد رجال الأئمة الأربعة۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العربی، ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۲ء۔
- ۳۳۔ عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ تہذیب التہذیب۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۴ھ/ ۱۹۸۴ء۔
- ۳۴۔ علائی، ابو سعید بن خلیل بن کیکلدی (۶۹۳-۷۶۱ھ)۔ جامع التحصیل فی احکام المراسیل۔ بیروت، لبنان: عالم الکتب، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۶ء۔
- ۳۵۔ کروری، محمد بن محمد بن شہاب ابن بزاز (۸۲۷ھ)۔ مناقب الإمام الأعظم أبي حنیفةؒ کوئٹہ، پاکستان: مکتبہ اسلامیہ، ۱۴۰۷ھ۔
- ۳۶۔ کلاباذی، ابو نصر احمد بن محمد بن حسین بخاری (۳۲۳-۳۹۸ھ)۔ رجال صحیح البخاری۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ، ۱۴۰۷ھ۔
- ۳۷۔ کنانی، احمد بن ابی بکر بن اسماعیل (۷۶۲-۸۴۰ھ)۔ مصباح الزجاجة فی زوائد ابن ماجہ۔ بیروت، لبنان: دار العربیہ، ۱۴۰۳ھ۔
- ۳۸۔ ابن ماجہ، ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۹-۲۷۳ھ/ ۸۲۴-۸۸۷ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء۔

- ۳۹- ابن ماکولہ، علی بن ہبۃ اللہ بن ابی نصر (۴۲۲-۴۷۵ھ) - الإكمال فی رفع الارتياب عن المؤلف والمؤتلف في الأسماء والكنى والأنساب - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ۱۴۱۱ھ -
- ۴۰- محمود شکری آلوسی - مختصر التحفة الإثنی عشریة -
- ۴۱- مزی، ابوالحاج یوسف بن زکی عبد الرحمن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن علی (۶۵۳-۴۴۲ھ/ ۱۲۵۶-۱۳۴۱ء) - تهذيب الكمال - بيروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء -
- ۴۲- مسلم، ابن الحجاج قشیری (۲۰۶-۲۶۱ھ/ ۸۷۱-۸۷۵ء) - الكنى والأسماء - مدينة منوره، سعودی عرب: الجامعة الاسلامیة، ۱۴۰۴ھ -
- ۴۳- مقرئینی، ابو محمد تقی الدین احمد بن علی بن عبد القادر شافعی (۶۶-۸۲۵ھ) - المواعظ والاعتبار بذكر الخطط والآثار -
- ۴۴- ابن منجویہ، ابو بکر احمد بن علی الاصہبانی (۳۴۷-۴۲۸ھ) - رجال مسلم - بيروت، لبنان: دار المعرفه، ۱۴۰۷ھ -
- ۴۵- موفق، ابن احمد بن محمد کی (۴۸۴-۵۶۸ھ) - مناقب الإمام الأعظم أبي حنیفۃ - کوئٹہ، پاکستان: مکتبۃ اسلامیہ، ۱۴۰۷ھ -
- ۴۶- ابو نعیم اصہبانی، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران (۳۳۶-۴۳۰ھ/ ۹۴۸-۱۰۳۸ء) - حلیۃ الأولیاء وطبقات الأصفیاء - بيروت، لبنان: دار الكتاب العربی، ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء -
- ۴۷- نووی، ابو زکریا یحییٰ بن شرف بن مرۃ بن حسن بن حسین بن محمد بن جعہ بن حزام (۶۳۱-۶۷۷ھ/ ۱۲۳۳-۱۲۷۸ء) - تهذيب الأسماء واللغات - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمیة -